عمران سیریز
مابھان سنٹر
مظہر کلیم ایم۔اے

چند باتیں

محترم قارئین ! سلام مسنون !
پاور لینڈ کے سلسلے کا نیا ناول "ساجان سنٹر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جب میں نے پاور لینڈ پر ناول لکھنا شروع کیا تو میرا خیال تھا کہ یہ کہانی زیادہ سے زیادہ دو حصوں میں اختتام پذیر ہو جائے گی لیکن پاور لینڈ واقعی پاور لینڈ ثابت ہوا اور پھر اس کہانی کا سکوپ بڑھتا چلا گیا۔ مجھے بحد خوشی ہے کہ میرے قارئین نے پاور لینڈ کے اس سلسلے کو بے حد پسند کیا ہے اور ان کا مسلسل اصرار بھی رہا ہے کہ پاور لینڈ کے سلسلے پر مزید کہانیاں لکھی جائیں تو اس سلسلے کی یہ نئی کہانی حاضر ہے۔

ساجان سنٹر ایک ایسی کہانی ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو شاید پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ایسے مجرم بھی ہوتے ہیں جو سفاکی اور درندگی کے ساتھ ساتھ ذہانت میں بھی اپنی مثال آپ ہوں۔ چنانچہ اس کہانی میں پاور لینڈ کی چیئرمین لیڈی الشلے اور عمران کے درمیان ذہانت اور درندگی کا ایسا مقابلہ سامنے آیا ہے کہ گذرنے والا ہر لمحہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حلقہ تنگ سے تنگ کرتا چلا گیا۔ اور عمران کی بے پناہ ذہانت بھی لیڈی الشلے کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر اپنی روشنی گنوا بیٹھی۔ اور پھر جہاں ذہانت جواب دے جائے وہاں آگے بڑھنے کا ہر راستہ مسدود ہو

جاتا ہے۔ تو کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندگی کی طرف
جانے والا ہر راستہ لیڈی لشٹلے نے مسدود کر دیا تھا ——— ؟ کیا
واقعی پاور لینڈ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے تابوت میں
بدل گیا ——— ؟

یہ ایک ایسی کہانی ہے جس میں آپ جاسوسی ادب میں جو کچھ
بھی پڑھنے کے خواہشمند رہے ہیں وہ سب کچھ آپ کو پڑھنے
کے لئے یقیناً مل جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ
سے پسند آئے گا۔

والسّلام
مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران کا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر تھیں اور وہ نجانے کتنی دیر
سے اسی حالت میں قالین پر کھڑا تھا۔ یہ اس کی مخصوص ورزش تھی اور
اس کی اپنی تحقیق کے مطابق یہ سب سے بہترین ورزش تھی ——— اس لئے
وہ تقریباً روزانہ ہی یہ ورزش ضرور کرتا تھا۔ البتہ ورزش کا دورانیہ اس
کی مصروفیت پر مبنی ہوتا تھا۔ اگر اُسے فرصت ہوتی تو وہ گھنٹوں اسی حالت
میں کھڑا رہتا ——— اور مصروفیت ہوتی تو چند منٹ میں ہی ورزش ختم ہو
جاتی لیکن اس کی بہرحال کوشش یہی ہوتی تھی کہ وہ یہ ورزش کرے
ضرور۔

آج بھی اُسے ورزش کرتے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اور اس کا پروگرام
یہی تھا کہ کم از کم دو گھنٹے تک وہ یہ ورزش ضرور کرے گا کیونکہ آج
کل فرصت کا دور دورہ تھا ——— اُسی لمحے ایک سائیڈ پر رکھی میز پر
پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اُٹھی۔

"سلیمان ۔۔۔ ارے سلیمان ۔۔۔ دیکھو کس کی انگلیوں میں خارش
اٹھی ہے" ۔۔۔ عمران نے اُسی حالت میں زور سے ہانک لگاتے
ہوئے کہا۔

گھنٹی وقفے وقفے سے مسلسل بج رہی تھی۔ چند لمحوں بعد سلیمان
کمرے میں داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"جی فرمایئے" ۔۔۔ سلیمان کی آواز میں ہلکی سی جھنجھلاہٹ تھی۔ اگر
اُسے ایک تلخ سبق نہ ملا ہوا ہوتا تو قطعاً اس کا لہجہ اور آواز کچھ اور ہوتے
لیکن ایک بار سر رحمان نے فون کیا تھا اور سلیمان نے حسب عادت
رسیور اٹھا کر اپنی بھیرویں الاپ دی ۔۔۔ اور پھر اس کا جو نتیجہ نکلا
بس سلیمان ہی جانتا تھا اور تب سے وہ بے حد محتاط ہو گیا تھا کیونکہ
وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سبق میں صرف اس کی جان بچ گئی تھی۔ اور اگر
دوسری بار ایسا ہوا تو پھر اس کا خاتمہ بھی یقینی تھا۔

"عمران سے بات کراؤ ۔۔۔ میں سلطان بول رہا ہوں"
دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"جی بہتر" ۔۔۔ سلیمان کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا اور اس نے
بڑی پھرتی سے ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھا اور رسیور
اُسے پکڑا کر خود تیزی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ سے رسیور
پکڑ لیا تھا۔

"الٹا عمران بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا سمجھ گیا۔ تم اپنی مخصوص ورزش کر رہے ہو گے۔ میرا
خیال ہے اسی ورزش کی وجہ سے تمہاری کھوپڑی ہی الٹ گئی ہے"

سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہے تو اصلی ۔۔۔ آپ کی طرح کسی بادشاہ کا سر تو لگانا نہیں
پڑا" ۔۔۔ عمران نے سر سلطان کے نام پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے۔ تم نے بادشاہ تو تسلیم کر لیا ورنہ اگر تم کسی چمار کا
سر کہہ دیتے تو میں کیا کر لیتا" ۔۔۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی ہمارے ہاں اتنی مروت تو بہرحال موجود رہی ہے کہ لوگ مانگی
کو بہشتی۔ نائی کو خلیفہ اور چمار کو سلطان۔ خیر چھوڑیئے۔ یہ بتایئے کیا
آپ کا باورچی آج چھٹی پر ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس دیئے۔

"میرا باورچی چھٹی کر جاتے تو میں بہرحال تمہارے سلیمان پاشا کی
مونگ کی دال کھانے سے فاقہ کر لینا زیادہ بہتر سمجھوں گا"
سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ پلیز آہستہ بولئے۔ اگر عالی جاہ سلیمان پاشا نے
سن لیا تو کم از کم مجھے مسلسل نہیں تو آج فاقہ ضرور کرنا پڑ جائے گا"
عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور سر سلطان کا قہقہہ ایک بار پھر
عمران کے کانوں سے ٹکرایا۔

"آج آپ بار بار قہقہے لگا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے ملکہ عالم آج
میکے تشریف لے جا چکی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ یہ بات نہیں۔ دراصل تم سے باتیں کرتے ہوئے
خواہ مخواہ ہی قہقہے حلق سے نکل جاتے ہیں۔ بہرحال تم اپنی ورزش ختم
کرو۔ اور فوراً میرے پاس پہنچو۔ میں نے تمہارے لئے بہترین نلتے

کا آرڈر دے دیا ہے" ——— سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یک لخت دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔

عمران زیر لب مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ سر سلطان نے جان بوجھ کر بغیر آگے بات سنے رسیور رکھ دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے ان کی جان نہ چھوڑتا۔ بہرحال اب جانا ضروری ہو گیا تھا۔

"سلیمان —— ارے بھائی سلیمان —— آنا جلدی۔ پلیز" اچانک عمران نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے سلیمان بوکھلایا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا —— میں سمجھا شاید گردن پر وزن زیادہ پڑ گیا ہے" سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گردن پر نہیں قالین پر وزن بڑھ گیا ہے۔ اور قالین پر میرا سر ہے اور سر پر گردن۔ اس لئے مسئلہ واقعی ہی ہے۔ تم یہ ٹیلی فون اٹھا کر میز پر رکھو تاکہ وزن کم ہو جائے اور میں ذرا الٹا بھی ہو کر دیکھوں کہ تم کیسے لگتے ہو۔ سیدھے کھڑے کھڑے میرا تو سر بھی دکھ گیا ہے" عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

اور سلیمان نے مسکراتے ہوئے ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر واپس میز پر رکھا اور اس پر رسیور رکھ کر واپس مڑ گیا۔ دوسرے لمحے عمران قلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا —— اس کا چہرہ خون کی زیادتی سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ وہ چند لمحے کھڑا لمبے لمبے سانس لیتا رہا۔ پھر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ابھی وہ باتھ روم میں ہی تھا کہ سلیمان نے سنٹرل ٹیبل پر ناشتہ

لگا دیا۔ جب عمران غسل کر کے اور لباس بدل کر باہر آیا تو میز پر ناشتہ موجود تھا۔

"اب سلیمان کا ناشتہ تو بہرحال نہیں چھوڑا جا سکتا۔ یہ تو اسراف میں شامل ہے اور اسراف تو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پر بیٹھ کر تیزی سے ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اس نے ناشتہ ختم بھی نہ کیا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اس بار عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"غخ غخ —— غاؤں غاؤں" —— عمران نے منہ میں انڈہ ہونے کی وجہ سے عجیب و غریب آوازیں نکالیں۔

"بڑا مشکل نام رکھ لیا ہے تم نے اپنا۔ غخ غخ غاؤں غاؤں۔ اس سے تو بہتر تھا چیاؤں چیاؤں ہی رکھ لیتے" —— دوسری طرف سے ایک بار پھر سر سلطان کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ واقعی آج ضرورت سے زیادہ خوشگوار موڈ میں تھے۔

"اب میں اتنا بھی غیر سعادت مند نہیں ہوں کہ بزرگوں کے نام رکھ لوں" —— عمران نے انڈہ حلق سے نیچے اتارتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ —— اچھا اچھا —— تو سر رحمان نے اپنا نام چیاؤں چیاؤں رکھ لیا ہے۔ واہ بہت خوب نام ہے سر چیاؤں چیاؤں" سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ سر سلطان کا جوابی حملہ واقعی انتہائی زوردار تھا۔ اور عمران کی فطرت تھی کہ وہ اپنے کاٹ دار فقروں کے ساتھ ساتھ جوابی

کاٹ دار فقرے سے بھی اتنا ہی محظوظ ہوتا تھا۔

"آج کا دن شاید آپ کے نام لکھ دیا گیا ہے۔ آج آپ ماشاء اللہ اسی طرح چہک رہے ہیں جیسے شادی سے پہلے۔ کہیں کل آپ کی شادی کی سالگرہ تو نہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور سر سلطان ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گئے۔

"تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ تم ناشتہ کر رہے تھے حالانکہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ فوراً آؤ میں ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ انتہائی ضروری بات کرنی تھی۔ اس کے بعد میں نے ایک اہم میٹنگ میں جانا ہے" ——— سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ناشتہ نہیں صرف ناشتے کی ریہرسل کر رہا تھا ابھی آ رہا ہوں" عمران نے جواب دیا۔

"جلدی آؤ" ——— سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران نے رومال سے منہ صاف کیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار سر سلطان کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ——— وہ سوچ رہا تھا کہ آخر سر سلطان کو بیٹھے بٹھلائے ایسی کون سی ایمرجنسی پڑ گئی ہے۔ لیکن کوئی بات بظاہر سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ یہی سوچتا ہوا وہ سر سلطان کی کوٹھی میں پہنچ گیا۔ ملازم شاید اسی کے انتظار میں برآمدے میں کھڑا تھا ——— عمران کے کار روکتے ہی وہ تیزی سے اس کے قریب آیا۔

"آیئے جناب ——— صاحب آپ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں" ——— ملازم نے کہا۔

"ارے آخر ہوا کیا۔ تمہارے صاحب کو کیا بدہضمی تو نہیں ہو گئی۔ اور وہ مجھے بطور چورن استعمال کرنا چاہتے ہوں" ——— عمران نے حیرت سے کہا۔

"نہیں جناب ——— ایک مہمان آئے ہوئے ہیں کوئی غیر ملکی صاحب ہیں اور ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے" ——— ملازم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مہمان غیر ملکی ——— اچھا کمال ہے سر سلطان نے تو مجھے بتایا ہی نہیں۔ ارے یہ بتاؤ عورت ہے یا مرد" ——— عمران نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"عورت ہے جناب" ——— ملازم نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— یہ بات ہے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر آج تمہارے صاحب کا موڈ اتنا خوشگوار کیوں ہے" ——— عمران نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب اسے بات کی سمجھ آئی ہو۔

چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم کے دروازے پر موجود تھا۔

"آؤ آؤ عمران۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ جلدی کرو" سر سلطان نے اسے دروازے پر دیکھتے ہی بے چین لہجے میں کہا۔

"جب اتنی عمر کے باوجود جذبات ٹھنڈے نہیں ہو سکتے تو ناشتہ کیسے ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔ بہرحال السلام علیکم" ——— عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے اردو میں کہا۔ کیونکہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی خوب صورت عورت کو وہ دیکھ چکا تھا۔ شکل و صورت سے و

ایکریمین سی لگتی تھی۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہماری مہمان مس برٹ ہیں۔ ایکریمیا سے ان کا تعلق ہے اور مس برٹ یہ ہے علی عمران سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی" ـــــ سر سلطان نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ہاؤ گلیڈ ٹو میٹ یو" ـــــ مس برٹ نے بڑے خوشدلانہ انداز میں اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مس برسٹ" ـــــ عمران نے چہرے پر مکمل حماقت کا نقاب چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

"آئی ایم ناٹ برسٹ بٹ برٹ" ـــــ مس برٹ نے اپنے نام کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ خوب صورت نام ہے بٹ برٹ۔ ہمارے ہاں بھی ایسے نام ہوتے ہیں لیکن وہ بٹ آخر میں لگاتے ہیں۔ لیکن بہرحال ایکریمیا ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ہے اس لئے بٹ پہلے پہنچ گیا ہو گا" عمران کی بکواس شروع ہو گئی۔

اور مس برٹ حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ جس سے مل رہی ہے وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے۔

"مس برٹ ـــــ میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ فضول باتیں کرنا اس کی فطرت بن چکی ہے۔ اس لئے اس طرف دھیان نہ دیں۔ بہرحال ناشتہ شروع کیجئے بعد میں باتیں کرتے رہیں گے"

سر سلطان نے مس برٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی ناشتے کا آغاز کر دیا۔ انہیں شاید ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔ مس برٹ اور سر سلطان تو ناشتے میں مصروف ہو گئے جب کہ عمران صرف چیزوں کو اٹھا کر سونگھتا اور پھر بُرا سا منہ بنا کر رکھ دیتا۔ ظاہر ہے ناشتہ تو وہ کر چکا تھا۔

"ڈسمس۔ اک دم ڈسمس" ـــــ اچانک عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مس برٹ اس کی بات سن کر چونک پڑی۔

"کیا مطلب" ـــــ مس برٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ڈسمس کا مطلب مجھ سے زیادہ سر سلطان بتا سکیں گے۔ ہمارے ہاں بڑے افسران کو صرف یہی لفظ سکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ بس اپنے ماتحتوں کو ڈسمس کرتے رہیں اور سر سلطان بھی بڑے افسر ہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ناشتہ کر آیا ہے اور اب بیٹھا منہ بنا رہا ہے اور میرے باورچی کو ڈسمس کر رہا ہے" ـــــ سر سلطان نے مسکرا کر مس برٹ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور مس برٹ نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔

"واہ ـــــ واقعی عورت کی موجودگی بڑوں بڑوں کو عقلمند بنا دیتی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان اس بار جھینپ گئے۔

ناشتہ ہو چکا تھا۔ سر سلطان نے ملازم کو بلا کر سامان لے جانے کے لئے کہا۔

"اچھا مس برٹ ـــــ میں نے ایک اہم میٹنگ میں جانا ہے۔ آپ عمران سے بات کر لیں۔ اگر اس نے وعدہ کر لیا تو سمجھ لیں کہ پاکیشیا

"سیکرٹ سروس کے چیف نے وعدہ کر لیا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس بار عمران حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب ۔۔۔۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ ڈیڈی کو اطلاع دینے تو نہیں جا رہے" ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"سنو عمران۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں نے انتہائی اہم میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اور صرف چند منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ مس برٹ ایکریمین ڈیفنس سیکرٹری کی خصوصی نمائندہ ہیں۔ اور کسی اہم مسئلے پر ایکسٹو سے کوئی بات کر کے وعدہ لینا چاہتی ہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری مسٹر راجر نے مجھ سے فون پر براہِ راست بات کی تھی ۔۔۔۔ میں نے وہ بات جاننے کی کوشش کی لیکن ان کا اصرار ہے کہ وہ بات صرف ایکسٹو یا اس کے نمائندے کو ہی بتائی جا سکتی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں ناشتے پر بلا لیا۔ اس لئے اب تم باتیں کرو اور مجھے اجازت دو" ۔۔۔۔ سر سلطان نے مختصر لفظوں میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے باہر کی طرف لپک پڑے۔ عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کی میٹنگ اتنی اہم نہیں جتنی وہ بتا رہے ہیں وہ دراصل اس بات پر غصہ کھا گئے ہیں کہ انہیں رازدار کیوں نہیں بنایا گیا۔ انکار وہ اس لئے نہیں کر سکتے تھے کہ بہر حال ایکریمیا کے ساتھ سفارتی تعلقات میں رخنہ اندازی بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔

"ہاں تو مس برسٹ اوہ سوری برٹ۔ فرمایئے۔ مسٹر راجر کے کون سے کان میں تکلیف ہوتی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کان میں تکلیف ۔۔۔۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" ۔۔۔۔ مس برٹ نے اس بار ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے کوئی بات ان کے کان میں پڑی ہو گی۔ اور انہیں تکلیف ہوئی ہو گی۔ اس لئے انہوں نے آپ کو یہاں بھیجا ہے۔ کون سے کان سے مطلب ہے دایاں کان ہے تو پھر اس بات کا تعلق ایکریمین بلاک کے کسی ملک سے ہو گا اور بائیں کان کا مطلب ہے کہ سوشلسٹ ممالک کا مسئلہ ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں باقاعدہ فلسفہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

اور مس برٹ یوں حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے واقعی یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کس سے بات کر رہی ہے۔

"کیا باتیں اسی ڈائننگ ٹیبل پر ہی کرنی ہوں گی۔ میری تو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ یہ کیسا ملک ہے۔ میں انتہائی اہم اور نازک مشن پر آئی ہوں ۔۔۔۔ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور آپ لوگ مجھے اس طرح ڈیل کر رہے ہیں جیسے میں یہاں سیاحت کے لئے آئی ہوں" مس برٹ نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو بڑی ڈائننگ ٹیبل پسند نہیں تو چھوٹی ڈائننگ ٹیبل پر چل بیٹھتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوٹی ڈائننگ ٹیبل ۔۔۔۔ آخر آپ کیسی باتیں کرتے ہیں" مس برٹ اس بار واقعی جھنجلا اٹھی۔

"ایک تو آپ بڑی جلدی ناراض ہو جاتی ہیں۔ اور مجھے بار بار مطلب سمجھانا پڑتا ہے۔ دیکھئے ہوٹل میں چل کر بات کریں گے تو وہاں

چھوٹی مٹیل ہوگی بہرحال آتی وہ بھی کھانے پینے کے کام ہی ہے ۔
بس اتنی سی بات ہے ۔ بہرحال آیئے ادھر ڈرائنگ روم میں بیٹھتے
ہیں ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔ اور مس برٹ بھی
عمران کی بات سن کر اس بار مسکرا دی ۔ شاید بات اس کی سمجھ میں آ
گئی تھی ۔

"ہاں اب فرمایئے" ——— اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا ۔
کیونکہ مس برٹ کی باتیں سن کر اسے بھی اکتاہٹ سی ہونے لگی تھی ۔

"یہ خط دیکھیے" ——— مس برٹ نے ہینڈ بیگ سے ایک لفافہ
نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

عمران نے ایک نظر لفافے کو دیکھا ۔ اور پھر اسے ایک طرف سے
کھول کر اس میں موجود کاغذ باہر کھینچ لیا ۔ یہ سرکاری پیڈ تھا ۔ جس پر
سیکرٹری ڈیفنس مسٹر راجر کے دستخط اور سرکاری مہر موجود تھی ۔ اس
پر ایکسٹو کے نام پیغام درج تھا جو کچھ یوں تھا ۔

مسٹر ایکسٹو چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ میں بحیثیت
سیکرٹری دفاع حکومت ایکریمیا آپ سے ایک اہم معاملے میں
درخواست کرنا چاہتا ہوں ——— کچھ روز قبل ہمیں ایک خفیہ اطلاع ملی
کہ ہمارے ملک کے شمال مشرق میں واقع ایک صحرا کے اندر ایک
خوفناک دفاعی ہتھیار کا تجربہ کیا گیا ہے ۔ ہم نے تحقیقات کیں تو
پتہ چلا کہ واقعی یہ خوفناک دفاعی ہتھیار ہے ——— لیکن اس کا
تعلق حکومت ایکریمیا سے نہیں ہے ۔ چنانچہ ہماری ایجنسیوں نے
تحقیقات کیں تو ایسی اطلاعات سامنے آئیں جس نے حکومت ایکریمیا

کو چونکا دیا ہے ۔ اس ہتھیار کا تجربہ ایک مجرم تنظیم کی طرف سے
کیا گیا ہے جسے پاور لینڈ کہا جاتا ہے ۔ ہم نے اس سلسلے میں مزید
تحقیقات کیں تو پتہ چلا کہ پاور لینڈ انتہائی خوفناک مجرم تنظیم ہے ۔
جو پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے ——— لیکن ہماری
بھرپور کوششوں کے باوجود ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہو
سکا البتہ ایسی حتمی اطلاعات ملی ہیں جن سے پتہ چلا ہے کہ کہیں ایک
ایسا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے جس سے پوری دنیا کے انسانوں کے
ذہنوں کو ایک لمحے میں کنٹرول کیا جا سکے گا ——— ہم نے اس سلسلہ
میں حکومت روسیاہ سے رابطہ قائم کیا ۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید
پاور لینڈ کا تعلق روسیاہ سے ہو ۔ لیکن روسیاہ والے بھی اس سے
لاعلم نکلے ——— بلکہ انہیں بھی ایسی اطلاعات ملی تھیں اور وہ بھی تحقیقات
کر رہے تھے ۔ یہ انتہائی نازک اور اہم صورت حال تھی ۔ پھر ہمیں پتہ
چلا کہ پاور لینڈ والوں کا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو چکا ہے ۔
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس سلسلہ میں کچھ کامیابیاں بھی حاصل
کی ہیں ——— چنانچہ ایکریمیا کے صدر کے نوٹس میں جب یہ بات آئی ۔
تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
چیف سے خفیہ طور پر رابطہ قائم کیا جائے ۔ اور اگر وہ پاور لینڈ کے
خلاف کام کرنے پر رضامند ہوں تو انہیں حکومت ایکریمیا نہ صرف
ہر قسم کی امداد دینے پر تیار ہے ——— بلکہ اگر جناب ایکسٹو چاہیں
تو بین الاقوامی سطح پر کوئی ٹیم بھی آرگنائز کی جا سکتی ہے جسے مسٹر ایکسٹو
لیڈ کر سکتے ہیں ۔ چنانچہ ان کی ہدایت پر مس برٹ کو آپ کے پاس

بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ آپ کے جوابی خیالات سے جناب صدر کو مطلع
کیا جا سکے" ـــــ عمران نے خط پڑھ کر ایک طویل سانس لیا۔
" آپ کو علم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے" ـــــ عمران نے
مس برٹ سے پوچھا۔
" جی ہاں ـــ اسے میں نے ہی ٹائپ کیا ہے۔ میں مسٹر راجر کی
خصوصی نمائندہ ہوں" ـــــ مس برٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب
دیا۔
" تو پھر جا کر مسٹر راجر سے کہہ دیجئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حکومت
ایکریمیا کی ملازم نہیں ہے کہ ان کی کال پر دوڑ پڑے۔ باقی رہا
پاور لینڈ کا مسئلہ تو انہیں کہیں کہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے
ان کی برتری کو پاور لینڈ ختم نہیں کر سکے گا" ـــــ عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور خط واپس مس برٹ کی طرف بڑھا دیا۔
" ٹھیک ہے ـــ انہیں بھی یہی امید تھی۔ تھینک یو۔ اب آپ
پلیز مجھے سر سلطان کے دفتر ڈراپ کر دیجئے۔ اب باقی باتیں ان
سے ہوں گی" ـــــ مس برٹ نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ اور
اٹھ کھڑی ہوئی۔
" آیئے۔ تشریف لایئے" ـــــ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ملازم کو کہہ کر عمران مس برٹ سمیت باہر پورچ
میں آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار سر سلطان کی کوٹھی سے نکل کر سڑک
پر دوڑنے لگی ـــــ عمران خلاف توقع سنجیدہ بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے
مس برٹ کو دفتر میں چھوڑا۔ اور کار لے کر واپس اپنے فلیٹ جانے کی

بجائے دانش منزل کی طرف مڑ گیا۔ بلیک زیرو ان دنوں اپنے والد
سے ملنے گیا ہوا تھا۔ اس لئے دانش منزل کا مکمل چارج بھی عمران کے
پاس ہی تھا ـــــ اور چونکہ کام کوئی نہ تھا۔ اس لئے وہ سارا دن دانش
منزل کی لیبارٹری میں گزارتا۔ اور نئی نئی ایجادات کا چکر چلاتا رہتا تھا۔
ابھی اُسے دانش منزل پہنچے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ
ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
" ایکسٹو" ـــــ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے مخصوص
لہجے میں کہا۔
" میں سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے" ـــــ دوسری طرف سے
سر سلطان کی آواز سنائی دی۔
" مجھے معلوم ہے کہ آپ بول رہے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ مس
برٹ نے دوسرا لفافہ آپ کو دیا ہو گا جس میں لازماً پاکیشیا کے
مفاد کے لئے کوئی بڑی پیشکش ہو گی ـــــ اور آپ نے صدر مملکت
سے بات کی ہو گی اور صدر مملکت خوشی سے اچھل پڑے ہوں گے۔ اور
اب آپ مجھے فون کر رہے ہیں کہ میں ایکریمیا کی پیش کش قبول کر لوں۔
کیونکہ اس میں پاکیشیا کا بڑا فائدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہی بات ہے
نا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" تم ٹھیک سمجھے ہو۔ بالکل یہی بات ہے۔ ایکریمیا کے صدر نے
پیش کش کی ہے کہ اگر ہم پاور لینڈ کے خلاف کام کریں تو وہ پاکیشیا
کو ایسے لڑاکا طیارے مہیا کرنے کی پیش کش کرتے ہیں جن کی آمد کے
بعد پاکیشیا کا دفاع ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔ اگر ایکسٹو

یا پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے تو پاکیشیا نے جس قدر قرضہ
ایکریمیا کا دینا ہے وہ سارا کا سارا امداد میں بدل دیا جائے گا۔ یہ
دونوں پیش کشیں اس قدر فائدہ مند ہیں کہ ہمارے ملک کے کروڑوں
لوگوں کو نئی زندگی مل جائے گی" ——— سر سلطان نے بھی انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"آپ انہیں پرانی زندگی ہی بسر کرنے دیں۔ اور ایکریمیا کے صدر
کو جواب دے دیں کہ پاور لینڈ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کا اپنا
مسئلہ ہے ——— آپ کو اپنی برتری اور سلامتی خطرے میں نظر آ رہی
ہے تو آپ خود بھگتیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا کی ملازم نہیں
ہے" ——— عمران کا لہجہ بے حد سخت اور سرد تھا۔

"عمران بیٹے آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ ایسی مجرم تنظیموں کے خلاف
تم بغیر کسی کی کال کے خود ہی کام کرتے رہتے ہو۔ لیکن جب ملک کے
فائدے کی بات آتی ہے تو تم بگڑ جاتے ہو۔ کیا تمہیں پاکیشیا کا مفاد
عزیز نہیں ہے" ——— سر سلطان کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ
حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"میں غیرت مند اور آزاد ملک پاکیشیا کے مفاد کے لئے کام کرتا
ہوں۔ سودے بازی اور دب کر کام کرنے والے پاکیشیا سے میرا
کوئی تعلق نہیں ہے" ——— عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"یہ سب جذباتی باتیں ہیں عمران بیٹے۔ ایکریمیا کے صدر کی یہ آفر
قبول کر لینے سے ہماری غیرت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ پھر صدر مملکت

نے تو اس سلسلے میں خاص طور پر درخواست کی ہے کیونکہ ان کے خیال کے
مطابق اس سے بہتر آفر ممکن ہی نہیں" ——— سر سلطان نے اُسے
بزرگانہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— آپ اور صدر مملکت ٹیم لے کر چلے جائیں اور جا
کر پاور لینڈ کو تباہ کر آئیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اور یہ بھی سن لیں
کہ آئندہ اس سلسلے میں کم از کم مجھ سے آپ بات نہیں کریں گے۔
گڈ بائی" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے رسیور
رکھ دیا۔

"ہونہہ ——— یہ امیر ملک سمجھتے ہیں کہ لالچ دے کر ہم ہر ایک کو
خرید سکتے ہیں" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے
میز پر رکھی ہوئی اپنی نئی ایجاد کو مشینوں کی مدد سے چیک کرنے میں
مصروف ہو گیا۔ چونکہ وہ سارا دن لیبارٹری میں گزارتا تھا۔ اس لئے
اس نے فون بھی یہیں رکھا ہوا تھا۔

لیکن چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے
ہونٹ بھینچے اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران کا لہجہ عام حالات سے کچھ زیادہ ہی
سخت تھا۔

"عمران ——— صدر مملکت تم سے براہ راست بات کرنا چاہتے
ہیں۔ میں ان سے لائن کنکٹ کر رہا ہوں تم خود بات کر لو"
سر سلطان کی سرد آواز سنائی دی۔ لہجہ ایسا تھا جیسے وہ عمران سے
ذاتی طور پر واقف ہی نہ ہوں۔

"بات کرائیں" ___ عمران نے بھی اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو" ___ چند لمحوں بعد رسیور پر صدر مملکت کی باوقار آواز ابھری۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ___ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"مسٹر ایکسٹو۔ ابھی سر سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ آپ پاورلینڈ کے خلاف ایکریمیا کی اس قدر فائدہ مند آفرز کے باوجود کام کرنے پر تیار نہیں ہیں" ___ صدر مملکت کا لہجہ ایسا تھا جیسے انہیں سر سلطان کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

"انہوں نے آپ کو درست رپورٹ دی ہے" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ مسٹر ایکسٹو ___ آپ نے شاید ان آفرز پر غور نہیں کیا پاکیشیا کے لئے یہ انتہائی سود مند آفرز ہیں۔ ویسے بھی سر سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ آپ پاورلینڈ کے خلاف کام کرتے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ان آفرز کو رد کر دینا عقلمندی تو نہیں ہو سکتی" صدر مملکت کے لہجے میں ہلکی سی ناگواری کا تاثر بھی موجود تھا۔

"سوری جناب صدر ___ ایکسٹو کسی لالچ اور دباؤ کے تحت کام نہیں کر سکتا۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ باقی رہی پاورلینڈ کی بات۔ تو ہو سکتا ہے کوئی وقت ایسا آ جائے کہ میں پاورلینڈ کے خلاف کام کرنا مناسب سمجھوں تو میں کر لوں گا" ___ عمران نے بھی ناگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ......" ___ صدر مملکت نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔

"لیکن ویکن کی گنجائش نہیں ہے۔ جب میں نے کہہ دیا کہ یہ میرا آخری فیصلہ ہے تو اسے آخری ہی سمجھا جائے" ___ عمران نے تیز لہجے میں صدر مملکت کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

اور صدر مملکت نے چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا۔ شاید اس طرح کا جواب انہوں نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔

"مسٹر ایکسٹو ___ میں پاکیشیا کے مفادات کا نگہبان ہوں۔ اس لئے میں آپ کو حکم بھی دے سکتا ہوں" ___ صدر مملکت نے اس بار واضح طور پر تلخ لہجے میں کہا۔

"میں آئینی طور پر آپ کے احکامات کے تابع نہیں ہوں جناب صدر۔ آپ سر سلطان کو حکم دے سکتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے تابع ہیں مجھے نہیں ___ اور آئندہ کے لئے یہ بات خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ ایکسٹو حکم ماننا نہیں بلکہ حکم دینا جانتا ہے۔ گڈ بائی" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا حالانکہ یہ بات بھی پروٹوکول کے خلاف تھی کہ صدر مملکت جب تک بات ختم نہ کریں مقابل اپنی طرف سے سلسلہ ختم نہ کر سکتا تھا ___ لیکن عمران عمران ہی تھا وہ بھلا ایسے پروٹوکول کی کہاں پرواہ کر سکتا تھا وہ رسیور رکھ کر ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یہ تو صورت بن کر چمٹ ہی گئے ہیں" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"جناب ایکسٹو صاحب ـــ میں حکومت پاکیشیا کا ایک ادنیٰ سا ملازم آپ سے گفتگو کرنے کی گستاخی کر رہا ہوں۔ میرا نام سلطان ہے اور میں وزارت خارجہ کا سیکرٹری ہوں۔ صدرِ مملکت نے مجبوراً حکومت ایکریمیا کی آفر قبول کرنے سے معذرت کر لی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ـــ دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی طنزیہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران ان کا یہ انداز دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن وزارت خارجہ کے سیکرٹری بے سر کے کیسے ہو سکتے ہیں۔ پہلے تو سر سلطان ہوتے تھے۔ کیا اب سر کو آپ نے ڈرائی کلیننگ کے لیے بھیجا ہوا ہے" ـــ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ ملک کی بہت بڑی شخصیت ہیں آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ ایک ادنیٰ سے ملازم کے ساتھ ایسی گفتگو فرمائیں" سر سلطان واقعی سخت ناراض تھے۔

"سر سلطان۔ آپ میری طبیعت سے اچھی طرح واقف ہیں اس کے باوجود آپ ناراض ہو رہے ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ میں لالچ میں آ کر کبھی کام نہیں کرتا ـــ جہاں تک پاکیشیا کے مفادات کا تعلق ہے۔ آپ حکم کریں تو میں کہیں سے کوئی بڑا خزانہ ڈھونڈھ کر آپ کے قدموں میں ڈھیر کر سکتا ہوں۔ جدید ترین طیارے اغوا کر کے آپ کے حوالے کر سکتا ہوں۔ لیکن سودے بازی میرے بس سے باہر ہے۔

ایکریمیا والے سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی آفرز سے جسے چاہیں خرید سکتے ہیں لیکن وہ ایکسٹو کو نہیں خرید سکتے۔ کبھی نہیں خرید سکتے" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے بیٹے۔ لیکن میں جس سیٹ پر کام کر رہا ہوں وہاں بیٹھ کر مجھے یہ آفرز بے حد فائدہ مند نظر آتی ہیں۔ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ انہیں جواب دے دیا ـــ واقعی یہ لوگ ہم سے سوداگری کرتے ہیں۔ یہ ہمیں بکاؤ مال سمجھتے ہیں۔ اب میرا ذہن صاف ہو گیا ہے اور تم فکر نہ کرو میں صدرِ مملکت کو سمجھا لوں گا۔ بے غیرت بن کر پیٹ بھرنے سے غیرت مند بھوکا زیادہ بہتر ہے" ـــ سر سلطان نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ خدایا شکر ہے۔ واقعی تو چاہے تو ادنیٰ ملازم کو اعلیٰ بنا دے اب تو آپ اعلیٰ ملازم ہیں اس لیے ذرا اپنا نام تو بتائیں تاکہ مجھے یقین آ جائے کہ سر واپس آ گیا ہے" ـــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا اب مذاق نہ اڑاؤ۔ خدا حافظ" ـــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی سلسلہ ختم ہو گیا۔

"ان بوڑھوں کو سمجھانا واقعی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے" عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک تھی۔

کمرے پر موت کا سا سکوت طاری تھا۔ کمرے کے وسط میں[1] بارکر پڑا اکھڑے اکھڑے سانس لے رہا تھا۔ ریڑھ کی ہڈی سمیت اس کی ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں ـــــ چہرہ خاصی حد تک مسخ ہو چکا تھا۔ نیم دائرے میں رکھی ہوئی تین کرسیوں پر لیڈی ایشلے۔ ترمذی اور ہنری مجسم بت بنے بیٹھے تھے۔ لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں عمران کا بھیجا ہوا رقعہ تھا ـــــ جس میں اس نے پاورلینڈ اور لیڈی ایشلے کا دل کھول کر مذاق اڑایا تھا۔

"میرے خیال میں ہم تینوں کو اب خودکشی کر لینی چاہیئے۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں" ـــــ لیڈی ایشلے اچانک پھٹ پڑی۔

"خودکشی کیوں ـــــ ہم پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں۔ سنو بیگم۔ اب تک تم اور ہنری اس مسئلے سے نمٹتے رہے ہو۔

---

[1] اس کے لئے انتہائی دلچسپ کتاب پڑھیئے "ایجنٹ فرام پاورلینڈ"

اور تمہاری کوششوں کا یہ حشر ہوا ہے۔ وجہ یہ کہ تم ایک آدمی کے پیچھے بھاگتے رہے ہو۔ جب کہ میرا طریقہ کار اور ہے۔ پاکیشیا کے دارالحکومت کو اگر بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ چند لاکھ ایشیائی کیڑے مر جائیں گے ـــــ اور ان میں یہ کیڑا بھی لازماً مرے گا جسے تم عمران کا نام دیتے ہو"

ترمذی نے انتہائی اشتعال آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ ضروری نہیں کہ چند لاکھ افراد کے ساتھ عمران بھی مر جائے"

ہنری نے بھی زبان کھولی۔

"کیسے ضروری نہیں۔ جب وہ دارالحکومت میں ہوگا تو لازماً مرے گا۔ جب پورے دارالحکومت پر قیامت ٹوٹ پڑے گی تو پھر وہ اس قیامت سے کیسے بچ نکلے گا" ـــــ ترمذی نے ابلتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ اب عمران تو کیا اس کے ساتھ اس کے لاکھوں ہم وطنوں کو بھی مرنا چاہیئے۔ بس ٹھیک ہے۔ یہی پاورلینڈ کا فیصلہ ہے ـــــ ترمذی۔ تم ان کاموں میں ماہر ہو۔ پاکیشیا کے دارالحکومت پر قیامت توڑ دو۔ اس پورے شہر کو صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دو۔ تاکہ پوری دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ پاورلینڈ کا قہر کسے کہتے ہیں" ـــــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"جب آپ دونوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تو ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ ہوں" ـــــ ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

جواب دیا۔

اور لیڈی ایشلے کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ تصور ہی تصور میں پاکیشیا کے دارالحکومت کو نیست و نابود ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"ریڈ پاور ـــ ٹھیک ہے ریڈ پاور استعمال کی جائے گی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ریڈ پاور کے مقابلہ میں آکر پاکیشیا کا دارالحکومت کتنے لمحات زندہ رہ سکتا ہے" ـــ ترمذی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر ترمذی ـــ ریڈ پاور اتنی دور سے تو فائر نہیں کی جا سکتی اس کے لئے تو اُسے دارالحکومت کے اندر نصب کرنا ہوگا" ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ اس کے نصب ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔ اور میں خود اس مشن کی نگرانی کروں گا۔ تم جانتے ہو کہ ریڈ پاور کیا ہے۔ ریڈ پاور ایٹم بم سے بھی زیادہ خوفناک طاقت ہے ـــ بلکہ اس کی طاقت دس ہائیڈروجن بموں کی مجموعی طاقت سے بھی زیادہ بنتی ہے۔ اور ریڈ پاور کے کامیاب فائر کے بعد پاکیشیا کا دارالحکومت مکمل طور پر نہ صرف راکھ کا ڈھیر بن جائے گا بلکہ آئندہ پچاس سال تک یہاں گھاس کا تنکا بھی پیدا نہ ہو سکے گا" ـــ ترمذی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھئے مسٹر ترمذی ـــ آپ جذباتی انداز میں سوچ رہے ہیں۔ لیڈی ایشلے ریڈ پاور کے متعلق تفصیلات نہیں جانتیں۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ ریڈ پاور کوئی بم نہیں ہے کہ ہم یہاں اپنی لیبارٹری سے

اسے اٹھا کر پاکیشیا لے جائیں گے اور وہاں جا کر لانچر کے ذریعے اسے دارالحکومت پر داغ دیں گے۔ بلکہ ریڈ پاور ایک ایسی قوت ہے جو مرکز سے ابھر کر لہروں کی صورت میں چاروں طرف پھیلتی چلی جاتی ہے ـــ اور اس قوت کو فوری طور پر تیار کر کے فوری طور پر فائر کر دیا جاتا ہے۔ یہ سٹاک نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ایک کافی بڑی اور قیمتی زمین دوز لیبارٹری چاہیئے۔ اور لیبارٹری کے تنصیب کے بعد پاور لینڈ کے ماہرین وہاں اسے دن رات لگا کر تیار کریں جتنی جلدی بھی کی جائے۔ تب بھی اس کی تیاری میں بہر حال دس بارہ دن تو لگ ہی جائیں گے ـــ اس کے بعد اس کے فائر کا نمبر آئے گا۔ جب کہ اس رقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمران کسی بھی وقت دارالحکومت سے ہمارے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے چل سکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ وہیں ہوگا تو جس قسم کا وہ آدمی ہے۔ اس نے لیبارٹری کی بُو لازماً سونگھ لینی ہے ـــ اور پھر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لے کر لیبارٹری پر ٹوٹ پڑے گا۔ اور نتیجہ یہ کہ ہماری یہ قیمتی ایجاد اس کے ہاتھ لگ جائے گی اور ہمارے پاس سوائے بے بسی سے ہاتھ ملنے کے اور کچھ باقی نہ رہے گا" ـــ ہنری نے کہا۔

"ہنری ـــ جب ڈائریکٹروں کی اکثریت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ پاکیشیا دارالحکومت پر ریڈ پاور کو فائر ہونا ہے تو یہ فیصلہ قطعی ہے اس پر لازماً عملدرآمد ہوگا۔ میں اب نہ صرف عمران بلکہ اس کے ملک اور شہر کے لاکھوں افراد سے بھی عبرت ناک انتقام لینا چاہتی ہوں۔

اب پاکیشیا کے دارالحکومت کو ہر صورت میں راکھ کا ڈھیر بننا ہی ہو گا۔"
لیڈی ایشلے نے کرسی کے بازو پر زور سے مکا مارتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہنری ـــــ پاکیشیا میں لیبارٹری قائم کرنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ ایکریمیا کے ایک دور دراز صحرا میں ہم بالکل چھوٹے پیمانے پر ریڈ پاور کا کامیاب تجربہ کر چکے ہیں۔ حکومت ایکریمیا اب تک اس سلسلے میں سر پٹختی پھر رہی ہے ـــــ میرے پاس مکمل مشینری موجود ہے۔ جسے آسانی سے پاکیشیا شفٹ کیا جا سکتا ہے۔ وہاں لوکیشن کے انتخاب سے لے کر لیبارٹری کی تیاری تک زیادہ سے زیادہ دو ہفتے لگیں گے اور اس کے بعد ریڈ پاور کے فائر تک ایک ہفتہ ـــــ کل تین ہفتوں کا مشن ہے۔ تین ہفتے اور پاکیشیا کا دارالحکومت راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس میں موجود لاکھوں افراد دم توڑ دیں گے۔ اور اس طرح پاور لینڈ کا انتقام پورا ہو جائے گا۔"
ترمذی نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر تین ہفتوں کے دوران لیبارٹری کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دست برد سے بچایا جا سکا تو" ـــــ ہنری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ ہی اس سے مرعوب ہو ہنری ۔ اور یہ پاور لینڈ کی توہین ہے۔ ٹھیک ہے ریڈ پاور کا مشن مکمل طور پر میں سرانجام دوں گا۔ اور پھر تم دیکھنا کہ عمران کا کیا حشر ہوتا ہے ـــــ ترمذی نے آج تک عمران کو اہمیت ہی نہیں دی ورنہ عمران جیسے آدمی تو میرے جوتے کی خاک چاٹنا اپنے لئے فخر محسوس کرتے ہیں" ـــــ ترمذی

نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں" ـــــ ہنری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس کا کیا کرنا ہے" ـــــ ہنری نے فرش پر پڑے ہوئے بے بس اور مفلوج بارکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ترمذی کا ہاتھ جیب سے باہر آیا۔ اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی بارکر کے سینے میں گھس گئی ـــــ گولی ٹھیک دل پر پڑی تھی۔ اس لئے بارکر غریب تڑپ بھی نہ سکا۔

"یہ میرا خاص آدمی تھا۔ اور میں اس کا انتقام عمران اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے لاکھوں افراد سے لوں گا" ـــــ ترمذی نے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور کمرے سے باہر آ گیا۔

"مسٹر ترمذی ـــــ مجھے ایک بات یاد نہیں رہی جو کہ پاور لینڈ کے لئے انتہائی ضروری تھی" ـــــ ہنری نے اچانک رک کر کہا۔

"وہ کیا" ـــــ ترمذی اور لیڈی ایشلے دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"یہ انتہائی سیکرٹ مسئلہ ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ سپیشل میٹنگ ہال میں بیٹھ کر اسے ڈسکس کیا جائے" ـــــ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ" ـــــ ترمذی نے کہا۔

اور پھر وہ تینوں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچ گئے۔ یہ ہال خصوصی انداز میں بنایا گیا تھا یہاں

ہونے والی بات چیت کسی بھی صورت میں باہر نہ جا سکتی تھی۔

"ہاں اب بتلائیے کیا مسئلہ ہے" ــــ ترمذی نے سپیشل میٹنگ ہال کا حفاظتی نظام آن کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لیڈی ایشلے کو علم ہے کہ عمران ٹرانسمٹ فیوز سے آگاہ ہو چکا ہے۔ اور اس کا ثبوت بھی ہمیں مل گیا ہے" ــــ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ فیوز تو تباہ کر دیا گیا تھا" ــــ لیڈی ایشلے نے چونک کر کہا۔

"عمران کو صرف فارمولا چاہئے تھا۔ نہ وہ خود لیتا ہے۔ اور ثبوت یہ کہ بارکر کے جسم میں عام فیوز نصب تھا۔ یعنی بارکر کسی پوائنٹ کی مدد سے پاورلینڈ میں داخل ہو سکتا تھا۔ ــــ لیکن آپ نے دیکھا کہ اُسے عمران نے براہِ راست پاکیشیا سے پاورلینڈ میں ٹرانسمٹ کر دیا ہے ــــ اس کا مطلب ہے کہ اس نے بارکر کے جسم سے عام ٹرانسمٹ فیوز نکالا۔ اور اُسے آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز میں بدل کر بارکر کے جسم میں دوبارہ نصب کیا ــــ اور تبدیلی مکمل طور پر کامیاب ہے۔ اس لئے بارکر یہاں پہنچ گیا" ــــ ہنری نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے اور ترمذی دونوں کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ ــــ اوہ ــــ ہم نے تو اس بات پر غور ہی نہیں کیا۔ اوہ ہنری، تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو" ــــ لیڈی ایشلے نے

بے اختیار ہو کر کہا۔

"واقعی ہنری۔ میں تمہیں داد دیتا ہوں۔ تم ہم سے زیادہ ہوشیار ہو اور تمہاری بات درست ہے۔ یہ انتہائی سنگین مسئلہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران جب چاہے خود بھی اور اپنے ساتھیوں کو بھی لے کر براہِ راست پاورلینڈ میں داخل ہو سکتا ہے" ترمذی نے کہا۔

"جی ہاں ــــ اور جہاں تک میں عمران کی نفسیات کو سمجھتا ہوں اس نے بارکر کو بھیجا بھی یہی جتانے کے لئے ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے" ــــ ہنری نے کہا۔

"لیکن اگر اس نے ایسا سوچا ہے تو پھر یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم ہوشیار ہو جائیں گے" ــــ لیڈی ایشلے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی عمران اور دوسرے افراد میں فرق ہے۔ عمران ہمیں ہوشیار کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ آدمی کو پہلے سے ہوشیار کر دیا جائے تو پھر وہ بوکھلاہٹ میں غلطیاں کرتا ہے اور ان غلطیوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے" ــــ ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا فوری مداوا ہونا چاہیئے" ــــ ترمذی نے کہا۔

"میرے خیال میں اس کا اب ایک ہی حل ہے کہ ہم ٹرانسمٹ فیوز کا سسٹم بدل دیں" ــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹرانسمٹ فیوز کا سسٹم بدلنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیں
اپنی لیبارٹری کا حفاظتی سسٹم بدلنا پڑے گا۔ مطلب یہ کہ اگر عمران
اس ٹرانسمٹ فیوز کے ذریعے یہاں پہنچنا چاہے تو وہ یہاں نہ پہنچ
سکے" ـــــ ہنری نے کہا۔

"ہاں بالکل ایسا ہی کرنا ہوگا اور فوری طور پر کرنا ہوگا۔ اس کا
یہاں پہنچ جانا واقعی خطرناک ہو سکتا ہے اور ہم موجودہ حالات میں
کوئی رسک نہیں لے سکتے" ـــــ ترمذی نے کہا۔

"لیکن اس سسٹم کو بدلنے پر تو طویل عرصہ لگے گا اور انتہائی کثیر
سرمایہ بھی خرچ کرنا پڑے گا۔ تمام پیچیدہ مشینری بدلنی پڑے گی"
لیڈی ایشلے نے پریشان لہجے میں کہا۔ اور ترمذی نے بھی سر
ہلا دیا۔

"نہیں ـــ اگر آپ اجازت دیں تو کچھ وقت کے لئے ایک نیا
چکر چلایا جا سکتا ہے" ـــــ ہنری نے چند لمحے سوچنے کے بعد
کہا۔

"وہ کیا" ـــــ لیڈی ایشلے اور ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ چار ہفتوں کے لئے ٹرانسمٹ فیوز کا رخ
ہیڈ کوارٹر کی بجائے کسی اور طرف پھیرا جا سکتا ہے۔ مشینری میں وقتی
طور پر ایسی تبدیلی کی جا سکتی ہے کہ ٹرانسمٹ فیوز کا مرکز بدل دیا
جائے ـــ مطلب یہ کہ عمران ٹرانسمٹ فیوز کی مدد سے جب یہاں
پہنچنا چاہے تو وہ یہاں پہنچنے کی بجائے کسی بے آباد صحرا میں بھی پہنچ
سکتا ہے۔ لیکن یہ تبدیلی وقتی ہوگی۔ چار ہفتے بعد مشینری خود بخود

واپس ایڈجسٹ ہو جائے گی۔ اور اس وقت کے دوران نہ کوئی
ہیڈ کوارٹر سے جا سکے گا اور نہ واپس آ سکے گا" ـــــ ہنری نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو بالکل ٹھیک ہے۔ ان
چار ہفتوں کے دوران میں ریڈ پاور کو پاکیشیا میں ایڈجسٹ کر لوں
گا۔ اور اگر عمران وہاں سے آیا بھی تو بھٹکتا پھرے گا" ـــــ ترمذی
نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم کوئی ٹیم بھیج کر عمران کو وہاں پاکیشیا
میں ہی الجھالیں" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"نہیں لیڈی ایشلے ـــ اگر آپ واقعی انتقامی طور پر پاکیشیا کے
دارالحکومت کو تباہ کرنا چاہتی ہیں تو اس کی کامیابی کے لئے ضروری
ہے کہ عمران وہاں موجود نہ ہو" ـــــ ہنری نے کہا۔

"لیکن پھر اس انتقام کا فائدہ۔ بے گناہ افراد تو مر جائیں گے۔
لیکن ہمارا اصل دشمن عمران اور اس کے ساتھی تو پھر بھی بچ جائیں گے"
لیڈی ایشلے نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو ہوگا ـــ آپ کو دو میں سے ایک منصوبہ منتخب کرنا ہوگا"
ہنری نے کہا۔

"اس کا ایک اور حل میرے ذہن میں آ رہا ہے۔ ریڈ فائر لیبارٹری
ہم پاکیشیا میں بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ آج تک پاکیشیا میں
ریڈ پاور کا کوئی مرکز نہیں بنایا گیا۔ حالانکہ وہ اہم جگہ ہے ـــ اس
دوران اگر عمران ٹرانسمٹ فیوز کے ذریعے ہیڈ کوارٹر آتا ہے تو

ہنری کے مطابق مشینری میں تبدیلی کر کے اُسے کسی ایسی جگہ پھنسایا جا سکتا ہے جہاں وہ آسانی سے مارا جا سکے۔ اگر عمران مر جاتا ہے تو ہم اس لیبارٹری کو اپنے مرکز کے طور پر استعمال کرتے رہیں گے۔ اور اگر وہ مرتا نہیں ہے اور بچ کر واپس اپنے ملک پہنچ جاتا ہے تو پھر وہاں اس کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی دارالحکومت پر ریڈ پاور قائم کر دیا جائے گا"۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"گڈ۔۔۔ یہ تجویز بے حد اچھی ہے۔ اس طرح دونوں صورتوں میں عمران کا خاتمہ یقینی ہے اور ہمیں بھی ایک اہم مرکز بنانے کا موقع مل جائے گا"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ہاں ایسا ہونا زیادہ فائدہ مند ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ عمران کو ہیڈ کوارٹر کی بجائے کہاں بھیجا جائے"۔۔۔ ہنری نے بھی ترمذی کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اُسے کسی ایسے سنٹر تک پہنچایا جائے جہاں ہماری انتہائی طاقتور تنظیم پہلے سے موجود ہو۔ اور وہ تنظیم اس کا وہاں خاتمہ کر دے"۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ عمران کو ڈاج دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاں پہنچے۔ اس جگہ کی صورت حال ایسی ہو کہ وہ یہی سمجھے کہ وہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔ اگر اُسے ذرا بھی شک ہو گیا تو پھر نہ صرف وہ بچ نکلے گا بلکہ ہو سکتا ہے وہ اس تبدیلی کو بھی سمجھ جائے۔ اور اس کا کوئی حل نکال لے۔۔۔ ہم مطمئن بیٹھے رہیں اور وہ یہاں ہمارے سروں پر چڑھ آئے"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"تو پھر تمہاری کیا تجویز ہے"۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"ساجان لینڈ کا پہاڑی سلسلہ اس مقصد کے لئے زیادہ مناسب رہے گا۔ اس پہاڑی سلسلے کے نیچے ہماری وسیع و عریض لیبارٹری بھی موجود ہے۔۔۔ اب ہیڈ کوارٹر میں سپیشل لیبارٹری بننے کے بعد اس کی افادیت ہمارے لئے ایک عام لیبارٹری کی طرح ہو گئی ہے۔ وہاں ساجان سنٹر کی طاقتور اور باوسائل تنظیم بھی موجود ہے جو آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں سے الجھ سکتی ہے۔۔۔ اس لئے میرا خیال ہے ٹرانسمٹ فیوز کا مرکز بدل کر ساجان سنٹر کر دیا جائے اور جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے تو پوری تنظیم اس پر ٹوٹ پڑے۔۔۔ وہاں پہنچ کر ساجان سنٹر کی وجہ سے عمران یہی سمجھے گا۔ کہ وہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔ اس دوران سنٹر ترمذی پاکیشیا میں اپنا منصوبہ بھی اطمینان سے مکمل کر لیں گے" ہنری نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ انتہائی بہترین۔ ساجان سنٹر میرا اپنا سنٹر ہے۔ میں وہاں خود رہ کر عمران کا آسانی سے خاتمہ کر سکوں گی۔ اس سے بھرپور انتقام لے سکوں گی"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا تم ساجان سنٹر میں رہو گی"۔۔۔ ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میرا پرانا علاقہ ہے۔ جتنا میں اس علاقے کو سمجھ سکتی ہوں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ وہاں کی تنظیم بھی میری پرانی تنظیم "کاشاکا" کے

افراد پر مبنی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ عمران صرف اس صورت میں
اُسے ہیڈ کوارٹر سمجھ سکتا ہے۔ جب ہم میں سے کوئی وہاں موجود ہو۔
وہ ہنری اور مجھ سے واقف ہے ـــــ ہم دونوں نہ سہی تو کم از کم
ایک کی موجودگی وہاں ضروری ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" لیڈی ایشلے صحیح کہہ رہی ہیں۔ عمران بے حد تیز ذہن کا مالک ہے۔
ویسے بھی وہاں لیڈی ایشلے کی کارکردگی دس گنا بڑھ جائے گی۔ لیڈی
ایشلے ساجان سنٹر میں عمران کے خلاف کام کرے گی۔ مسٹر ترمذی
پاکیشیا میں ریڈ پاور کی لیبارٹری پر کام کریں گے ـــــ اور میں
یہاں ہیڈ کوارٹر کو سنبھالوں گا۔ اور اس بات کا خیال رکھوں گا۔ کہ
عمران ہیڈ کوارٹر میں نہ پہنچ سکے" ـــــ ہنری نے پورا پروگرام ہی
ترتیب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے فیصلہ ہو گیا" ـــــ ترمذی نے سر ہلاتے ہوئے
کہا اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس بار تینوں کے چہروں پر
اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

عمران نے کار دارالحکومت کے شاندار ہوٹل رین بو
کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اُسے پارکنگ میں کار ٹھہرانے کے لئے
جگہ ڈھونڈھنے میں کافی وقت لگ گیا ـــــ رین بو ہوٹل کی وسیع و
عریض پارکنگ میں نئے اور جدید ماڈلز کی کاروں کی اتنی بھرمار تھی کہ
بڑی مشکل سے ایک کونے میں عمران کو اپنی کار کے لئے جگہ
دستیاب ہوئی ـــــ اور عمران کار لاک کر کے ہوٹل کی طرف چل پڑا۔
آج ہوٹل میں گرینڈ فنکشن تھا۔ اور اس گرینڈ فنکشن کی پبلسٹی گذشتہ
ایک ماہ سے کی جا رہی تھی۔ اس لئے آج کچھ ضرورت سے زیادہ ہی
رش تھا ـــــ عمران تو شاید اس فنکشن میں نہ آتا لیکن جولیا نے
ضد کر لی کہ ہمیں تفریحات کے لئے بھی وقت نکالنا چاہیئے۔ اور
مجبوراً عمران کو حامی بھرنی پڑی۔ اُسے معلوم تھا کہ فنکشن میں پوری
ٹیم موجود ہو گی ـــــ عمران کے جسم پر مخصوص ٹیکنی کلر لباس تھا۔ اور

چہرے پر حماقتیں پوری آب و تاب سے جلوہ گر تھیں۔ عمران جب مین گیٹ کے سامنے پہنچا تو دروازے پر کھڑے ہوئے دو باوردی دربانوں نے اُسے دیکھ کر منہ بنایا اور پھر ایک نے ہاتھ بڑھا کر اسے اندر جانے سے روک دیا۔

"آپ اندر نہیں جا سکتے جناب" ___ دربان کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"کیوں ___ کیا مردوں کا داخلہ ممنوع ہے" ___ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"آج کے فنکشن کے لئے تھری پیس سوٹ اور ٹائی پہننا ضروری ہے بغیر سوٹ اور ٹائی کے آپ اندر نہیں جا سکتے" ___ دربان نے اُسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ آنے جانے والوں کے لئے راستہ بنانا چاہتا تھا۔

"تم اندر جا سکتے ہو" ___ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہاں ___ کیوں" ___ دربان نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن تم نے تو سوٹ اور ٹائی نہیں پہن رکھی" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تو ملازم ہوں" ___ دربان نے اکڑتے ہوئے جواب دیا۔

"کس کے ملازم ہو" ___ عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہوٹل کے اور کس کے" ___ دربان نے جواب دیا۔

"اور جو حکومت پاکیشیا کا ملازم ہو۔ ڈائریکٹر جنرل ہو وہ اندر نہیں جا سکتا۔ کیوں" ___ عمران کا لہجہ یک لخت تلخ ہو گیا۔

اور اس بار دربان کے سخت چہرے پر خوف کے آثار پھیلتے گئے۔ ڈائریکٹر جنرل کا لفظ شاید بم کے دھماکے کی طرح اس کے ذہن پہ پھٹا تھا۔

"ج ___ جناب ___ آپ ___ مجھے معلوم نہ تھا۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں ___ ج ___ ج ___ جناب" ___ دربان نے بے اختیار رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"سوٹ اور ٹائی" ___ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"آپ کے لئے کوئی شرط نہیں۔ آپ۔ میں معافی چاہتا ہوں" دربان اب پوری طرح ناک آؤٹ ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ مڑا اور دربان سے مخاطب ہو کر بولا۔

"یہ تو تم نے بتایا نہیں کہ ڈائریکٹر جنرل اندر جا سکتا ہے یا نہیں" عمران نے کہا۔

"ج ___ ج ___ جی ___ جا سکتا ہے" ___ دربان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تو جب ڈائریکٹر جنرل صاحب آئیں انہیں اندر آنے دینا روکنا نہیں۔ میں تو ان کا چپڑاسی ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر اندر داخل ہو گیا۔

اور دربان چند لمحے تو سکتے کے عالم میں کھڑا رہا پھر جب اُسے احساس ہوا کہ اس کے ساتھ چکر چلایا گیا ہے تو وہ تیزی سے دروازہ

کھول کر اندر داخل ہوا۔ لیکن اُسی لمحے سپروائزر نے اُسے ڈانٹ کر
واپس بھیج دیا اور وہ سر لٹکائے واپس چلا گیا۔

عمران دروازے کے ساتھ ہی کھڑا دربان کو ڈانٹ کھا کر واپس
جاتے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ سپروائزر
کی نظریں اس پر پڑ گئیں۔

"آپ ـــ آپ اس لباس میں اندر کیسے آ گئے"ـــ سپروائزر
کے لہجے میں تلخی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

"مجھے ڈھونڈنے تو دربان اندر آیا تھا تم نے اُسے خواہ مخواہ
بھگا دیا"ـــ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور
تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

سپروائزر شاید اس کے پیچھے لپکنا چاہتا تھا کہ عمران میزوں کے
درمیان سے ہوتا ہوا ممبرز کے لئے ریزرو سیٹ پر پہنچ گیا۔ ابھی تک
میز خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ
گیا ـــ ہال میں خاصا رش ہو چکا تھا۔ اور گرد بیٹھے ہوئے لوگ
حیرت سے اس کے لباس کو دیکھ رہے تھے۔ سبز رنگ کی پتلون کے
اوپر سرخ رنگ کا کوٹ اور نیلے رنگ کی قمیض کے ساتھ وہ واقعی
کوئی جوکر لگ رہا تھا ـــ جب کہ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد ایسا لباس
پہن کر آئے تھے جیسے کسی بین الاقوامی فیشن شو میں شرکت کے لئے
آئے ہوں۔ عمران کے بیٹھنے اور لوگوں کے دیکھنے کا انداز بھی ایسا ہی
تھا جیسے کوئی دیہاتی زندگی میں پہلی بار اتنے بڑے ہوٹل میں غلطی سے
آ گیا ہو۔

عمران کے دائیں جانب ایک میز پر ایک خوش پوش جوڑا بیٹھا
ہوا تھا۔ مرد ادھیڑ عمر تھا جب کہ لڑکی بالکل نوجوان اور تر و تازہ تھی۔
مرد اپنی شکل وصورت اور رکھ رکھاؤ سے کسی بڑی کمپنی کا عہدیدار لگ
رہا تھا ـــ عمران کو وہ بار بار دیکھتا اور ہر بار اس کے چہرے پر شدید
ناگواری کے آثار ابھر آتے۔ عمران نے بھی ان تاثرات کو نوٹ کر لیا۔
اور پھر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس بار مرد نے جیسے
ہی اُسے دیکھا عمران نے اُسے آنکھ مار دی۔ اور وہ مرد اچھل کر
کھڑا ہو گیا۔

"اسے کس نے اندر آنے کی اجازت دی ہے۔ یہ شرفا کا ہوٹل
ہے یا سرکس کے مسخروں کا"ـــ مرد نے زور سے میز پر مکہ مارتے
ہوئے چیخ کر کہا۔

اور عمران یوں منہ پھیر کر بیٹھ گیا جیسے اُسے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔
اس آدمی کے چیختے ہی ایک سپروائزر تیزی سے اس کی طرف
بڑھا۔

"جی فرمائیے ـــ کیا بات ہے"ـــ سپروائزر نے مؤدبانہ
لہجے میں پوچھا۔

"ادھر اس میز پر بیٹھے ہوئے اس جوکر کو دیکھو۔ کیا یہ شریفوں کا
لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور پھر اس نے لفنگوں کی طرح مجھے آنکھ
ماری ہے"ـــ مرد نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ـــ ٹھیک ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔ سنجلنے
اس لباس میں یہ اندر کیسے آ گئے ہیں"ـــ سپروائزر نے حیرت

بھرے انداز میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"آپ پلیز باہر چلے جایئے۔ آپ کا لباس فنکشن کی شرائط پوری نہیں کرتا" ——— سپروائزر کا لہجہ سخت تھا۔ لیکن بہرحال کاروباری مجبوری کی وجہ سے وہ براہِ راست سخت بات نہ کر سکتا تھا۔

"آپ سپروائزر ہیں" ——— عمران نے پیروں سے لے کر سر تک سپروائزر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں میں سپروائزر ہوں" ——— سپروائزر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے سپروائزر بنایا ہے" ——— عمران نے ایسے پوچھا جیسے سپروائزر سے کسی نوکری کے لئے انٹرویو لے رہا ہو۔

"ہوٹل کی انتظامیہ نے اور کس نے ——— آپ پلیز" ——— سپروائزر نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور انتظامیہ کس نے بنائی ہے" ——— عمران کی آواز اس بار اور اونچی ہو گئی۔

"یہ آپ نے کیا انٹرویو شروع کر دیا ہے۔ میں کہتا ہوں آپ اٹھتے ہیں یا نہیں" ——— اس بار سپروائزر کا لہجہ انتہائی ناخوشگوار تھا۔

"میرے سوالوں کا جواب دو سپروائزر" ——— عمران کا لہجہ یک لخت سرد ہو گیا۔

"انتظامیہ کو ہوٹل کے مالکان نے بنایا ہے اور کون بنا سکتا ہے" سپروائزر نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

"تو تم مالکان کو بھی نہیں پہچانتے مسٹر سپروائزر۔ کتنی سروس ہے تمہاری" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سپروائزر بُری طرح چونک کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ آپ ——— آپ مالک ——— اوہ سوری سر ——— ویری سوری سر" ——— سپروائزر نے انتہائی ندامت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اگر وہ ایک لمحہ بھی مزید وہاں ٹھہرا تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

ادھیڑ عمر آدمی جس نے شور مچایا تھا۔ یہ ساری باتیں سن رہا تھا۔ اس نے بھی جب ہوٹل کے مالکان کا لفظ سنا تو اس کے اکڑے ہوئے کندھے بھی یک لخت سکڑ گئے ——— اور اُسی لمحے عمران نے شرارت بھرے انداز میں اُسے آنکھ مار دی۔ اور ادھیڑ عمر نے جھینپ کر منہ پھیر لیا۔ ظاہر ہے۔ عمران کی حیثیت اس سے کہیں اونچی نکل آئی تھی ——— اس قدر شاندار اور قیمتی ہوٹل کا مالک تو چاہے صرف نیکر پہن کر آجائے۔ کوئی اس پر اعتراض نہ کر سکتا تھا۔ اور ظاہر ہے اس کے ہاتھ بھی لمبے ہوں گے۔ اس لئے ادھیڑ عمر آدمی سکڑ کر رہ گیا ——— البتہ اس کی ساتھی لڑکی اب بڑی دلچسپی سے عمران کو دیکھنے لگی تھی۔ اس کی توجہ اب ادھیڑ عمر سے یک لخت ہٹ گئی تھی۔ عمران نے ابھی سوچا ہی تھا کہ لڑکی کو ٹیبل پر بلا کر اس ادھیڑ عمر آدمی کا مزید دل جلایا جائے کہ جولیا سمیت ساری ٹیم میز کے قریب پہنچ گئی۔

"ارے ——— تم اتنا پہلے آ گئے ہو۔ ابھی تو فنکشن میں ایک گھنٹہ باقی ہے" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"مم ——— مم ——— میں تو صبح سے یہاں بیٹھا ہوں تمہارے انتظار میں" ——— عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ تم کس قسم کا لباس پہن کر آ گئے ہو۔ یہ لباس ہے ایسے فنکشنز میں پہن کر آنے کا" ——— تنویر نے حسب عادت بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ساتھ والی میز پر بیٹھی لڑکی دیکھ رہے ہو" ——— عمران نے یکدم چہرہ آگے کر کے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔

"ہاں ——— دیکھ رہا ہوں۔ کیوں" ——— تنویر نے ایک ہی بھرپور نظر میں لڑکی کا جائزہ لیتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

"یہ ابھی میرے لباس کی بڑی تعریف کر رہی تھی۔ اپنے ساتھی کو جو اس کا ڈیڈی ہے۔ کہہ رہی تھی۔ کیا خوب صورت۔ شاندار لباس ہے کتنا جچ رہا ہے" ——— عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا تاکہ وہ ادھیڑ عمر بھی ڈیڈی کا لفظ سن لے۔

"اوہ۔ لڑکیوں کی بھی سمجھ نہیں آتی جو کروں جیسے لباس کو پسند کر لیتی ہیں اور......" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں حسد کا جذبہ صاف نمایاں ہو گیا تھا۔ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر کہو تو چل کر ڈرائنگ روم میں لباس بدل لیں۔ لڑکی بڑی پٹاخہ ہے۔ کیا خیال ہے" ——— عمران نے جان بوجھ کر قریب بیٹھی جولیا کو چھیڑنے کے لئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ کیا لفنگوں کی سی زبان استعمال کر رہے ہو"

جولیا عمران کی توقع کے عین مطابق پھٹ پڑی۔

"ارے ارے۔ تم کیوں جلتی ہو وہ پٹاخہ ہے تو تم دھماکہ ہو۔ اور دھماکہ بھی ایٹم بم کا۔ میں تو تنویر کو ادھر شفٹ کر رہا تھا تاکہ سالم ایٹم بم پر قبضہ کر سکوں ——— اور بے چارہ تنویر پٹاخے چلاتا رہ جائے" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے اس کی ساری سکیم ہی برباد ہو گئی ہو۔ جولیا تو عمران کے الفاظ پر بڑی طرح جھینپ گئی۔ البتہ باقی ممبرز بے اختیار ہنسنے لگے۔ جب کہ تنویر نے بُرا سا منہ بنا لیا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہیں ایسا لباس پہن کر نہ آنا چاہیئے تھا" ——— جولیا نے بات کا رخ بدلنے کے لئے کہا۔

"تمہیں پسند نہیں تو ابھی اتار دیتا ہوں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کوٹ اتارنے لگا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ پاگل ہو گئے ہو۔ ہمیں بھی ساتھ ہی تماشا بناؤ گے" ——— جولیا نے بوکھلا کر اُسے روکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ عمران کی عادت سے واقف تھی۔ عمران سے بعید نہ تھا کہ وہ سارا لباس اتار کر زیر جامے میں اطمینان سے بیٹھ جائے۔

"کمال ہے ——— خود ہی کہتی ہو لباس پسند نہیں اور اتارنے بھی نہیں دیتی" ——— عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے پسند ہے" ——— جولیا نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"دیکھا تنویر۔ پٹاخے اور دھماکے سب یہی لباس پسند کرتے ہیں۔ بولو۔ کسی اور پھلجھڑی سے بھی تصدیق کرا دوں" ——— عمران نے

فاتحانہ انداز میں تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جولیا ۔۔۔ تم اس مسخرے کو آخر کیوں یہاں لے آئی ہو۔ سارے فنکشن کا مزہ ہی خراب کر دے گا"۔۔۔ تنویر نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"مجھے تو جب مس جولیا نے بتایا کہ عمران صاحب فنکشن پر آنے کے لئے راضی ہو گئے ہیں تو مجھے یقین ہی نہ آیا تھا"۔۔۔ صفدر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا کہ یہاں کوئی فنکشن ہو رہا ہے۔ تم دیکھو فنکشن ایسے ہوتے ہیں۔ ہر طرف چپ چاپ۔ نہ شور نہ شرابا۔ نہ شور نہ غل بلکہ نہ غلیل نہ غلیلہ"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا اچانک ایک ویٹر تیزی سے ان کی میز پر پہنچا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں"۔۔۔ ویٹر نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیوں۔۔۔ اس نے تمہاری ۔تم تو نہیں دی"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ ویسے ویٹر کی بات سن کر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ان کا فون ہے۔ ایمرجنسی ہے کوئی"۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ کس کا ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ شاید سوائے سلیمان کے اور کسی کو بھی اس کی یہاں موجودگی کا علم نہ تھا اور سلیمان کو بھلا کیا ایمرجنسی ہو سکتی تھی۔ بہرحال وہ اٹھا اور تیزی

سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر علی عمران"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور عمران کے سر ہلانے پر اس نے کاؤنٹر پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے ۔ میں سلطان بول رہا ہوں۔ بڑی مشکل سے تمہیں ٹریس کیا ہے ۔ فوراً سنٹرل ہسپتال پہنچو۔ کسی نے سر رحمان پر فائرنگ کر دی ہے۔ اور وہ شدید زخمی ہیں انتہائی شدید زخمی۔ جلدی پہنچو" سر سلطان نے کہا۔

"او کے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور واپس کاؤنٹر پر پھینک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ سر رحمان کچھ بھی تھے بہرحال اس کے والد تھے ۔۔۔ اور سر سلطان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ سیریس ہے جتنا وہ بتا رہے ہیں۔ اس لئے اس نے ممبرز کو بتانے میں بھی وقت ضائع نہ کیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار سپیڈ کے تمام ریکارڈ توڑتی ہوئی سنٹرل ہسپتال کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

اور پھر سنٹرل ہسپتال پہنچ کر اس نے کار روکی اور اتر کر بے تحاشا انداز میں بھاگتا ہوا ہسپتال کے مخصوص شعبے کی طرف بڑھا۔ شعبے میں اس وقت سر سلطان بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔

"کیا ہوا۔۔۔ سر سلطان کیا ہوا۔ کیا حال ہے ڈیڈی کا"۔۔۔ عمران

نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"وہ آپریشن تھیٹر میں ہیں۔ سرجن غوری اپنی ٹیم کے ساتھ آپریشن میں مصروف ہیں۔ میں ابھی پہنچا ہوں" ـــــ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"آخر ہوا کیا۔ کچھ بتلیئے تو سہی" ـــــ عمران نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیا ہوا۔ بس مجھے فون پر کسی نے اطلاع دی کہ سر رحمان دفتر سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ان کی کار پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی اور سر رحمان شدید زخمی ہیں" ـــــ سر سلطان نے عمران کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن فائرنگ کس نے کی۔ کتنے افراد تھے" ـــــ عمران نے بے چینی سے پوچھا۔

"ابھی تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ میں نے اطلاع ملتے ہی تمہارے فلیٹ فون کیا تو سلیمان نے بتایا کہ تم ہوٹل رین بو گئے ہو۔ چنانچہ میں نے وہاں فون کیا ـــــ تمہارے گھر میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ سر رحمان ایک ضروری کام کے لئے شہر سے باہر گئے ہیں" ـــــ سر سلطان نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

اسی لمحے آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور سرجن غوری باہر نکلے۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ حقیقت یہی تھی کہ اسے کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ ہو رہی تھی۔

"اوہ ـــ آپ سر رحمان کے لئے آئے ہیں۔ سر رحمان تو بالکل ٹھیک ہیں۔

باریک گولی ان کے بازو کے گوشت میں ہلکی سی لگی تھی۔ اس کی بینڈیج کر دی گئی ہے۔ البتہ انہیں آرام کرنے کے لئے کچھ دیر کے لئے روک لیا گیا ہے۔ وہ کمرہ نمبر دس میں ہیں" ـــــ سرجن غوری نے سر سلطان کو دیکھتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــ تو یہ آپریشن کسی اور کا ہو رہا تھا" ـــــ سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ یہ اور مریض تھا۔ سر رحمان کی تو صرف بینڈیج کی گئی ہے" سرجن غوری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ بے شک جائیں سر سلطان۔ میں ڈیڈی سے بات کرتا ہوں۔ اب بہرحال وہ صورت حال تو نہیں جو آپ کو بتائی گئی تھی" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں ـــ جب تک مجھے پوری تسلی نہ ہو جائے میں نہیں جا سکتا" سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران ان کے بے پناہ خلوص پر سر ہلا کر رہ گیا۔ اور وہ دونوں سرجن غوری کے ساتھ چلتے ہوئے مخصوص وارڈ کی طرف بڑھ گئے ـــ اور وہ چند لمحوں بعد وہ وارڈ کے ایک خصوصی کمرے میں پہنچ گئے۔ سر رحمان بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے بازو پر بینڈیج کی گئی تھی ویسے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔

"سر رحمان ـــ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی۔ مبارک ہو" سر سلطان نے قریب رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور سر رحمان مسکرا دیئے۔

"ڈیڈی ۔۔۔ فائرنگ کرنے والے کون تھے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میرا مسئلہ ہے ۔ میں نمٹ لوں گا" ۔۔۔ سر رحمان کی ضد ویسے ہی قائم تھی۔

"سر رحمان آپ پر حملہ صرف آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے ۔ مجھے صدر مملکت کو رپورٹ کرنی ہو گی ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اگر آپ کو کچھ معلوم ہو تو بتا دیں" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں دفتر میں موجود تھا کہ ایک کال آئی ۔ بولنے والا اپنے آپ کو پاورلینڈ کا ایجنٹ بتا رہا تھا لہجہ غیر ملکی تھا ۔ اس نے مجھ سے ایک سیکرٹ فائل طلب کی ۔۔۔ اور کہا کہ دفتر اٹھنے سے پہلے میں وہ فائل اپنے پاس منگوا لوں ۔ اور ساتھ کوٹھی لے جاؤں ورنہ مجھے قتل کر دیا جائے گا ۔ اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا ۔ میں نے پرواہ نہ کی پلازا بلڈنگ کے پاس اچانک ایک غیر ملکی ایک بلڈنگ کی سائیڈ سے نکلا اس کے پاس آٹومیٹک رائفل تھی ۔ اس نے مجھ پر فائر کھول دیا ۔۔۔ میں جھک گیا ۔ ایک گولی البتہ بازو میں یہ زخم کر کے گزر گئی" ۔۔۔ سر سلطان کے کہنے پر سر رحمان نے تفصیل بتا دی۔

"او کے ۔۔۔ آپ آرام کریں ۔ اب مجھے اجازت ۔ تم یہیں ٹھہرو گے" ۔۔۔ سر سلطان نے اٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں نے ابھی ڈیڈی کی ٹانگیں دبانی ہیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور سر سلطان تو بے اختیار ہنس پڑے ۔

البتہ سر رحمان نے ہونٹ بھینچ لئے ۔ سر سلطان ہنستے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ جب کہ عمران نے بڑے سعادت مندانہ انداز میں سر رحمان کی پنڈلی پر ہاتھ رکھے اور دبانا شروع کر دیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ کیا کر رہے ہو احمق" ۔۔۔ سر رحمان نے غصے سے کہا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ غصہ مصنوعی ہے اور شاید انہیں پہلی بار عمران کی اس سعادت مندی پر خوشگوار مسرت کا احساس ہو رہا ہے ۔

"احمق ہی کام کرتے ہیں ڈیڈی ۔ آخر آپ میرے ڈیڈی ہیں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔ اور سر رحمان شاید زندگی میں پہلی بار بے اختیار مسکرا دیئے ۔

"ادھر بیٹھو" ۔۔۔ اس بار سر رحمان نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کی مرضی ۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید وصیت میں میرا حصہ بڑھ جائے مگر ....." ۔۔۔ عمران نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ چکر ہے اس لئے سعادت مندی ہو رہی ہے" سر رحمان کا لہجہ اس بار واقعی غصیلا تھا۔

"ارے نہیں ڈیڈی ۔ آپ غلط سمجھے ہیں ۔ مجھے بھلا وصیت کے چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے ۔ میں آپ کا اکلوتا بیٹا ہوں ۔ ناخلف ہوں تو کیا ہوا ۔۔۔ میرا مطلب تھا کہ جن لوگوں نے آپ کو وصیت تک پہنچانے کی کوشش کی ہے میں انہیں تلاش کر رہا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم یہاں دوڑے چلے آؤ۔ اور یہ سلطان کو کس نے اطلاع دی ہے" ـــــ سر رحمان کے لہجے میں ناگواری تھی۔

"سر سلطان کو تو بڑی ہولناک اطلاع دی گئی تھی۔ بہر حال اللہ نے کرم کیا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور سر رحمان نے منہ بنا لیا۔

"ڈیڈی ـــ کیا واقعی کال کرنے والے نے پاور لینڈ کا نام لیا تھا" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ـــ کیوں" ـــــ سر رحمان نے چونک کر پوچھا وہ اب غور سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"کون سی فائل مانگی تھی انہوں نے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"سنو ـــ تمہارا میرے محکمے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے سرکاری باتیں مت کرو۔ اور جاؤ۔ میں کچھ دیر آرام کر کے چلا جاؤں گا" ـــــ سر رحمان نے سخت لہجے میں کہا اور اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے اب وہ مزید بات چیت کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔ عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ ہسپتال سے نکل کر اپنی کار کی طرف آ گیا ـــ اس کے ذہن میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ پاور لینڈ کا نام لینا اور پھر اس طرح کھلے عام سر رحمان پر ناکام حملہ کر دینا بات کچھ سمجھ میں نہ آتی تھی۔ پاور لینڈ جیسی تنظیم کو وہ اچھی طرح جانتا تھا ـــ ایسی تنظیمیں فائلیں اس طرح نہیں مانگا کرتیں پھر

آخر یہ کیا چکر ہے۔ اسی ادھیڑ بن میں وہ کار چلاتا ہوا دانش منزل پہنچ گیا۔

ابھی وہ آپریشن روم میں داخل ہی ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب۔ میں نے پہلے بھی فون کیا تھا لیکن پیغام نوٹ کرانا پڑا۔ عمران ہمارے ساتھ ......" ـــــ جولیا نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"مجھے معلوم ہے۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ سر رحمان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ وہ معمولی زخمی ہوئے ہیں۔ سر سلطان کو کسی نے ان کے شدید زخمی ہونے کی اطلاع دے دی تو انہوں نے عمران کو تلاش کیا۔ اور سلیمان سے پتہ کر کے ہوٹل فون کیا ـــ شدید زخمی کی اطلاع ملنے کی وجہ سے وہ تم لوگوں سے بات کئے بغیر ہسپتال چلا گیا" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا سر۔ یہ بات تھی۔ ہم سب عمران کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ ہم نے فنکشن بھی چھوڑ دیا۔ اور سب میرے فلیٹ میں آ گئے سر ـــ کس نے حملہ کیا ہے سر رحمان پر سر" جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ان پر حملہ پاور لینڈ کی طرف سے ہوا ہے۔ تم صفدر کو کہہ دو کہ وہ پلازا بلڈنگ کے ارد گرد کے علاقے میں جا کر تفتیش کرے۔ حملہ آور غیر ملکی تھا اور اس کے پاس آٹو میٹک رائفل تھی۔ اسے ٹریس کرنے

کی کوشش کرے " ___ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی
رسیور رکھ دیا۔

ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر
بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" عمران سے بات کراؤ۔ میں سلطان بول رہا ہوں "
سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

" میں عمران بول رہا ہوں " ___ عمران نے خلافِ توقع سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

" عمران ___ سر رحمان پر حملہ کرنے والے غیر ملکی کو سپرنٹنڈنٹ
فیاض نے گرفتار کر لیا تھا۔ لیکن وہ اس کی حراست سے فرار ہونے
میں کامیاب ہو گیا ہے۔ البتہ اس کی تلاشی لے لی گئی تھی۔ اس کے
پاس سے ایک رقعہ نکلا ہے ___ جس میں صدرِ مملکت اور میرے
علاوہ بڑے بڑے اعلیٰ عہدیداروں کے ناموں کی لسٹ موجود ہے
اس اطلاع پر صدر مملکت نے کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا
ہے ___ تم سپرنٹنڈنٹ فیاض سے وہ رقعہ حاصل کر لو۔ اور فوراً
اس گینگ کا پتہ چلاؤ " ___ سر سلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب آپ میں سے کسی کو وصیت
کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

سر سلطان کا فون ملنے پر اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرا گئی تھی۔

" صدر مملکت بے حد پریشان ہیں " ___ سر سلطان نے تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔

" انہیں تسلی دیں کہ فکر نہ کریں۔ ویسے وہ مس برٹ کیا واپس چلی
گئی ہیں " ___ عمران نے پوچھا۔

" مس برٹ ___ ہاں وہ تو چلی گئی ہیں۔ ویسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمیا
کے فرسٹ سیکرٹری اور صدر ایکریمیا کے دست راست کا فون آیا
تھا۔ انہیں تمہارے انکار پر بے حد رنج پہنچا ہے۔ اور وہ کہہ رہے
تھے کہ صدر ایکریمیا اس سلسلے میں براہِ راست ہمارے صدر سے
عنقریب بات کریں گے " ___ سر سلطان نے تفصیل بتلاتے ہوئے
کہا۔

" آپ صدر مملکت سے کہہ دیں کہ وہ ایکریمیا کے صدر پر واضح کر
دیں کہ اس طرح کے منفی حربے استعمال کر کے وہ کوئی فائدہ حاصل
نہیں کر سکتے ___ اور انہوں نے ڈیڈی پر اس طرح کا قاتلانہ حملہ کرا کر
انتہائی بزدلانہ کام کیا ہے " ___ عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ
ہو گیا۔

" کیا مطلب ___ میں سمجھا نہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو "
سر سلطان نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

" سر سلطان۔ مجھے یقین ہے کہ ڈیڈی پر حملہ ایکریمیا کی طرف سے
کرایا گیا ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح پاور لینڈ کا
نام سامنے آنے پر اور پوری ہٹ لسٹ بھاگنے والے غیر ملکی کی جیب
سے نکلنے پر ایکسٹو لازماً پاور لینڈ کے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا۔ کیونکہ میں

بادرلینڈ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ جتنی بڑی تنظیم ہے اس سے ایسے احمقانہ ڈرامے کی ایک فیصد بھی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ پہلے اعلیٰ عہدیدار کو فون کیا جائے کہ فائل لے کر چل پڑو ۔۔۔۔ اور پھر اس پہ ناکام حملہ کر دیا جائے۔ اور قاتل کو آسانی سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ہاتھوں گرفتار کرا دیا جائے تاکہ اس کی جیب سے ہٹ لسٹ نکل آئے۔ اور پھر لسٹ دے کر فرار ہو جائے ۔۔۔۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس حملہ آور کو کسی اور طریقے سے فیاض تک پہنچایا گیا ہو گا۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض صرف اپنے نمبر بنانے کے لئے گرفتاری کا ڈھونگ رچا رہا ہے" عمران نے واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں معلوم ہے کہ سر رحمان کا ایکسٹو سے یعنی تم سے کوئی تعلق ہے"۔۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں خاصی حیرت تھی۔

"نہیں ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یا تو یہ محض اتفاق ہے کہ پہلے ڈرامے کے لئے ڈیڈی کو منتخب کیا گیا یا پھر اس طرح انہوں نے علی عمران کو ٹریپ کرنا چاہا ہے۔ کیونکہ بہرحال علی عمران ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ہے ۔۔۔ اور سر رحمان علی عمران کے ڈیڈی حقیقی ہیں۔ بہرحال سیکرٹ سروس کے ممبرز کام کر رہے ہیں۔ جلد ہی اصل بات سامنے آ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ تمہارا تجزیہ درست معلوم ہوتا ہے۔ وہ جب لالچ دینے میں ناکام ہو گئے تو شاید یہاں کے کسی افسر نے ایسا یہ ڈرامہ بنایا ہو گا"۔۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے یہاں کے کسی افسر کا ہی ڈرامہ ہے۔ بہرحال اس سے ظاہر

ہوتا ہے۔ کہ ایکریمیا بادرلینڈ سے شدید خوفزدہ ہو گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اور اس سے ایکسٹو کی عظمت بھی سامنے آتی ہے کہ ایکریمیا کے نقطۂ نظر سے بادرلینڈ سے کامیاب ٹکر پوری دنیا میں ایکسٹو ہی لے سکتا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"انہوں نے خواہ مخواہ اتنا احمقانہ ڈرامہ کھیلنے کی تکلیف کی۔ میں تو بادرلینڈ سے پہلے ہی ٹکرا چکا ہوں۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا بھی مجھے علم ہے میں تو صرف اس لئے رک گیا تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے لئے ایک خصوصی ٹرانسمٹ فیوز کی ضرورت تھی ۔۔۔ اور وہ میں سرداور سے کہہ کر کافی تعداد میں تیار کرا رہا تھا۔ سرداور جیسے ہی انہیں مطلوبہ تعداد میں تیار کر لیں گے میں ٹیم لے کر چل پڑوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اگر ایسی بات تھی تو تم نے خواہ مخواہ اتنی اچھی آفر سے انکار کر دیا۔ تم نے تو بہرحال بادرلینڈ سے ٹکرانا ہی تھا۔ اس میں پاکیشیا کا بھی کچھ فائدہ ہو جاتا"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ پھر اسی چکر میں الجھ گئے۔ میں نے آپ کو سمجھایا تو تھا کہ میں کسی کے دیئے ہوئے لالچ کے تحت کوئی کام نہیں کرتا۔ بادرلینڈ نے میرے ملک کے چار سائنسدان اغوا کر لئے ہیں۔ اس لئے بادرلینڈ سے میرا ٹکراؤ ناگزیر ہے ۔۔۔ مجھے اپنے چار سائنسدان پوری دنیا کی دولت سے زیادہ عزیز ہیں۔ اس لئے میں ان کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے یا تو ملک کے سائنسدان واپس لاؤں گا یا پھر ملک کی خاطر اپنی جان دے دوں گا"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔

"اوہ اچھا ___ واقعی مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔ بہرحال میں صدر مملکت سے بات کر لوں گا۔ انہیں تسلی دے دوں گا"

سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سر سلطان کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ کہ سر سلطان پاکیشیا کو ملنے والے کسی بھی فائدے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے ___ جس طرح عمران پاکیشیا کی سلامتی اور عزت کے لئے جان لڑا دیتا ہے۔ اسی طرح سر سلطان کو پاکیشیا کا فائدہ بھی ہر صورت میں منظور ہے۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ اب وہ صدر مملکت سے بات کریں گے ___ اور پھر وہ ایکریمیا کو یقین دلا دیں گے کہ ایکسٹو اپنے طور پر پاور لینڈ سے ٹکرا رہا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ ملکی سطح پر وہ آپس میں کیا بات چیت کرتے ہیں۔ اس سے عمران کا کوئی تعلق نہ تھا ___ اور عمران جانتا تھا کہ ایکریمیا کے لئے اتنی تسلی ہی کافی تھی کہ ایکسٹو پاور لینڈ سے ٹکرائے گا۔ باقی ایکریمیا اپنے طور پر پاور لینڈ کے خلاف کیا کریں گے اس سے عمران کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس نے کریڈل دبا کر دوبارہ جولیا کے نمبر ڈائل کئے۔

"جولیا سپیکنگ" ___ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ ایکسٹو سپیکنگ" ___ عمران نے پوچھا۔

"سر۔ ابھی چند لمحے پہلے صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ حملہ آور کو چند غیر ملکی راہگیروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا تھا اور پولیس سے وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض تک پہنچا۔ لیکن پھر وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی حراست سے فرار ہو گیا ___ صفدر نے اپنے طور پر تفتیش کی ___ تو

سر یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے کہ حملہ آور غیر ملکی کا تعلق ایکریمین سفارت خانے سے ہے۔ اس کا جو حلیہ بتایا گیا ہے۔ وہ ایکریمین سفارت خانے کے ایک رکن سے ملتا ہے ___ اور صفدر اس رکن کو ذاتی طور پر جانتا ہے۔ اس کے علاوہ سر۔ صفدر نے یہ بھی تفتیش کی ہے کہ جن غیر ملکی راہ گیروں نے اُسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا۔ ان کا تعلق بھی ایکریمین سفارت خانے سے تھا۔ کیونکہ چند مقامی راہ گیروں نے انہیں ایکریمین سفارت خانے کی کار میں ہی بیٹھ کر واپس جاتے ہوئے دیکھا تھا" ___ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے پہلے سے ہی اس کا اندازہ تھا۔ اچھا مزید تفتیش کی ضرورت نہیں۔ تم سب ممبرز کو کہہ دو کہ وہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر پر مشن کے لئے جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ عنقریب انہیں اس مشن پر بھیجا جائے گا" ___ عمران نے کہا۔

"اوہ ___ اچھا سر ___ ٹھیک ہے سر" ___ جولیا نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر وہ سر داور کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ تاکہ ان سے ٹرانسمٹ فیوز کی تیاری کے بارے میں بات چیت کر سکے۔

انٹر کام کی گھنٹی بجتے ہی ہنری نے بٹن دبا دیا۔ انٹر کام کے
ساتھ منسلک چھوٹی سی سکرین پر لیڈی ایشلے کی تصویر ابھر آئی۔
" ہیلو ہنری ـــ کیا رپورٹ ہے "ـــ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔
" تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں لیڈی ایشلے۔ اب آپ جس وقت
کہیں ایک بٹن دبا کر ہیڈ کوارٹر کا ٹارگٹ بدل دیا جائے گا "۔
ہنری نے جواب دیا۔
" میں نے بھی ساجان سنٹر میں تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تمہیں
اندازہ ہے کہ ٹرانسمٹ فیوز عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساجان
سنٹر کے کس حصے میں پہنچائے گا تاکہ میں وہاں خصوصی چیک اپ کے
انتظامات کر لوں "ـــ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔
" نو میڈم۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ٹارگٹ کا ایریا خاصا وسیع ہے۔
اس لئے معلوم نہیں کہ جس وقت عمران ٹرانسمٹ فیوز آن کرے

ٹرانسمٹ ریز کہاں مرتکز ہو جائیں۔ آپ کو البتہ وہاں کافی وسیع
فاصلے تک چیکنگ رکھنی چاہئے "ـــ ہنری نے کہا۔
" وہ تو میں نے کر لی ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایک بار انہیں
آنے دو۔ ایسی عبرتناک سزا دوں گی کہ ان کی روحیں بھی صدیوں
تک بلبلاتی رہیں گی "ـــ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔
" ہیلو ہیلو ـــ میں ترمذی بول رہا ہوں "ـــ اچانک ہنری
کے کان میں ترمذی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین
کے ایک کونے میں ترمذی کی تصویر ابھر آئی۔
" ہیلو ڈیئر ـــ میں ایشلے بول رہی ہوں۔ تمہاری طرف سے کوئی
اطلاع نہ تھی "ـــ لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔
" میں کام میں مصروف تھا۔ مشینری انتہائی پیچیدہ اور نازک تھی۔
اس لئے اس کی لوڈنگ اور پیکنگ میں خاصا وقت لگ گیا۔ اور
مجھے یہاں ایکریمیا میں ایک اور اطلاع ملی ہے۔ میں نے اسی لئے تم
سے رابطہ کیا ہے "ـــ ترمذی نے کہا۔
" کیا اطلاع ہے مسٹر ترمذی "ـــ اس بار ہنری نے بے چین
لہجے میں کہا۔
" ہمارے ریڈیا وے کے چھوٹے تجربے نے ایکریمیا کو خاصا خوفزدہ
کر دیا ہے۔ اور ان کی تمام ایجنسیاں اس کی چھان بین کے لئے کام
کر رہی ہیں ـــ مجھے ملنے والی اطلاعات کے مطابق انہوں نے
پاور لینڈ کا نام تلاش کر لیا ہے۔ وہاں ایک آدمی ایسا ان کے
ہاتھ لگ گیا ہے جس سے انہوں نے سائنٹفک مشینری کے ذریعے

معلومات اگلوا لیں۔ اس طرح انہیں ریڈیا در کی اہمیت کا کسی حد
تک اندازہ ہو گیا۔ اور ساتھ ہی انہیں پاور لینڈ کا علم بھی ہو گیا۔
اور اس کے ساتھ ہی ایک اور بات ہوئی کہ انہیں اس بات کی
اطلاع بھی مل گئی کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس پاور لینڈ سے ٹکرا
چکی ہے ۔۔۔ وہ شاید پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے پہلے سے
ہی معترف چلے آرہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے چیف کو پاور لینڈ سے ٹکرانے کے لئے حکومتی سطح پر
زبردست آفرز کی ۔۔۔ جدید ترین دفاعی اسلحہ دینے اور قرضے
کی معافی کی آفرز" ۔۔۔ ترمذی نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔
" اوہ ۔۔۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اب تو پاکیشیا والے اور زیادہ
تیز ہو جائیں گے" ۔۔۔ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" سنو تو سہی ۔۔۔ اصل اور دلچسپ بات تو میں اب بتانے لگا
ہوں۔ اس قدر زبردست آفرز کے باوجود ایکسٹو نے پاور لینڈ
سے ٹکرانے سے معذرت کر لی" ۔۔۔ ترمذی نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے
ہوئے کہا۔
" معذرت کر لی ۔۔۔ وہ کیوں" ۔۔۔ ہنری کے لہجے میں شدید
حیرت تھی۔
" ظاہر ہے کرنی ہی تھی۔ ان کو پتہ چل گیا ہو گا کہ پاور لینڈ واقعی
پاور لینڈ ہے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پُرمسرت اور فاتحانہ انداز
میں کہا۔
" نہیں لیڈی ایشلے۔ یقیناً ایسا نہیں ہو گا۔ پاکیشیا والے

جب ہمارے ٹرانسمٹ فیوز تک پہنچ چکے ہیں وہ اسے بنا چکے ہیں۔
بارکر کی صورت میں ہمیں تحفہ بھیج کر اس کا عملی ثبوت بھی دے چکے
ہیں ۔۔۔ اس کے بعد ان کے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
کوئی اور چکر ہو گا" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔
" اور چکر کیا ہو سکتا ہے۔ مجھے سمجھاؤ" ۔۔۔ ترمذی اور لیڈی
ایشلے نے بیک وقت کہا۔
" مسٹر ترمذی۔ کہیں انہیں ریڈیا در کے تجربے کا تو علم نہیں ہو
گیا۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سوچا ہو کہ براہِ راست کام کر کے
وہ اس ایجاد کو اپنے ملک کے لئے لے اڑیں ۔۔۔ اس طرح ان کا
ملک دفاعی لحاظ سے انتہائی طاقتور ہو جائے گا" ۔۔۔ ہنری نے
کہا۔
" نہیں ۔۔۔ اول تو ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ
ریڈیا در دفاعی لحاظ سے بے کار ہے۔ اسے کسی بھی ملک میں استعمال
کے لئے وہاں لیبارٹری قائم کرنی پڑتی ہے۔ تم خود جانتے ہو کہ پاکیشیا
کے دارالحکومت پر اسے بڑے پیمانے پر استعمال کرنے کے لئے
ہمیں لیبارٹری قائم کرنی پڑ رہی ہے" ۔۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔
" ہاں آپ کی بات بالکل درست ہے۔ لیکن پھر آخر انکار کی کیا
وجہ ہو سکتی ہے" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔
" وجہ کچھ بھی ہو۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میں وہاں لیبارٹری
قائم کر کے جب ریڈیا در استعمال کروں گا تو پاکیشیا کے دارالحکومت
کے ساتھ ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ساتھ ہی دفن ہو

جلئے گی" ——— ترمذی نے کہا۔

"تو پھر ٹارگٹ تبدیل کرنے کا پروگرام کینسل کر دیا جائے"
ہنری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— تم پروگرام تبدیل نہ کرو۔ ہو سکتا ہے اس میں بھی کوئی چکر ہو۔ اور ایسی اطلاعات ترمذی تک خاص طور پر پہنچائی گئی ہوں تاکہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ اپنا وار کر لیں۔ ہمیں اس وقت تک اپنے پروگرام پر مکمل عمل کرنا چاہیئے جب تک پاکیشیا کا دارالحکومت ریڈیاور سے خاک کا ڈھیر نہ بن جائے ——— اور اس بات کی مکمل طور پر تصدیق نہ ہو جائے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں" ——— لیڈی ایشلے نے زور دے کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا ہی ہونا چاہیئے"
ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہر حال ٹھیک ہے۔ کب ٹارگٹ تبدیل کر رہے ہو"
ترمذی نے کہا۔

"جس وقت آپ لوگ کہیں۔ میری طرف سے تمام انتظامات مکمل ہیں" ——— ہنری نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آج رات بارہ بجے ٹارگٹ بدل دو"
ترمذی نے کہا اور اس کی تائید لیڈی ایشلے نے بھی کر دی۔

"سوچ لیجئے۔ آپ دونوں۔ کیونکہ ٹارگٹ بدل جانے کے بعد۔ ہیڈکوارٹر آپ لوگوں سے بالکل کٹ جائے گا۔ صرف ٹرانسمیٹر پر ہی بات چیت ہو سکے گی" ——— ہنری نے کہا۔

"ہم نے اپنے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تم بے فکر رہو۔ اور ہیڈکوارٹر کو فوراً محفوظ کر دو۔ کہیں وہ شیطان آنہ دھمکے۔ اور ہم پروگرام ہی بناتے رہ جائیں" ——— ترمذی نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے۔ رات بارہ بجے ہیڈکوارٹر کا رابطہ پوری دنیا سے کٹ جائے گا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ یہ انتظام صرف چار ہفتوں کے لئے ہے ——— اس کے بعد مشینری خود بخود اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرے گی اور اس کے بعد اسے دوبارہ تبدیل نہ کیا جا سکے گا۔ اس لئے جو کچھ ہونا چاہیئے انہی چار ہفتوں میں ہو جانا چاہیئے" ——— ہنری نے باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔

"ہمیں معلوم ہے تم بے فکر رہو۔ میں ان چار ہفتوں میں ریڈیاور کی لیبارٹری قائم کر لوں گا۔ اگر اس دوران عمران یہاں آیا تو اس کا خاتمہ لیڈی ایشلے کرے گی ——— اور اگر نہ آیا تو پھر چار ہفتوں بعد دارالحکومت سمیت وہ راکھ کا ڈھیر بن چکا ہو گا" ——— ترمذی نے کہا۔

"لیڈی ایشلے ——— آپ خاص طور پر محتاط رہیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ عمران لازماً ہیڈکوارٹر آئے گا۔ اور ظاہر ہے آپ کے پاس پہنچے گا۔ اور آپ وہاں اکیلی ہوں گی۔ ہم صرف آپ کو مشورہ دے سکیں گے ——— عملی طور پر آپ کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے"
ہنری نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اس بار عمران کو آنے دو پھر دیکھنا اس کا کیا حشر ہوتا ہے" ——— لیڈی ایشلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی سکرین صاف ہو گئی۔ اور رابطہ ختم ہو گیا۔
ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انٹرکام کا بٹن آف
کر دیا ____ اور اس کے بعد اس نے اپنے آدمیوں کو رات بارہ
بجے ٹارگٹ تبدیل کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور
کریڈل پر رکھ دیا۔ سر داور نے اُسے بتایا تھا کہ مطلوبہ تعداد
میں ٹرانسمٹ فیوز تیار ہونے میں ابھی تین روز لگیں گے ____ اور
ظاہر ہے ٹرانسمٹ فیوز کے بغیر وہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر نہ
پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے یہ تین روز گزارنے ضروری تھے۔
"میرے خیال میں ڈیڈی پر حملہ کرنے والوں کو اگر تین روز میں
سبق دے دیا جائے تو بہتر رہے گا۔ تین دن بھی آسانی سے گزر
جائیں گے ____ اور انہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ حملے کی کیا قیمت

پڑتی ہے" ____ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور
اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار وہ صفدر کے
نمبر ڈائل کر رہا تھا۔
"صفدر سپیکنگ" ____ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز رسیور
پر سنائی دی۔
"صفدر یار جنگ کہا کرو۔ یہ کیا۔ صفدر سپیکنگ۔ پورا نام
لیا کرو۔ تاکہ سننے والے کو پتہ چلے کہ اس کا واسطہ کسی ایک آدمی
سے نہیں بلکہ پورے توپ خانے سے پڑ رہا ہے" ____ عمران نے
منہ بناتے ہوئے اصل آواز میں کہا۔
"آپ نے یار جنگ کا ترجمہ توپ خانہ خوب کیا ہے عمران صاحب۔
لیکن میرا نام تو صفدر سعید ہے۔ یہ یار جنگ کہاں سے ٹپک پڑا"
صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
"لفظ سعید کے معنی جانتے ہو۔ پھر تو تمہارا نام صفدر سعید کی
بجائے تقریب سعید ہونا چاہیئے۔ ویسے یار صفدر۔ یہ نام خاصا
خوش بخت رہے گا ____ ہر شادی کارڈ پر تمہارا نام لکھا ہو گا۔
اور تم جانتے ہو روزانہ شہر میں کتنی شادیاں ہوتی ہیں۔ میرے خیال
میں دنیا میں سب سے بڑا حرم ہی تمہارا ہو گا" ____ عمران کی زبان
چل پڑی۔
اور صفدر کے قہقہے اس بار اتنے بلند تھے کہ عمران کو بے اختیار
رسیور کان سے دور کرنا پڑا۔
"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ میں اتنے بڑے حرم کا کیا کروں گا اور

پھر ایسا جرم جس میں روزانہ سینکڑوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ نہ جناب۔ میں نہیں رکھ سکتا یہ نام" ____ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" تمہاری مرضی ____ ویسے اگر میں یہ مشورہ تنویر کو دیتا تو اس نے فوراً ہی قبول کر لینا تھا۔ اور نہ صرف قبول کر لیتا بلکہ مشورہ فیس بھی دے دیتا۔ بزرگ سچ کہتے ہیں مشورہ بھی کسی قدر دان کو دینا چاہئیے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" مشورہ فیس تو میں بھی دے سکتا ہوں۔ فرمائیے۔ کیا فیس ہے" صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" دس ٹن مکھیوں کے پر۔ بیس ٹن مچھروں کی ٹانگیں۔ پچاس ٹن بلیوں کی مونچھیں۔ شرط یہ کہ مونچھیں ساری سفید رنگ کی ہوں" ____ عمران نے باقاعدہ مشورہ فیس بتاتے ہوئے کہا۔

" خدا کی پناہ۔ یہ فیس تو آپ کو تنویر ہی دے سکتا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ البتہ اگر کوئی رعایت کر دیں تو شاید بات بن جائے" ____ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" دس دس گرام کم کر لو۔ بس اس سے زیادہ رعایت نہیں ہو سکتی۔ ورنہ حسن و شباب کی وہ دوا تیار نہ ہو سکے گی جو میں تیار کر کے تحفے کے طور پر مس جولیانا فٹز واٹر کو دینا چاہتا ہوں ____ بے چاری اب بوڑھی ہوتی جا رہی ہے۔ کل ہی مجھ سے کہہ رہی تھی کہ سر کا ایک بال سیاہ ہوتا جا رہا ہے" ____ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" بال سیاہ ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن سیاہ بال کا بڑھاپے سے کیا تعلق" ____ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" یار تم کس دنیا میں رہتے ہو۔ اب سفید بال جوانی کی نشانی بن چکے ہیں بلکہ نوجوان کی۔ اور کہتے ہیں سو سال عمر گزرنے کے بعد بال سیاہ ہونے لگ جاتے ہیں ____ اور سو سال عمر میرے خیال میں بڑھاپے کی نشانی بن سکتی ہے" ____ عمران نے کہا۔ اور اس بار بھی صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" اس بار آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں آج کل تو بارہ سال کے بچے کے سر میں بھی سفید بال نظر آنے لگ گئے ہیں" صفدر نے کہا۔

" اسی لئے تو میں جولیا کو حسن و شباب کی ایسی دوا بنا کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بال سفید ہی رہیں۔ سیاہ ہوں ہی ناں۔ لیکن اب کیا کیا جائے پاکیشیائی سیکرٹ سروس جس کی ساری دنیا میں دھوم ہے کہ ہر ناممکن کو ممکن بنا لیتی ہے۔ وہی اس دوا کے اجزا نہیں پورے کر سکتی" ____ عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ واقعی کئی روز سے فارغ بیٹھے بیٹھے اب ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کہ ہم مکھیوں کے پر اور مچھروں کی ٹانگیں تلاش کرنا شروع کر دیں" ____ صفدر نے کہا۔

" فارغ ____ لیکن ابھی وہ تمہارا باس کہہ رہا تھا کہ صفدر کام میں مصروف ہے۔ ڈیڈی پر قاتلانہ حملے کے مجرموں کو تلاش کرتے کرتے ایکریمین سفارت خانے کے اندر سے ہو آیا ہے"

عمران نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ــــ میں سمجھ گیا۔ تو آپ انہیں ٹریس کرنا چاہتے ہیں" ــــ صفدر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یار ابھی تو تم فراغت کا رونا رو رہے تھے۔ اور شاید تین چار روز بعد فراغت کا لفظ ہماری ڈکشنریوں سے ہمیشہ کے لئے کٹ جاتا ــــ اس لئے میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں ڈیڈی کو ہی خوش کر دیا جائے۔ ہو سکتا ہے واقعی خوش ہو جائیں اور وصیت میں سلیمان کے نام لکھی جانے والی ہماری جائیداد میں سے کچھ میرے نام بھی لکھ ہی ڈالیں" ــــ عمران نے کہا۔

"سلیمان کے نام ساری جائیداد ــــ کیا مطلب" صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس کچھ نہ پوچھو۔ اس عمر میں آدمی کو اولاد سے زیادہ باورچی سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو سلیمان مجھے تو مونگ کی دال پر ٹرخا دیتا ہے ــــ لیکن ڈیڈی کو ایسے ایسے حریرے بنا کر دیتا رہتا ہے کہ بس۔ اور ان حریروں کی تیاری میں جائیداد یوں سمٹتی جا رہی ہے کہ آخر میں صرف وصیت نامہ ہی رہ جائے گا جائیداد غائب ہو جائے گی" ــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا اچھا ــــ تو یہ ہے اس وصیت نامے کی حقیقت۔ میں سمجھا تھا۔ شاید سر رحمان نے غصے میں آ کر ساری جائیداد سلیمان کے نام لکھ دی ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"وہ تو شاید لکھ بھی دیتے لیکن وہ میری اماں بی ہیں ناں۔ وہ بڑی سخت طبیعت کی ہیں۔ اور ڈیڈی بھی ہر بڑے افسر کی طرح صرف اپنی بیگم سے ڈرتے ہیں" ــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور صفدر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا اگر تمہیں ہنسنے سے فرصت مل جائے تو ایکریمین سفارت خانے کے سامنے کیفے ایگزینڈر میں پہنچ جانا" ــــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھا۔ اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو لباس بدلا ہوا تھا اور میک اپ کے مطابق وہ کوئی ایکریمین لگ رہا تھا ــــ دانش منزل کے نظام کو آٹومیٹک کر کے وہ کار لے کر باہر آ گیا۔ اس کا رخ کیفے ایگزینڈر کی طرف تھا۔

جب وہ کیفے ایگزینڈر میں داخل ہوا تو اس نے صفدر کو پہلے سے ایک خالی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید فون سنتے ہی ادھر کو چل پڑا تھا ــــ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

"یار اس طرح گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو۔ میری شکل بدلی ہے صنف تو نہیں بدل گئی" ــــ عمران نے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ اس بار تو بالکل ہی نئے میک اپ میں ہیں۔ میں تو بالکل نہیں پہچان سکا" ــــ صفدر نے مسر

ہلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور ہاں ـــ لیکن ایک بات، تو بتاؤ۔ باس اس بار کیوں خاموش ہو گیا ہے۔ اس نے ان حملہ آوروں میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ حالانکہ ایک سرکاری آدمی پر حملہ ہوا ہے" ـــ صفدر نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

اور عمران دل ہی دل میں اس کی ذہانت پر داد دینے لگا۔ صفدر واقعی ذہین آدمی تھا۔ اس لئے وہ فون پر باس کا لفظ عمران کے منہ سے سن کر مشکوک ہو گیا تھا کہ کہیں عمران ہی تو باس نہیں ہے۔

"یار تم اپنے باس کی عادت جانتے ہو۔ ڈیڈی پر حملہ اس کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ انٹیلی جنس اور پولیس کا کام ہے۔ بس اتنی مہربانی اس نے کر دی ہے کہ اپنی ابتدائی تفتیش کی تفصیل مجھے بتا دی۔ کہ آخر میرے ڈیڈی پر حملہ ہوا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔ واقعی عمران کی بات درست تھی۔ باس ایسا ہی اصول پسند آدمی تھا۔

"تو آپ پرائیویٹ طور پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن میں تو سرکاری آدمی ہوں" ـــ صفدر نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

"یار حصہ لے لینا۔ دل چھوٹا نہ کرو" ـــ عمران نے کہا۔

"حصہ ـــ کیسا حصہ" ـــ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس فیس کا جو میں مجرم کو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کرنے کی وصول کروں گا۔ اور فیس بھی موٹی ملے گی کیونکہ ڈیڈی کا پارہ

یقیناً آسمان پر ہوگا اور بے چارہ سوپر فیاض فرش نشین" عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا اچھا ـــ اب سمجھا۔ تو آپ کو اپنے ڈیڈی سے کوئی ہمدردی نہیں۔ مسئلہ سوپر فیاض سے فیس کی وصولی کا ہے" صفدر نے کہا۔

"ڈیڈی کو بھی مجھ سے ہمدردی نہیں ہے۔ میں بھوکا مروں یا بھیک مانگوں۔ انہیں بس حریرہ کھانے سے مطلب" ـــ عمران نے کہا۔

"یہ آج آپ کو حریرے کی گردان کیسے یاد آ گئی" ـــ صفدر نے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ویٹر ان کے سر پر آ پہنچا۔

"آرڈر سر" ـــ ویٹر نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا۔

"کوک لے آؤ" ـــ صفدر نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور ویٹر منہ بنا کر واپس چلا گیا۔ شاید اسے اتنے سستے آرڈر کی توقع نہ تھی۔

اسی لمحے ایک ایکریمی کیفے میں داخل ہوا تو صفدر چونک پڑا۔

"کیا ہوا" ـــ عمران نے اسے چونکتے دیکھ کر پوچھا۔

"یہ وہی آدمی ہے جس نے سر رحمان پر حملہ کیا تھا۔ اسی کا حلیہ بتایا گیا تھا یہ ایکریمین سفارت خانے کا ملازم ہے۔ خاصا عیاش طبع آدمی ہے" ـــ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ

آدمی اس دوران کونے کی ایک میز پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تمہارا کیسے واقف ہے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ایک تقریب میں ملاقات ہوگئی تھی۔ پھر اکثر ہوٹلوں میں ہیلو ہیلو ہوتی رہی۔ مجھے اس کا حلیہ خصوصی طور پر اس لئے یاد رہ گیا۔ کہ اس کا ایک ابرو درمیان سے کٹا ہوا ہے جو خاصا بدنما لگتا ہے۔۔۔ اور یہی حلیہ حملہ آور کا اور گرد کے دکانداروں نے بتایا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ویٹر نے اسی دوران کوک کی بوتلیں ان کے سامنے لا کر رکھ دیں۔

"آؤ بوتلیں لے آؤ۔ تم نے مجھے اسی کیفے میں ملنے والا واقف بتانا ہے۔ اور چونکہ میں نے تم سے فرمائش کی ہے کہ مجھے سفارت خانے کے کسی افسر سے ملا دو۔ تو تم مجھے اس سے ملانے لے جا رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے اُسے تفصیل بتائی اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

اور پھر وہ دونوں اپنی بوتلیں ہاتھ میں پکڑ کر کرسی سے اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اس میز کی طرف بڑھ گئے جس پر وہ ایکریمین اکیلا بیٹھا شراب کی چسکیاں لے رہا تھا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ صفدر نے قریب جا کر کہا۔ اور وہ صفدر کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"اوہ۔ ہیلو۔۔۔ آپ اور یہاں"۔۔۔۔ غیر ملکی نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"میں ایک دوست سے ملنے یہاں آیا تھا کہ یہ صاحب مل گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں ایکریمین سفارت خانے کے کسی ذمہ دار آدمی سے ملنا ہے۔۔۔ لیکن یہ کسی وجہ سے سفارت خانے کے اندر نہیں جانا چاہتے۔ مجھے تو اس کا علم نہیں کہ یہ کیا چکر ہے۔ بہرحال آپ نظر آ گئے تو میں نے سوچا کہ آپ سے انہیں ملا دوں اس کے بعد آپ دونوں ہم وطن ہیں آپس میں جانیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو۔۔۔ رابرٹ کلارک میرا نام ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جیمسن ہے۔ فرمائیے۔ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ میرا تعلق سفارت خانے سے ہے"۔۔۔۔ جیمسن نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا مسٹر ساعید آپ کا شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے خالصتاً ایکریمیوں کے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر واپس مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے سے باہر کی طرف مڑ گیا۔

عمران اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"مسٹر جیمسن۔۔۔ آپ سفارت خانے میں کس عہدے پر کام کرتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بس ملازم ہوں یہی سمجھ لیجئے"۔۔۔۔ جیمسن نے گول مول سا جواب

دیا۔
"سنئیے ۔۔۔ میں ڈیفنس سیکرٹری مسٹر راجر کا خصوصی نمائندہ ہوں
اس سے پہلے مس برٹ یہاں آئی ہیں ۔ اور مس برٹ کی رپورٹ کے بعد
مجھے بھیجا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ ۔۔۔ آپ ۔۔۔ لیکن آپ اس طرح کیسے گھوم رہے ہیں ۔ آپ
کی آمد کی اطلاع تو یہاں فرسٹ سیکرٹری مسٹر فرینکلن کو ضرور ہونی
چاہیئے ۔ لیکن ان کو تو علم ہی نہیں ۔ میں ان کا خاص آدمی ہوں"
جیمسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔
"انہیں اطلاع ہو جاتی تو پھر میرے یہاں آنے کا مقصد ہی فوت
ہو جاتا ۔ مجھے اس آپریشن کی خفیہ رپورٹ ڈیفنس سیکرٹری تک
پہنچانی ہے جو مس برٹ کی واپسی سے متعلق ہے ۔۔۔ اگر آپ مسٹر
فرینکلن کے خاص آدمی ہیں تو لازماً آپ جانتے ہوں گے" ۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"ہو سکتا ہے میں جانتا ہوں ۔ لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے ۔ کہ
آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ ہے" ۔۔۔ جیمسن نے مشکوک لہجے
میں کہا۔
"آپ کی بات بالکل درست ہے ۔ بلکہ میں تو کافی پہلے اس سوال
کا منتظر تھا ۔ صورت حال کے مطابق خصوصی کارڈ ساتھ نہیں رکھا جا
سکتا تھا ۔۔۔ لیکن اگر آپ کو واقعی اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے ۔ تو
آپ مجھے یہ باتیں بتانے کی بجائے براہِ راست ڈیفنس سیکرٹری
سے بات کر لیں ۔ میں ان سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر آپ کی بات کرا سکتا

ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ڈ ۔۔۔ ڈ ۔۔۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے براہِ راست بات
اور میں" ۔۔۔ جیمسن عمران کی بات سنتے ہی بُری طرح بوکھلا گیا ۔ اور
عمران اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ بھی جانتا تھا کہ جیمسن جیسے کم حیثیت کے
ملازم کے لئے براہِ راست ایکریمیا جیسی سپر پاور کے ڈیفنس سیکرٹری
سے بات کرنا واقعی بوکھلاہٹ کی بات تھی۔
"گھبرانے کی ضرورت نہیں مسٹر جیمسن ۔ یہ بھی سرکاری مسئلہ ہے ۔ اور
ہو سکتا ہے اس طرح آپ اعلیٰ سطح پر کوئی مقام حاصل کر لیں ۔ چانس ہی
انسان کو آگے لے جاتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے اُسے تسلی دیتے ہوئے
کہا۔
"اوہ ہاں ۔۔۔ بالکل ٹھیک ہے ۔ میں بات کر لوں گا ۔ یہ واقعی حیرت
انگیز چانس ہے کہ جو کچھ وہ پوچھنا چاہتے ہیں ۔ اس کا براہِ راست تعلق
بھی مجھ سے ہی ہے ۔ اور اس کی صحیح رپورٹ بھی میں ہی دے سکتا ہوں"
جیمسن نے اب مطمئن لہجے میں کہا ۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔
بلکہ اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔
"سوچ لیجئے ۔ بہرحال اعلیٰ سطح کا معاملہ ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اوہ ۔۔۔ آپ فکر نہ کریں ۔ کہاں جانا ہو گا" ۔۔۔ جیمسن کو اب
اعلیٰ سطح پر اپنا مقام بنتا صاف دکھائی دے رہا تھا اس لئے وہ کچھ زیادہ
ہی پرجوش ہو گیا تھا۔
"یہاں ایک صاحب ہیں رانا تیمور علی صندوقی بہت بڑے جاگیر دار
ہیں ان کی حویلی ہے ۔ وہ ایکریمیا کے خاص آدمی ہیں ۔ میں ان کی حویلی

میں رہ رہا ہوں - آپ کو وہاں چلنا ہوگا کیونکہ وہ بات کرنے کے لئے محفوظ جگہ ہے" ---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلیئے" ---- جیمسن نے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے رکھا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تو عمران کی توقع سے بھی زیادہ پرجوش لگ رہا تھا۔

عمران سر ہلاتا ہوا اسے ساتھ لئے کیفے سے باہر نکلا اور ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کار بھی رانا صاحب کی ہے" ---- عمران نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اور خوب صورت اور جدید ماڈل کی کار دیکھ کر جیمسن نے سر ہلا دیا۔ اب اسے رانا تیمور علی صندوقی کی جاگیرداری پر کچھ زیادہ ہی یقین آ گیا تھا۔

اور چند لمحوں بعد عمران اسے کار میں بٹھلائے رانا ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے صفدر کی کار کو اپنے تعاقب میں آتے ہوئے دیکھا۔ لیکن خاموش رہا ---- کیونکہ اب صفدر کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اتفاق سے کام خود ہی ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر جا کر روکی۔ اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں تین بار دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف نے باہر جھانکا۔

"عمران ---- پھاٹک کھولو" ---- عمران نے دبے لہجے میں کہا۔ تاکہ کار میں بیٹھے ہوئے جیمسن تک آواز نہ پہنچ سکے۔ اور جوزف ایک لمحے کے لئے چونکا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر غائب ہو گیا۔ جب کہ عمران

واپس ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔

"یہ تو کوئی حبشی ہے" ---- جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایک اور بھی ہے۔ یہ رانا صاحب کے باڈی گارڈ ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھلا اور عمران کار اندر لیتا چلا گیا۔

"یہ تو بہت بڑی حویلی ہے" ---- جیمسن اور بھی زیادہ مرعوب ہو گیا۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور کار پورچ میں جا کر روک دی۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں کھڑا جوانا غور سے عمران اور جیمسن کو دیکھنے لگا ---- کیونکہ وہ عمران کو اس میک اپ میں نہ پہچانتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے پھاٹک جوزف نے کھولا تھا۔ اور جوانا جانتا تھا کہ جوزف جیسا آدمی کسی غلط آدمی کے لئے پھاٹک نہیں کھول سکتا۔

"آیئے مسٹر جیمسن۔ اندر میرے کمرے میں آیئے" ---- عمران نے مسکرا کر عمارت کے اندر راہداری میں اشارہ کرتے ہوئے حیرت سے گم سم اور خاص طور پر جوانا کو دیکھتے ہوئے جیمسن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جیمسن سر ہلاتا ہوا عمران کے پیچھے چلتا ہوا راہداری میں سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"تشریف رکھیں" ---- عمران نے کہا۔ اور جیمسن خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتائیے۔ سر رحمان پر ڈرامائی حملہ کرنے کی پلاننگ کس نے سوچی تھی" ---- عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

اس بار وہ اپنے اصل لہجے میں بولا تھا۔

"کیا مطلب ـــــ کون ہو تم" ـــــ جیمسن یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ مسٹر جیمسن۔ اور شکر کرو کہ تمہاری گولیوں سے سر رحمان زیادہ زخمی نہیں ہوئے۔ ورنہ اب تک تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ ہو چکی ہوتی" ـــــ عمران کے لہجے میں خاصی تلخی عود کر آئی تھی۔

"تم کون ہو" ـــــ جیمسن نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"میں سر رحمان کا بیٹا ہوں۔ علی عمران۔ اور یہ دونوں میرے اسسٹنٹ ہیں۔ جوزف اور جوانا" ـــــ عمران نے کہا۔ البتہ دونوں کے نام اس نے خاصی بلند آواز سے کہے تھے۔ اور نتیجہ یہ کہ دوسرے لمحے وہ دونوں کھٹ سے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جوزف نے عمران کے متعلق جوانا کو بتا دیا تھا ـــــ اس لئے اس بار اس کی نظروں میں حیرت نہ تھی۔

"دیکھو جیمسن ـــــ یہ دونوں انسانی ہڈیاں توڑنے اور گوشت کے ریشے علیحدہ کرنے میں مہارت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر تم مجھے تفصیل بتا دو کہ اصل ڈرامہ کیا تھا اور کس نے یہ پلان بنایا ہے تو شاید میں تمہیں معاف کر دوں ـــــ ورنہ میں خاموشی سے باہر نکل جاؤں گا اور یہ دونوں تمہارا کیا حشر کرتے ہیں مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اور سنو۔ میرا تعلق ایکریمین سفارتخانے

سے ہے۔ مجھے سفارتی تحفظ حاصل ہے۔ اس لئے تم مجھ پر انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے" ـــــ جیمسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"پہلے بیٹھ جاؤ۔ اور میری بات اطمینان سے سنو۔ اس کے بعد فیصلہ کرنا تمہارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ ایکریمیا کے ڈیفنس سیکرٹری کی نمائندہ خصوصی مس برٹ کسی خاص مقصد کے لئے یہاں آئی ـــــ اس نے یہاں کی حکومت کو اس خاص مقصد کے حصول کے لئے آمادہ کرنا چاہا۔ لیکن حکومت نے کورا جواب دے دیا۔ اس کے بعد تم نے پلازا بلڈنگ کے پاس سر رحمان کی کار پر فائرنگ کی ـــــ سر رحمان معمولی زخمی ہوئے۔ تمہیں چند راہ گیروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اور وہاں سے تم انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس پہنچ گئے۔ تمہاری جیب سے ایک لسٹ برآمد ہوئی۔ جس میں صدر مملکت سے لے کر بڑے بڑے عہدیداروں کے نام تھے ـــــ اس حملے سے پہلے تم نے سر رحمان کو فون کر کے پاور لینڈ کے الفاظ کہے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی حراست سے تم فرار ہو گئے اور اطمینان سے سفارت خانے پہنچ گئے اور اب آزادانہ گھومتے پھر رہے ہو۔ بولو میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"

عمران نے بڑی تفصیل سے ساری بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں" ـــــ جیمسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مخصوص حلیہ ایسا ہے کہ تم ہزاروں میں نہیں چھپ سکتے۔ اس کے علاوہ جن راہ گیروں نے تمہیں پکڑا۔ وہ بھی ایکریمین تھے۔

اور پولیس کے حوالے کر کے وہ اکٹھے ہی سفارت خانے کی کار میں
بیٹھ کر گئے۔ اب بولو۔ اور یہ بھی سن لو کہ پاور لینڈ انتہائی خطرناک مجرم
تنظیم ہے ۔۔۔ اگر تم پاور لینڈ کے نمائندے ہو تو پھر تمہارا حشر اور
زیادہ عبرت ناک ہو گا "۔۔۔ عمران کا لہجہ آہستہ آہستہ سرد ہوتا جا رہا
تھا۔

" مجھے سفارت خانے فون کرنے دو۔ بتانے تم کون ہو۔ اور کیا کہہ
رہے ہو "۔۔۔ جیمسن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" جوزف اور جوانا ۔۔۔ اس نے ڈیڈی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ میں
اسے ہاتھ نہیں لگانا چاہتا ورنہ مسئلہ ذاتی انتقام کا پیدا ہو جائے گا۔
اس لئے اب تم دونوں نے اس سے اصل معلومات اگلوانی ہیں۔ بس
اتنا خیال رہے کہ اس کی سانس چلتی رہے۔ باقی کی فکر نہ کرنا "۔
عمران نے ایک طرف کھڑے جوزف اور جوانا سے کہا۔ اور پھر تیزی
سے اٹھ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ دوسرے لمحے
کمرے سے جیمسن کی ہولناک چیخ سنائی دی ۔۔۔ اور پھر تو جیسے کمرے
میں چیخوں کا طوفان امڈ آیا۔ لیکن عمران بڑے اطمینان سے دوسرے
کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ سر رحمان پر حملے کی
بہر حال کچھ نہ کچھ سزا تو جیمسن کو ملنی چاہیئے تھی ۔۔۔ اور پھر تھوڑی دیر
بعد جوزف دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

" وہ سب کچھ بتانے پر تیار ہے باس "۔۔۔ جوزف نے دانت
نکالتے ہوئے کہا۔

" یعنی ابھی اس کی زبان حرکت کر سکتی ہے "۔۔۔ عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جب وہ دوبارہ کمرے
میں داخل ہوا تو ٹھٹھک کر رک گیا۔ فرش پر جیمسن پڑا ہوا تھا۔ لیکن
اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں ۔۔۔ چہرہ بری طرح مسخ ہو
چکا تھا۔ سارے جسم پر زخم تھے۔ اور اس کا جسم یوں کانپ رہا تھا
جیسے رعشہ زدہ ہاتھ کانپتا ہے۔ جوانا اس کے منہ میں پانی انڈیل
رہا تھا۔

" واہ ۔۔۔ ہمارے ہاں بکری کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلاتے
ہیں۔ تمہارے ہاں شاید ذبح کرنے کے بعد پلانے کا رواج ہے "
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس ۔۔۔ یہ بول نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا پانی پلا ہی
دیا جائے "۔۔۔ جوانا نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

" تم نے شاید اسے فٹ بال سمجھ کر باقاعدہ میچ کھیلا ہے۔ کس نے
زیادہ گول کئے ہیں "۔۔۔ عمران نے جیمسن کے قریب پہنچ کر جھکتے
ہوئے کہا۔ جیمسن مسلسل کراہ رہا تھا۔

" ہاں تو مسٹر جیمسن عرف فٹ بال۔ فرمایئے۔ یا پھر میچ کا دوسرا
ہاف شروع کرا دیا جائے "۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم درندے ہو۔ یہ انسان نہیں درندے
ہیں "۔۔۔ جیمسن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

" افریقہ میں درندے ہی پائے جاتے ہیں مسٹر جیمسن۔ لیکن یہ
بات تم سر رحمان پر فائر کھولنے سے پہلے بھی سوچ سکتے تھے۔ آخر
گولیاں بھی تو انسانی جسم کو تکلیف ہی پہنچاتی ہیں ۔۔۔ یہ وٹامن کی گولیاں

تو نہیں ہوتیں کہ طاقت بخشیں ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مس برٹ نے سفارت خانے میں آکر ڈیفنس سیکرٹری سے بات کی تو ڈیفنس سیکرٹری نے فرسٹ سیکرٹری مسٹر فرینکلن سے کہا کہ وہ کسی اعلیٰ شخصیت پر حملہ کرائیں اور اس سے پہلے پاور لینڈ کا نام اچھالیں اس طرح حکومت ایکریمیا کا مقصد حل ہو جائے گا۔ چنانچہ مسٹر فرینکلن نے مجھے بلایا ۔۔۔۔ پھر مجھے کہا گیا کہ میں نے کار پر فائر کرنا ہے۔ لیکن یہ فائر صرف کار کے نچلے حصے پر ہونا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ حملے کا مقصد قتل نہیں بلکہ صرف دھمکانا ہے۔ پروگرام شاید پہلے ہی بن چکا تھا ۔۔۔۔ پھر سفارت خانے کی کار میں چند دوسرے آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر میں پلانا بلڈنگ پہنچ گیا۔ مجھے وہاں چھپا دیا گیا۔ جب وہ مطلوبہ کار نظر آئی تو مجھے اس کی نشاندہی کی گئی۔ میں نے باہر نکل کر اس پر فائر کھولا ۔۔۔۔ وہ الٹ گئی۔ پھر سفارت خانے کے افراد نے ہی منصوبے کے مطابق مجھے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا۔ بعد میں مجھے سی۔آئی۔ڈی کے حوالے کیا گیا۔ سی۔آئی۔ڈی کے سپرنٹنڈنٹ نے میری جیب سے لسٹ برآمد کی اور پھر مجھے بھگا دیا اس کے ساتھ مسٹر فرینکلن شاید پہلے ہی معاملہ طے کر چکے تھے۔ میں وہاں سے فرار ہو کر واپس سفارت خانے چلا گیا۔ بس اتنی سی بات ہے" ۔۔۔۔ جیمسن نے رک رک کر تفصیل بتائی اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اس کو اٹھا کر بیڈ پر ڈالو۔ اور اس کی ضروری مرہم پٹی کر دو۔ ابھی اس کا زندہ رہنا ضروری ہے" ۔۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے

مخاطب ہو کر کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل کر واپس اپنے مخصوص کمرے میں آگیا۔ اس نے رسیور اٹھایا۔ اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض آف سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ" فیاض کی تحکمانہ آواز رسیور پر ابھری۔

" میں ایکریمین سفارت خانے سے بول رہا ہوں۔ آپ کو ہمارے معاملے میں زیادہ پریشانی تو نہیں ہوئی" ۔۔۔۔ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔۔۔۔ وہ باس پر حملے والا معاملہ آپ نے تو مجھے کہا تھا۔ کہ حملہ صرف ڈرامہ ہو گا لیکن باس زخمی ہو گئے۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ مجرم میری حراست سے فرار ہوا ہے اسلئے مسئلہ انتہائی خراب ہو گیا ہے۔ آپ کو مزید خرچ کرنا پڑے گا" ۔۔۔۔ فیاض نے اپنی لالچی طبیعت سے مجبور ہوتے ہوئے کہا۔

" لیکن مسٹر فیاض ۔۔۔۔ آپ کو پہلے ہی انتہائی بھاری رقم ادا کی گئی تھی۔ ورنہ ہم چاہتے تو ویسے بھی اُسے چھوڑ سکتے تھے"۔ عمران نے کہا۔

" ہونہہ ۔۔۔۔ بھاری رقم ۔۔۔۔ دس ہزار ڈالر بھاری رقم ادا کی گئی تھی۔ معاملہ ڈائریکٹر جنرل کے زخمی ہونے کا ہے" ۔۔۔۔ فیاض نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے۔ آپ ڈائریکٹر جنرل کو بتا دیں کہ آپ نے رقم لے کر مجرم کو چھوڑا تھا۔ وہ آپ کو مزید رقم دے دیں گے گڈ بائی"۔

عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت بھری چمک تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ فیاض اب بیٹھا ایکریمین سفارت خانے کو گالیاں دے رہا ہوگا ——— چند لمحے انتظار کرنے کے بعد اس نے ریسیور اٹھایا۔ اور دوبارہ سوپر فیاض کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— سپرنٹنڈنٹ فیاض آف سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ" اس بار فیاض کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید ابھی تک وہ غصے کے عالم سے باہر نہ آیا تھا۔

"آہستہ بولا کرو یار ——— میرے خیال میں اب تمہیں اپنے کانوں کا معائنہ کرانا چاہیئے۔ صرف بہرے ہی اتنے زور سے بولتے ہیں۔ اور ہاں۔ ساتھ ساتھ دماغ کا بھی معائنہ کرا لینا۔ شاید تمہاری یادداشت ختم ہوتی جا رہی ہے جو ہر بار اپنا عہدہ تمہیں یاد رکھنے کے لئے دوہرانا پڑتا ہے" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"تم ——— تم نے فون کیوں کیا ہے" ——— سوپر فیاض نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ ڈیڈی پر قاتلانہ حملے کا مجرم تمہاری حراست سے فرار ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں اب تمہیں کہیں شادی دفتر کھولنا پڑے گا ——— یا پھر کسی یتیم خانے کا منیجر بننا ہوگا۔ نوکری تو تمہاری رہ نہیں سکتی" ——— عمران نے کہا۔

"مجرم حراست سے فرار ہو بھی جاتے ہیں۔ میں اُسے تلاش کر رہا ہوں۔ تمہارے ڈیڈی نے تو مجھے انتہائی سخت وارننگ دے

دی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مسئلہ ختم ہو گیا کیونکہ کیس ہی میرے محکمے سے ٹرانسفر ہو گیا۔ اب جان بچ جائے گی" فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ ڈیڈی نے تمہیں بولنے کے قابل کیسے چھوڑا" ——— عمران نے کہا۔

"میں نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لی تھی" سوپر فیاض نے بڑے رازدارانہ لہجے میں بتایا۔ اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واہ ——— کمائی کا یہ اچھا طریقہ ہے۔ پہلے رقم لے کر مجرم کو دوڑا دیا پھر ہاتھ جوڑ کر رقم ہضم کر لی" ——— عمران نے کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو تم۔ مجھ پر الزام لگا رہے ہو" ——— فیاض کی بُری طرح بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"الزام کی حقیقت کا تو اس وقت پتہ چلے گا جب وہ مجرم ڈیڈی کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ خود ساری صورت حال بتلائے گا ——— تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ڈیڈی پر قاتلانہ حملے کا مجرم اس وقت میرے قبضے میں ہے۔ بولو۔ کب پیش کر دوں اُسے ڈیڈی کے سامنے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے" ——— فیاض کی آواز ہی بتا رہی تھی کہ اس کی کھوپڑی ماؤف ہو چکی ہے۔

"تمہاری اس کال کا ٹیپ بھی میرے پاس موجود ہے۔ جس میں تم نے دس ہزار ڈالر کی رقم ایکریمین سفارت خانے سے

وصول کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اور مزید رقم طلب کی تھی۔ وہ ٹیپ بھی
ڈیڈی کو تحفے میں پیش کیا جائے گا "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"عم۔۔۔۔ عم۔۔۔۔ عمران۔۔۔۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"
اب فیاض پوری طرح بوکھلا چکا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر واقعی
ایسا ہو گیا تو پھر سر رحمان کے ہاتھوں اس کی عبرت ناک موت
یقینی ہے۔

"ٹیلی فون کے مائیک سے بول رہا ہوں۔ کیوں"۔۔۔۔ عمران
نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔۔۔۔ تم میرے دوست ہو میرے یار ہو۔ دیکھو
......"۔۔۔۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہنا شروع
کر دیا۔

"دیکھوں کیسے۔۔۔۔ ابھی میری نظر اتنی تیز نہیں ہوئی کہ ٹیلی فون
کے مائیک میں سے تمہاری شکل دیکھ سکوں"۔۔۔۔ عمران نے
اس کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"پلیز عمران۔۔۔۔ مجھے بتاؤ تم کہاں ہو۔ میں تم سے فوراً ملنا
چاہتا ہوں"۔۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"سوری فیاض۔۔۔۔ اس بار بات ختم نہیں ہو سکتی۔ ایک تو
مسئلہ ڈیڈی پر حملے کا ہے دوسرا یہ کہ اس مسئلے میں ایک بین الاقوامی
مجرم تنظیم وابستہ ہے۔ اگر ڈیڈی اس حملے میں ہلاک ہو جاتے تو۔
اور پھر تم نے لسٹ بھی دیکھی تھی۔۔۔۔ اس میں ملک کے اعلیٰ عہدیداروں

کے نام موجود تھے۔ اور تمہارا چھوڑا ہوا مجرم دوسرا حملہ بھی کر سکتا
تھا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میں نے لسٹ بعد میں پڑھی تھی۔ خدا کے لئے
مجھے معاف کر دو عمران۔ مجھے صرف یہی بتایا گیا تھا کہ حملہ صرف
ڈرامہ ہو گا۔ سر رحمان ذرہ برابر بھی زخمی نہ ہوں گے۔ میں مر
جاؤں گا عمران۔۔۔۔ پلیز عمران......"۔۔۔۔ فیاض نے رو
دینے والے لہجے میں کہا۔ عمران کے فقروں سے شاید اُسے پہلی
بار صورت حال کی سنگینی کا احساس ہوا تھا۔

"دیکھو سوپر فیاض۔۔۔۔ تمہارے ساتھ دوستی کا یہ مطلب نہیں
کہ اگر تم روپے کے لالچ میں ملکی اور قومی مجرموں کو چھوڑ دو تو پھر بھی
تمہارے ساتھ رعایت کی جاتے۔ چھوٹے موٹے بدمعاشوں سے
بھتہ وصول کرنے کی بات اور ہے۔۔۔۔ لیکن بین الاقوامی مجرموں
کو رقم لے کر چھوڑ دینا یہ اور بات ہے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے پناہ
سنجیدہ ہو گیا۔

"مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میں معافی مانگ رہا ہوں۔ آئندہ اگر تمہیں ایسی
شکایت ہو تو مجھے گولی مار دینا"۔۔۔۔ سوپر فیاض ساری اکڑ فوں
بھول کر اب باقاعدہ رونے پر اتر آیا تھا۔

"تم سے رقم کی بات کس نے کی تھی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مسٹر فرنکلین ہیں فرسٹ سیکرٹری۔ وہ میرے واقف ہیں۔
انہوں نے کہا تھا کہ وہ ایک ڈرامہ کرنا چاہتے ہیں۔ یقین کرو مجھے
اس وقت تک یہ بھی خبر نہ تھی کہ یہ حملہ سر رحمان پر کیا جائے گا"

عمران نے جواب دیا۔

"تم نے کتنی رقم مانگی تھی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میں نے پچاس ہزار ڈالر مانگے تھے۔ لیکن وہ دس ہزار ڈالر پر اڑ گئے۔ میں نے بھی سوچا چلو حکومت ایکریمیا کو اس رقم سے کیا فرق پڑتا ہے ـــــ سنو عمران ـــــ تم یہ دس ہزار ڈالر مجھ سے لے لو۔ اور سنو۔ میں اس سے بھی مزید دینے کے لئے تیار ہوں۔ بس مجھے معاف کر دو" ـــــ فیاض نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں اس رقم پر۔ تم نے مجھے بھی اپنی طرح گھٹیا سمجھ رکھا ہے۔ جہاں ملک کی عزت اور سلامتی کا مسئلہ ہو وہاں دس ہزار ڈالر چھوڑ دس کروڑ ڈالر پر بھی میں تھوکنا تک گوارا نہیں کرتا۔ اور مجھے یہ سن کر بے حد دکھ ہوا ہے کہ تم اس حد تک گھٹیا پن پر اتر آئے ہو کہ اب ملک و قوم کی سلامتی اور عزت بھی چند ٹکوں کی خاطر بیچنے لگے ہو" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا۔

"عمران پلیز عمران ـــــ اب بس کرو مجھے اتنی سزا نہ دو۔ ٹھیک ہے میں نے غلطی کی ہے۔ ٹھیک ہے اب میں خودکشی کر لوں گا۔ بس میرا یہی علاج ہے۔ واقعی میں گھٹیا ہوں۔ واقعی میں انتہائی پستی میں گر چکا ہوں" ـــــ فیاض کی ذہنی رو اس حد تک پلٹ گئی کہ عمران نے محسوس کر لیا کہ اُسے نہ صرف اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ بلکہ اگر اُسے روکا نہ گیا تو واقعی خودکشی کر لے گا ـــــ اور عمران کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ سوپر فیاض کو اس کی غلطی کا احساس ہو جائے۔ اس

لئے وہ اتنا سنجیدہ ہوا تھا۔

"سنو ـــــ اگر تم نے واقعی اپنی غلطی محسوس کر لی ہے۔ تو پھر خودکشی کرنے کی بجائے اس کا کفارہ ادا کرو" ـــــ عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"میں تیار ہوں ـــــ بالکل کفارہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوں اور یقین کرو کہ آئندہ ایسی غلطی نہ ہو گی" ـــــ فیاض نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ دس ہزار ڈالر کی رقم کے ساتھ پچاس ہزار روپے مزید اپنی طرف سے ملاؤ۔ اور جتنی رقم بنے وہ تم عوامی ہسپتال میں بننے والے نئے وارڈ میں بطور چندہ جمع کراؤ۔ اپنے نام سے نہیں بلکہ اپنے بچے کے نام سے ـــــ اور پھر وہ رسید لے کر میرے پاس رانا ہاؤس آجاؤ۔ یہاں وہ مجرم موجود ہے۔ اُسے لے جا کر سر رحمان کے پیش کر دو۔ میں تو تمہاری یہی خدمت کر سکتا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران ـــــ گریٹ عمران ـــــ تم پچاس ہزار مزید کہتے ہو۔ میں مزید ساٹھ ہزار روپے جمع کراؤں گا۔ میں آ رہا ہوں" فیاض کی مسرت سے لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔ اس کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ سر رحمان پر حملے کی سزا بھی جیمسن کو مل چکی تھی۔ اور سوپر فیاض کو بھی رقم لے کر مجرم چھوڑنے کی ـــــ اُسے یقین تھا کہ اب فیاض مر جائے گا۔ لیکن آئندہ ایسی حرکت نہ کرے گا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور کمرے

سے باہر آگیا۔

"کیا پوزیشن ہے زخمی کی" ـــــ عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"مرہم پٹی تو کر دی ہے لیکن شاید زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکے" جوزف نے کہا۔

"او کے ـــ اب میں جا رہا ہوں۔ جوانا کو بھی بتا دینا۔ سوپر فیاض ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں آئے گا۔ زخمی اس کے حوالے کر دینا۔ میرا پوچھے تو کہہ دینا کہ وہ کسی ضروری کام کے لئے چلے گئے ہیں" عمران نے جوزف کو سمجھایا اور پھر جوزف کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔

خوب صورت اور نرم بیڈ پر لیٹی ہوئی لیڈی ایشلے نے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر سر اٹھایا۔ اور پھر دروازے پر کھڑے لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

"آؤ وارن ـــ آؤ" ـــــ لیڈی ایشلے نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"یس میڈم" ـــــ وارن نے بڑے مؤدبانہ انداز میں قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو" ـــــ میڈم نے ایک طرف رکھی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ـــــ وارن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے" ---- میڈم نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے شراب کے بھرے جام کو اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم۔ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے میں آپ کو فون پر رپورٹ دے چکا ہوں" ---- وارف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں سن چکی ہوں۔ لیکن میں تمہارے منہ سے براہِ راست رپورٹ سننا چاہتی ہوں" ---- لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میڈم ---- رپورٹ او۔ کے ہے۔ پورا ایریا ہمارے کنٹرول میں ہے۔ ایک ایک چپہ چیک کیا جا رہا ہے۔ ایمرجنسی اسکواڈ تیار ہیں۔ جیسے ہی کوئی اجنبی ایریے میں داخل ہوا۔ اسے فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے گا" ---- وارف نے دوبارہ رپورٹ دوہراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر وہ گرفتار نہ ہو سکے تو" ---- لیڈی ایشلے نے جام کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"تو انہیں گولی مار دی جائے گی" ---- وارف نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری ڈیوٹی کس وقت تک ہوتی ہے" ---- لیڈی ایشلے نے پوچھا۔

"میری ڈیوٹی ختم ہو رہی تھی کہ آپ کی کال موصول ہوئی ہے۔ اور میں رہائش گاہ پر جانے کی بجائے آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں" ---- وارف نے نظریں جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں وہ پہلے والا وقت یاد ہے۔ جب تم میری تنظیم کے نمبر ٹو ہوا کرتے تھے" ---- مادام نے یک لخت میٹھے لہجے میں کہا۔

"وہ وقت کیسے بھول سکتا ہوں میڈم۔ لیکن اب تو اس کے متعلق سوچنا ہی حماقت ہے" ---- وارف نے جواب دیا۔

"کیوں ---- کیا وہ وقت دوبارہ نہیں آ سکتا" ---- مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور وارف نے چونک کر نظریں اٹھائیں لیڈی ایشلے کی آنکھوں میں وارفتگی کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اوہ میڈم ---- آ ---- آپ" ---- وارف نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں ---- تم اب بھی وہی وارف ہو اور میں وہی ایشلے" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وارف کوئی جواب دیتا۔ اچانک بیڈ کے ساتھ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی تیزی سے بج اٹھی۔ اور لیڈی ایشلے کے ساتھ ساتھ وارف بھی چونک پڑا۔

لیڈی ایشلے نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر سختی اور جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"یس" ---- لیڈی ایشلے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میڈم ---- میں جیگر بول رہا ہوں کنٹرول روم سے۔ سکس زیرو ایریے میں چند مشکوک افراد کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ ایک پہاڑی غار میں چھپے ہوئے ہیں" ---- دوسری طرف سے

وارث کی جگہ ڈیوٹی دینے والے جیگری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ___ فوراً انہیں گھیرو۔ انتہائی احتیاط سے۔ میں کنٹرول روم میں آ رہی ہوں" ___ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر موجود ساری رومانیت یک لخت غائب ہو گئی تھی۔

"میرے خیال میں پاکیشیا کے لوگ پہنچے ہیں" ___ لیڈی ایشلے نے جلدی سے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا اپنا نائٹ گون اٹھا کر پہنتے ہوئے وارث سے کہا جو مؤدبانہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اور کون ہو سکتا ہے میڈم۔ آپ حکم دیں تو میں" ___ وارث نے کہا۔

"ہاں ___ تم میرے ساتھ چلو۔ یہی تو وہ اہم مشن ہے۔ جس کا مجھے کتنے عرصے سے انتظار تھا۔ اور سنو ___ اگر یہ مشن کامیاب ہو گیا تو پھر تم اور میں واپس پرانے دور میں لوٹ جائیں گے۔ ایک طویل اور خوب صورت جشن" ___ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے کہا اور وارث کا چہرہ جشن کے تصور سے ہی گلنار ہو گیا۔

اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ ساجان سنٹر کا مین کنٹرول روم تھا ___ دیواروں کے ساتھ فٹ مشینری کے سامنے آپریٹر مسلسل کام کر رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر شفاف شیشے کا بڑا سا کیبن تھا جو مین آپریٹنگ روم تھا۔ لیڈی ایشلے اور اس کے پیچھے چلتا ہوا وارث اس کیبن میں داخل ہوئے تو وہاں موجود

ایک نوجوان تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے جیگری" ___ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میڈم ___ اس غار کو گھیرا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اس میں سے کوئی باہر نہیں آیا۔ آپ حکم دیں تو فائنل آپریشن کر دیا جائے" جیگری نے کہا۔

"جو آدمی تم نے چیک کئے تھے ان کی فلم دکھاؤ" ___ لیڈی ایشلے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور جیگری نے جلدی سے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اور پھر سائیڈ سکرین پر جھماکے شروع ہوئے اور پھر پہاڑیوں کا ایک منظر ابھر آیا ___ سخت اور اونچی نیچی ویران چٹانیں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے تین چار سائے سے کودے اور تیزی سے ایک اور چٹان کے پیچھے غائب ہو گئے۔

"یہاں ایک بڑی غار ہے میڈم۔ یہ اس غار میں گئے ہیں" جیگری نے کہا۔

"لیکن یہ آئے کہاں سے ہیں۔ بس اچانک چٹان کے پیچھے سے نکل آئے ہیں" ___ وارث نے جو لیڈی ایشلے کی پشت پر کھڑا تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے اچانک ہی آنا تھا۔ لیکن مجھے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ سائے انسانوں کے نہ ہوں"

لیڈی ایشلے نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

" انسانوں کے نہیں ۔۔۔ لیکن میڈم یہ کیسے ہو سکتا ہے "
جیگری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فائنل آپریشن کرو۔ ابھی پتہ لگ جائے گا۔ سکس زیرو بم استعمال کرو " ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" سکس زیرو بم ۔۔۔ ٹھیک ہے میڈم۔ اس طرح ان کے جسم ختم نہ ہوں گے البتہ وہ فوری طور پر مر بھی جائیں گے "
وارف نے کہا۔

اور جیگری نے تیزی سے ایک بٹن دبا کر آپریٹر کو تیز لہجے میں احکامات دینے شروع کر دیئے۔

لیڈی ایشلے کی نگاہیں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد آسمان پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ دکھائی دیا۔ اور پھر وہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا ۔۔۔ کافی نشیب پر پہنچ کر وہ پھٹا اور سرخ رنگ کی تیز شعاعیں اردگرد کی چٹانوں پر پھیل گئیں اور سکرین کا سارا منظر سرخ رنگ میں ڈوب سا گیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ سرخی غائب ہونے لگی اور پھر منظر بالکل واضح ہو گیا۔

" آؤ وارف۔ ہم موقع پر چیک کریں " ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے کنٹرول روم سے باہر نکلے اور پھر ایک بند جیپ پر دونوں سوار ہو گئے۔ جیپ کے ڈرائیور کو شاید جیگری پہلے ہی ہدایات دے چکا تھا۔ اس لئے ان کے بیٹھتے ہی جیپ تیزی سے آگے بڑھتی گئی ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ

چٹانوں کے قریب پہنچ گئے۔

" یہاں سے آگے جیپ نہ جا سکے گی میڈم " ۔۔۔ ڈرائیور نے ایک جگہ جیپ روکتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم ہمارا یہیں انتظار کرو " ۔۔۔ میڈم نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف سے وارف بھی اتر آیا۔ انہیں معلوم تھا کہ کنٹرول روم میں انہیں مسلسل چیک کیا جا رہا ہو گا۔ اس لئے وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے چٹانیں پھلانگتے تیزی سے آگے بڑھتے گئے ۔۔۔ وارف کے ہاتھ میں ایک بڑی ٹارچ تھی جو اس نے روشن کر رکھی تھی۔

" میڈم ۔۔۔ آپ نے تو کہا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں "
اچانک وارف نے کہا۔

" ہاں ۔۔۔ میں نے درست کہا تھا " ۔۔۔ میڈم نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایسی صورت میں میڈم ہمیں انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنا چاہئے " ۔۔۔ وارف نے کہا۔

" نہیں ۔۔۔ اب یہ اتنے بھی خطرناک نہیں ہو سکتے کہ زیرو سکس بم کے فائر کے باوجود بھی زندہ رہ جائیں اور مردے خطرناک نہیں ہوا کرتے " ۔۔۔ میڈم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان پر پہنچ گئے۔ جہاں وہ سائے کود کر غائب ہوئے تھے۔ سامنے ایک طویل غار کا دہانہ موجود تھا۔

" آپ یہاں رکیں میڈم ۔۔۔ میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں "

وارث نے کہا اور میڈم سر ہلا کر وہیں رک گئی جب کہ وارث تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ اس نے جیب سے ایک چپٹا سا پستول نکال لیا تھا ——— یہ ریز گن تھی۔ جس کا ایک ہی فائر بڑی سے بڑی چٹان کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتا تھا۔

غار کے دہانے میں داخل ہو کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا ایک لمحے ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ غار میں مختلف جگہوں پر چار لگڑ بھگڑ مردہ پڑے ہوئے تھے ——— غار آگے سے بند تھی۔ وارث نے ایک طویل سانس لیا اور پھر طاقتور ٹارچ کی مدد سے پوری غار کا جائزہ لے کر وہ واپس دہانے کی طرف مڑ گیا۔

"میڈم ——— آپ کا آئیڈیا درست تھا۔ یہ انسان نہیں بلکہ لگڑ بھگڑ تھے" ——— دہانے پر پہنچ کر وارث نے کہا۔

"اوہ ——— مجھے بس شک سا پڑا تھا" ——— میڈم نے کہا۔ اور تیزی سے چلتی ہوئی غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔

"لگتے بالکل ذی انسانوں جیسے ہی تھے" ——— وارث نے کہا۔

"ہاں ——— دراصل بس جھلک سی محسوس ہوئی تھی اس لئے" میڈم نے کہا۔ اور واپس مڑ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ میڈم کے چہرے پر اب بوریت کے آثار واضح دکھائی دے رہے تھے ——— اس لئے وارث سمجھ گیا کہ ان نامراد لگڑ بھگڑوں نے اس کی قیمتی رات ضائع کر دی ہے۔ بہرحال وہ کہہ بھی کچھ نہ سکتا تھا۔ اس لئے خاموش اور مؤدب بیٹھا ہوا تھا۔

"سر رحمان پر حملہ کیوں کیا گیا تھا عمران صاحب" بلیک زیرو نے چھٹی سے واپسی پر سب سے پہلے عمران سے یہی سوال کیا تھا۔ وہ آج ہی صبح واپس آیا تھا۔ اور یہاں پہنچتے ہی اسے رپورٹ مل گئی تھی کہ سر رحمان پر قاتلانہ حملہ ہوا ——— جس میں پاور لینڈ کا نام استعمال کیا گیا۔ مجرم سپرنٹنڈنٹ فیاض کی حراست سے فرار ہو گیا۔ لیکن پھر سپرنٹنڈنٹ فیاض نے اسے ڈھونڈھ نکالا اور زوردار جنگ کے بعد اس پر قابو پا لیا ——— لیکن وہ معمولی سا بیان دے کر مر گیا۔ یہ رپورٹ اسے سر سلطان نے دی تھی۔ عمران سے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ کیونکہ عمران فلیٹ سے بھی غائب تھا۔ اور اب جیسے ہی عمران دانش منزل آیا تو بلیک زیرو نے سب سے پہلے یہی سوال کیا ——— کیونکہ پاور لینڈ کے سر رحمان پر اس طرح کے احمقانہ حملے کا کوئی جواز نہ بنتا تھا۔

"پادر لینڈ والوں نے سوچا ہوگا بیٹا نہ سہی باپ ہی سہی۔ آخر نسل تو ایک ہی ہے"۔۔۔ عمران نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔۔۔ پادر لینڈ جیسی تنظیم سے ایسی حماقت نہیں ہو سکتی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

اور عمران نے مسکرا کر اُسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔۔۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ جب کیس ہمارے پاس آگیا تھا تو آپ نے مجرم کو خواہ مخواہ سوپر فیاض کے حوالے کر دیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار۔۔۔ تم تو تھوک کے بیوپاری ہو۔ یہ چون کھاتہ کہاں کھولتے۔ یہ چون کھاتہ سوپر فیاض کے پاس ہی رہنے دو"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو مسکرا کر رہ گیا۔

"اچھا چھوڑو اس سلسلے کو۔ اب میری ہدایات کو غور سے سن لو۔ میں سر داور کی لیبارٹری سے آ رہا ہوں۔ ٹرانسمٹ فیوز تیار ہو چکے ہیں اور انہیں ٹسٹ بھی کر لیا گیا ہے۔۔۔ اس لئے اب پادر لینڈ کے سفر کی تیاری شروع ہو جانی چاہئیے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔ کتنے افراد آپ ساتھ لے جائیں گے"

بلیک زیرو بھی یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔

"میرے خیال میں صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور ٹائیگر ٹھیک رہیں گے۔ زیادہ بھیڑ بھاڑ سے کام خراب بھی ہو سکتا ہے"

عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔۔۔ پادر لینڈ کا ہیڈ کوارٹر کوئی معمولی عمارت تو نہ ہوگی کہ بس آپ وہاں پہنچتے ہی اُسے بم سے اڑا دیں گے۔ میرے خیال میں جتنے زیادہ افراد جائیں اتنا ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔ اور عمران صاحب۔ اس بار میں بھی ساتھ جانا چاہتا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یار تمہارا مسئلہ ٹیڑھا ہے۔ جب بھی تمہیں ساتھ لے گیا ہوں۔ الجھنیں ہی پیدا ہوئی ہیں۔ تمہیں لامحالہ علیحدہ رہنا پڑتا ہے"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جس طرح آپ ٹیم کے ساتھ بطور ممبر رہتے ہیں اسی طرح میں بھی بطور ممبر ٹیم کے ساتھ کام کروں۔ آخر ممبر کا اضافہ بھی تو ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس میں"

بلیک زیرو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یعنی تم مستقل ممبر کے طور پہ کام کرنا چاہتے ہو"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مستقل تو کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح ایکسٹو کی سیٹ خالی ہو جاتی ہے۔ البتہ اہم مشنز میں تو کام کر سکتا ہوں"

بلیک زیرو نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ایک اور ایکسٹو بھی بھرتی کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک اور ایکسٹو۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ بلیک زیرو بوکھلا گیا۔

" ظاہر ہے۔ تم ادھر ہی دونوں یادر لینڈ کی تباہی کے مشن پر ہوں
گے۔ اور یہ مشن ایسا نہیں ہے کہ ہم ایک دو روز میں فارغ ہو کر
واپس آجائیں ___ پھر جولیا۔ نعمانی۔ چوہان اور صدیقی بھی یہاں
موجود ہیں۔ ہماری غیر موجودگی میں کوئی مسئلہ کھڑا ہو گیا تو اُسے کون
سنبھالے گا " ___ عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں ___ اس طرف تو میرا خیال ہی نہ گیا تھا۔ ٹھیک ہے
عمران صاحب۔ میں ساتھ نہیں جا سکتا " ___ بلیک زیرو نے
مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا اور ہمارا مقصد تو پاکیشیا
کی خدمت ہے۔ اور وہ خدمت یہاں اس کمرے میں بیٹھ کر بھی
ہو سکتی ہے " ___ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات بہر حال
موجود تھے۔

عمران اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کچھ دیر مسکراتا رہا پھر
اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا سپیکنگ " ___ دوسری طرف سے جولیا کی آواز
سنائی دی۔

" ایکسٹو " ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر " ___ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" جولیا ___ تمہیں سیکرٹ سروس کا نمبر ٹو بنے کتنا عرصہ
ہو گیا ہے " ___ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اور بلیک زیرو

بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

" س ___ سر ___ مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے سر۔
م ___ مم ___ میں معافی چاہتی ہوں " ___ جولیا نے بُری طرح گھبرائے
ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" جو سوال میں نے کیا ہے اس کا جواب دو " ___ عمران کا لہجہ
اور زیادہ سخت ہو گیا۔

" س ___ سر ___ کافی عرصہ ہو گیا ہے سر " ___ جولیا
بدستور بوکھلائی ہوئی تھی۔

" کسی تنظیم کے نمبر ٹو کا کیا مقصد ہوتا ہے " ___ عمران باقاعدہ
انٹرویو لینے پر اتر آیا۔

" جج ___ جناب ___ نمبر ون کے احکامات کی تعمیل ___ جج
جناب " ___ جولیا کو سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر یک لخت یہ انٹرویو
کیوں شروع ہو گیا ہے۔

" کیا دوسرے ممبرز تعمیل نہیں کرتے " ___ عمران نے کہا۔

" کک ___ کک ___ کرتے ہیں جناب ___ لل۔ لیکن ..... "
جولیا نے مزید بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی
جھلاہٹ اور خوف کی شدت سے اس کا دماغ ماؤف ہو گیا۔ اس
سے آگے جواب ہی نہ بن سکا۔

" جولیا ___ نمبر ٹو کا مقصد ہوتا ہے کہ اُسے نمبر ون کی سیٹ
پر کام کرنے کے لئے تیار کیا جائے تاکہ بوقت ضرورت وہ اپنے
سینئر کی جگہ کام کر سکے۔ اس میں ایسی صلاحیتیں ہونی چاہئیں کہ وہ

سیٹ سنبھال سکے۔ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ممبر ٹو صرف احکامات کی تعمیل کے لئے نہیں بنایا گیا۔ بلکہ تم میں ایسی صلاحیتیں مارک کی گئی ہیں کہ تم بطور ایکسٹو بھی بوقت ضرورت کام کر سکتی ہو"۔۔۔ عمران نے اس بار نرم لہجے میں اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ل۔۔۔ لیکن سر۔۔۔ میں آپ کی سیٹ پہ تو کام نہیں کر سکتی" جولیا اور زیادہ بوکھلا گئی۔

" تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میرا اندازہ غلط ہے۔ تم میں ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ تم ممبر ٹو بن سکو"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

" مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا باس۔ مم۔۔۔ سب تو۔۔۔۔۔ "۔۔۔ جولیا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" سنو۔۔۔ میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمہاری صلاحیتوں کو عملی طور پر چیک کیا جائے۔ عمران پاورلینڈ کے مشن پہ جا رہا ہے۔ اور میں نے اس کے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔ چونکہ مشن بے حد اہم ہے۔ اس لئے میں نے اُسے اجازت دے دی ہے کہ وہ اپنے ساتھ ٹائیگر اور سیکرٹ سروس کے فارن شعبے سے کوئی آدمی ساتھ لے سکتا ہے۔ نعمانی، صدیقی خاور اور چوہان تمہارے ساتھ یہیں رہیں گے۔۔۔ اور عمران کی واپسی تک تمہیں عملی طور پر سیکرٹ سروس کا سربراہ بنانے کا میں نے فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ تمہاری صلاحیتوں کا صحیح جائزہ لیا جا سکے۔۔۔ چنانچہ عمران کے پاورلینڈ جاتے ہی تم عملی طور پر سیکرٹ سروس کی سربراہ ہو گی۔ میں اس دوران تم سے براہِ راست

رابطہ نہیں رکھوں گا بلکہ تمہاری کارکردگی اور تمہاری صلاحیتوں کا صرف جائزہ لوں گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو کی آنکھوں میں عمران کی بات سنتے ہی چمک آ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ عمران اُسے ساتھ لے جانے کے لئے یہ سارا چکر چلا رہا ہے۔

" ٹھ ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے سر۔ جیسے آپ حکم کریں۔ تو کیا مجھے دانش منزل میں رہنا ہو گا"۔۔۔ جولیا نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے عملی طور کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تم ممبرز کے لئے جولیا ہی رہو گی۔ تمہارا اپنا فلیٹ ہی تمہارا ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ کسی بھی سرکاری سلسلے میں تم سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے براہِ راست بات کر سکو گی۔ ان کو بریف کر دیا جائے گا۔۔۔ اسی طرح دیگر ممبرز کو بھی بتا دیا جائے گا اور وہ براہِ راست تم سے ایکسٹو کی طرح رابطہ رکھیں گے"۔۔۔ عمران نے پورے منصوبے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔۔۔ لیکن ہمیں کس کیس پہ کام کرنا ہو گا" جولیا نے جواب دیا۔

" تو تمہارا خیال ہے مجرم پہلے آ کر مجھے اطلاع دیتے ہیں کہ ہم آ گئے ہیں اور یہ ہمارا مشن ہے۔ اس کے بعد میں تم لوگوں کو ہدایات دیتا ہوں"۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔

" مم۔۔۔ مم۔۔۔ معافی چاہتی ہوں سر۔ مم۔۔۔ مجھے خیال نہ رہا تھا"۔۔۔ جولیا ایک بار پھر گھبرا گئی۔

" بوکھلانے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ صرف آنکھیں اور کان

کھلے رکھو گی تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس کیس پر کام کرنا ہے۔ تم ذہنی طور پر نئی ذمہ داریوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو بھئی بلیک زیرو۔ تم بھی تیار ہو جاؤ۔ میں نے سوچا کہ جب تمہیں خودکشی کا اتنا ہی شوق ہے تو پھر میں کون ہوتا ہوں تمہیں روکنے والا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"بہت بہت شکریہ۔۔۔۔ ویسے آپ کا ذہن بھی خوب کام کرتا ہے۔ آپ نے میری غیر حاضری کی انتہائی خوب صورت وجہ تلاش کر لی ہے۔ ورنہ میں تو مایوس ہو ہی گیا تھا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب بھی وقت ہے سوچ لو۔ اس بار اگر تم ساتھ گئے تو پھر کام بھی کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ مجھے کسی سے کم نہ پائیں گے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کل رات آٹھ بجے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو سنٹرل ہسپتال پہنچنے کا حکم دے دو۔ میں وہاں بطور ڈاکٹر صدیقی موجود ہوں گا۔ اور ان کی ٹانگوں میں باقاعدہ ٹرانسمٹ فیوز لگا دوں گا۔۔۔۔ ہسپتال میں یہ کام آسانی سے اور بغیر کسی وقت کے ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اور ٹائیگر اور میں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مسئلہ تو دانش منزل والے ہسپتال میں ہی ہو جائے گا۔ البتہ ٹائیگر کو میں پہلے ہی بلا کر سیٹ کر دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا یہاں سے چلنے کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے کافی انتظامات کرنے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے رات بارہ بجے ٹرانسمٹ ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رات بارہ بجے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ جس علاقے میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ وہاں دوپہر کے بارہ بجے ہوں گے۔ اور بارہ بجے کا وقت حماقتوں کے لئے بین الاقوامی طور پر اچھا سمجھا جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن کیا ٹائیگر کو اور مجھے بھی اکٹھا ہی یہاں سے روانہ ہونا ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ تم سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ہو۔ اور ایکسٹو کی سپیشل کال پر آئے ہو۔ میں ٹرانسمٹ فیوز نصب کرنے کے بعد تمہارا مستقل میک اپ بھی کر دوں گا۔۔۔۔ اس کے بعد یہاں سے روانگی کے لئے صفدر کا فلیٹ مناسب رہے گا۔ ہم سب وہاں اکٹھے ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں تیار ہوں"
بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔
"بس دعا کرو۔ ہمارے بعد کوئی سرپھری مجرم تنظیم یہاں نہ پہنچ جائے۔ ورنہ بے چاری جولیا سر پکڑ کر تمہیں روتی رہے گی"
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس دیا۔

ہنری میلکم نے جلدی سے سامنے رکھی ہوئی مشین کا بٹن آن کیا۔ تو مشین پر تیزی سے جلنے بجھنے والا سرخ رنگ کا بلب سبز رنگ میں بدل کر مسلسل جلنے لگا۔
"ہیلو ہیلو ــــ ہنری اٹنڈنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ــــ ہنری نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔
"لیڈی ایشلے سپیکنگ۔ فرام ساجان سنٹر اوور" ــــ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔
"یس میڈم اوور" ــــ ہنری نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ کیونکہ اسے لیڈی ایشلے کی کال کا مقصد سمجھ میں نہ آیا تھا۔
"ہنری ــــ میں یہاں بور ہو گئی ہوں۔ میرے اعصاب پر بے پناہ دباؤ ہے۔ مجھے ہر لمحہ یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ نجانے کس وقت اور کہاں عمران اور اس کا گروپ پہنچ جائے۔ جب کہ وہ آ ہی نہیں

سے ہے۔ میرا خیال ہے ترمذی کی اطلاع درست تھی کہ عمران نے پاور لینڈ سے براہِ راست ٹکرانے کا فیصلہ بدل دیا ہے اوور" لیڈی ایشلے کی جھنجلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" میڈم ـــــ ابھی تو ٹارگٹ تبدیل کئے صرف دو روز ہوئے ہیں اور میعاد چار ہفتے کی ہے۔ اب چار ہفتے تو بہرحال آپ کو انتظار کرنا ہی ہو گا اوور" ـــــ ہنری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اُسے لیڈی ایشلے کے جذباتی پن پر دل ہی دل میں غصہ آ رہا تھا۔ کہ یا تو سا جان سنٹر میں جانے اور عمران سے ٹکرانے کا اتنا اشتیاق تھا یا پھر دو روز میں ہی بور ہو گئی ہے۔

"نہیں ـــ چار ہفتے بہت زیادہ ہیں۔ میرے اعصاب اتنا عرصہ یہ بور قسم کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتے۔ یا تو عمران یہاں آ جائے۔ تاکہ میں اُسے ختم کر کے اطمینان کا سانس لوں اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے چڑچڑے سے لہجے میں کہا۔

" تو اب آپ کیا چاہتی ہیں۔ ہم نے عمران کو دعوتی کارڈ تو نہیں بھیجا ہوا کہ وہ فلاں تاریخ اور فلاں وقت پر یہاں پہنچ جائے۔ یہ سب انتظامات تو امکانات کی صورت میں کئے گئے ہیں ـــ ہو سکتا ہے وہ سرے سے آئے ہی نہ ۔ اور مسٹر ترمذی ریڈ یاور سے جب پاکیشیا کا دارالحکومت تباہ کریں تو اس کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ آ بھی جائے ـــــ کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور میڈم اب چار ہفتوں سے پہلے تو ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح بھی اوپن نہیں کیا جا سکتا۔ اب تو مجبوری ہے اوور" ـــــ ہنری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ اس بات کی حتمی اطلاع مل جائے کہ عمران آ بھی رہا ہے یا نہیں اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" اس کی تو ایک ہی صورت ہے کہ مسٹر ترمذی وہاں پہنچ گئے ہوں ۔ وہ اُسے تلاش کریں اور اس امکان کا جائزہ لیں اوور" ہنری نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ اپنی دُھن کا پکا ہے اس کے ذہن میں ریڈ یاور سے دارالحکومت اڑانے کی بات بیٹھ گئی ہے ـــــ اب وہ سب طرف سے بے نیاز ہو کر اسی مقصد کے حصول میں لگ جائے گا۔ اور جب تک اپنا مقصد پورا نہ کرے گا کسی اور طرف دھیان ہی نہ دے گا۔ اور پھر تم خود ہی تو کہتے ہو کہ اگر عمران کو ریڈ یاور کی لیبارٹری کی بھنک پڑ گئی۔ تو سارا معاملہ خراب ہو جائے گا اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" ہاں ـــ یہ بات تو درست ہے۔ البتہ ایک اور کام ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے ہمسایہ ملک شوگران میں پاور لینڈ کا ایک سنٹر موجود ہے۔ میں اس سنٹر کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگا سکتا ہوں کہ وہ پاکیشیا جا کر اس بارے میں اطلاعات بھیجیں اوور" ہنری نے کہا۔

" اوہ ہاں ـــ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ شوگران سنٹر کا انچارج چیانگ انتہائی ہوشیار اور تیز ہے۔ وہ یہ کام انتہائی

آسانی سے کر سے گا۔ تم اُسے فوراً آرڈر دو۔ اور اُسے کہو کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک دو روز کے اندر اطلاع مہیا کرے۔ باقی تفصیلات اُسے خود بتا دینا اوور"۔۔۔۔ لیڈی اینشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اُسے احکامات دے دیتا ہوں۔ آپ مطمئن رہیں اوور"۔۔۔۔ ہنری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس نے مشین کا بٹن آف کر دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے مشین پر لگی ہوئی ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔۔۔۔ ڈائل پر لگی ہوئی سوئیاں مختلف ہندسوں پر حرکت کرتی رہیں۔ جب سوئیاں ہنری کے مطلوبہ ہندسوں پر ایڈجسٹ ہو گئیں تو اس نے ایک بٹن دبا دیا اور مشین پر لگا ہوا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔۔۔۔ اس کا رنگ سرخ تھا۔ ساتھ ہی مشین کے ایک کونے میں موجود چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر آڑی ترچھی لکیریں پھیلنے اور سمٹنے لگیں۔ ہنری خاموش بیٹھا رہا۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جلتا بجھتا بلب تیزی سے مسلسل جلنے لگا۔ اور اس کا رنگ سبز ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکا ہوا اور اس پر ایک دبلے پتلے آدمی کی تصویر ابھر آئی۔ جس کا چہرہ پتلا اور لمبوترا تھا۔۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ سانپ کا چہرہ ہو۔ اس کی آنکھوں میں بھی سانپ جیسی چمک تھی۔ یہ شوگران سنٹر کا انچارج چیانگ تھا۔ چیانگ مشرقی شوگران کا نامور قاتل تھا۔۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی ذہین اور تیز سیکرٹ ایجنٹ بھی تھا۔ لیکن وہ چونکہ براہ راست کسی سرکاری ادارے سے متعلق نہ تھا بلکہ اس نے اپنی ایک

تنظیم چیانگ گروپ بنائی ہوئی تھی۔ اور حکومت مشرقی شوگران اس سے خفیہ طور پر کام لیتی تھی۔ لعبد میں جب عالمی جنگ ہوئی تو چیانگ کا گروپ ٹوٹ گیا۔۔۔۔ اور چیانگ مشرقی شوگران سے مغربی شوگران میں منتقل ہو گیا۔ اور پھر اس کا تعلق ریڈ پاور سے ہو گیا۔ اب وہ شوگران میں ریڈ پاور کے اہم ترین سنٹر کا انچارج تھا۔۔۔۔ اور اب تک اس کے کارنامے انتہائی بے مثال تھے۔

"یس۔۔۔۔ چیانگ اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چیانگ کی باریک سی چیختی ہوئی آواز مشین سے نکل کر ہنری کے کانوں سے ٹکرائی۔

"بی۔ ایل۔ ہیڈکوارٹر چیف باس اوور"۔۔۔۔ ہنری نے تحکمانہ اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔ یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ چیانگ چیف باس کی براہِ راست کال سنتے ہی بوکھلا گیا۔

"تمہارے ذمے ایک اہم مشن لگایا جا رہا ہے۔ کیا تم اہم مشن کے لئے تیار ہو اوور"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"یس باس۔۔۔۔ چیانگ ہر وقت ہر مشن کے لئے تیار رہتا ہے۔ تفصیلات بتائی جائیں باس اوور"۔۔۔۔ چیانگ نے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک نوجوان رہتا ہے۔ علی عمران۔ جو وہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے۔۔۔۔ بظاہر مسخرہ اور احمق سا نوجوان ہے لیکن درپردہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا تم اُسے جانتے

ہو اوور" ـــــ ہنری نے کہا۔ ویسے علی عمران کا نام لیتے ہی
اس نے سکرین پر چیانگ کو چونکتے اور اس کی آنکھوں میں ابھر
آنے والی مزید چمک دیکھ لی تھی۔

"یس باس ـــــ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ ایک مشن
کے دوران میرا اس سے سابقہ پڑ چکا ہے۔ وہ انتہائی خطرناک
حد تک ذہین۔ دلیر اور تیز آدمی ہے اوور" ـــــ چیانگ نے
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کس مشن پر تمہارا اس سے سابقہ ہوا تھا اور وہ تمہیں کس
حیثیت سے جانتا ہے اوور" ـــــ ہنری نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے پوچھا۔

"باس ـــــ یا در لینڈ سے قبل جب میرا اپنا گروپ تھا تو
میں ایک قتل کے مشن پر پاکیشیا گیا تھا۔ اس وقت وہ سنٹرل
انٹیلی جنس کے انسپکٹر فیاض کا دوست تھا۔ اور اکثر اس کے ساتھ
فری لانسر کے طور پر کام کرتا تھا ـــــ ہمارا مشن تو مکمل ہو گیا۔ لیکن
یہ عمران بھوت بن کر ہمارے پیچھے لگ گیا۔ اور میرے آٹھ آدمی
ختم ہو گئے۔ لیکن میں بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے
بعد گو اس سے براہِ راست ٹکراؤ تو نہیں ہوا۔ لیکن مجھے اس کے
بعد خاصی معلومات ہیں اوور" ـــــ چیانگ نے جواب دیا۔

"تم اس کی موجودہ رہائش اور کارکردگی کے بارے میں کیا
جانتے ہو اوور" ـــــ ہنری نے پوچھا۔

"باس ـــــ اتنا معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے خفیہ چیف ایکسٹو کے لئے کام کرتا ہے۔ اپنے باورچی کے
ساتھ ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ اور بے شمار سرکاری اور
غیر سرکاری تنظیمیں اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی
ہیں۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے اوور"
چیانگ نے کہا۔

"گڈ ـــــ تمہاری معلومات خاصی اچھی ہیں۔ اور یہ تمہاری باخبری
کی دلیل ہے۔ اب ہیڈ کوارٹر کے تفصیلی احکامات سن لو اوور"
ہنری نے کہا۔

"یس سر ـــــ میں سن رہا ہوں سر اوور" ـــــ چیانگ
نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاعات ملی ہیں کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے ہمراہ ہیڈ کوارٹر سے براہِ راست ٹکرانا چاہتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر
نے پاکیشیا سے اس کے نکلتے ہی اس کے خاتمے کے انتظامات مکمل
کر لئے ہیں ـــــ لیکن ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع نہیں ملی کہ کیا واقعی وہ
ایسا کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر کرنا چاہتا ہے تو وہ کب اس سلسلے
میں پاکیشیا سے نکلے گا ـــــ یہ کام تم نے کرنا ہے۔ تم پاکیشیا
پہنچ کر یہ اطلاعات اکٹھی کرو کہ عمران وہاں کیا کر رہا ہے۔ اور
اس کا کیا منصوبہ ہے۔ اور کیا تمہارے پہنچنے تک وہ وہاں سے
نکل چکا ہے ـــــ لیکن یہ سب کام انتہائی ہوشیاری اور احتیاط
سے ہونا چاہئے۔ ہم عمران کو اس سلسلے میں چوکنا نہیں کرنا چاہتے
اوور" ـــــ ہنری نے کہا۔

"باس۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک آدمی یا ایک گروپ ہیڈ کوارٹر سے کیسے ٹکرا سکتا ہے۔ پھر اسے کیسے معلوم ہو جائے گا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور"۔۔۔۔ چیانگ کی حیرت سے پُر آواز سنائی دی۔

"نو کمنٹس ۔۔۔ یہ ہیڈ کوارٹر کا مسئلہ ہے۔ تمہیں جو احکامات دیئے جا رہے ہیں تم نے ان کی تعمیل کرنی ہے اوور"۔۔۔ ہنری کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ سر ۔۔۔ سوری سر ۔۔۔ ویسے سر اگر آپ حکم دیں تو میں اس کا خاتمہ وہیں پاکیشیا میں ہی کر سکتا ہوں میرے لئے یہ معمولی بات ہے اوور"۔۔۔ چیانگ نے کہا۔

"یہ حالات پر منحصر ہے۔ اگر تم یہ محسوس کرو کہ وہ وہیں پاکیشیا میں موجود ہے اور اس کا ارادہ ہیڈ کوارٹر سے ٹکرانے کے لئے باہر نکلنے کا نہیں ہے تو تمہیں اجازت ہے کہ تم اس کا وہیں خاتمہ کر دو ۔۔۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے۔ اگر عمران کو ذرا بھی شبہ ہو گیا کہ تمہارا تعلق شوگران میں پی۔ ایل کے ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ تو پھر شوگران میں سنٹر کی تباہی یقینی ہو جائے گی۔ کیونکہ شوگران اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں اور ہیڈ کوارٹر شوگران جیسے اہم سنٹر کو کسی صورت میں تباہ ہونے دینا نہیں چاہتا اوور"۔۔۔ ہنری نے جواب دیا۔

"میں آپ کی بات اچھی طرح سمجھ گیا سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں پوری طرح محتاط رہوں گا سر اوور"۔۔۔ چیانگ نے

جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ تم نے روزانہ اپنی کارکردگی کی ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دینی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کام انتہائی مختصر مدت میں مکمل ہونا چاہئیے۔ زیادہ سے زیادہ تین روز۔ اس سے زیادہ نہیں اوور"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں آج ہی پاکیشیا پہنچ جاؤں گا۔ اور پھر کام چند گھنٹوں کا ہے اوور"۔۔۔ چیانگ نے کہا۔ اور ہنری نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین کے بٹن آف کر دیئے اور ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھ گیا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو شوگران سنٹر ہاتھ سے گیا یا پھر عمران ختم ہو گیا ۔۔۔ تیسری صورت اس کی نظر میں یہی ہو سکتی تھی کہ چیانگ کے وہاں پہنچنے پر عمران وہاں سے چل پڑا ہو۔ بہرحال کیا ہوتا ہے یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔

صفدر کے فلیٹ میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی۔ ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور تنویر تو عمران کے ساتھ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر جا رہے تھے ——— لیکن وہاں اس وقت جولیا، نعمانی، صدیقی، چوہان اور خاور بھی موجود تھے۔

"مس جولیا ——— میں نے سنا ہے تم ہماری عدم موجودگی میں ایکسی ٹوی بن رہی ہو" ——— عمران نے جان بوجھ کر ایکس اور ٹو کے ساتھ "ی" لگا کر اسے زبردستی صیغہ مؤنث بناتے ہوئے کہا۔

"ایکسی ٹوی ——— وہ کیا ہوتا ہے" ——— تنویر نے چونک کر پوچھا۔ اسے جولیا کی اس نئی حیثیت کا علم نہ تھا۔ البتہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس بات سے باخبر تھے۔

"بھئی ——— ایکس کی مؤنث ایکسی اور ٹو کی مؤنث ٹوی۔ یعنی

مس جولیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیفی باس ہو گی"

عمران نے ایک بار پھر دوسرے الفاظ کا حشر کر دیا۔ اور اس بار بڑا کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کیوں ——— چیف باس کو کیا ہوا" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے سنا ہے وہ شادی کرنے جا رہا ہے۔ اس کے والد بزرگوار آئے اور اسے کان سے پکڑ کر لے گئے کہ چلو جلد نکاح کراؤ۔ ورنہ مجھے چوتھی شادی کرنی پڑے گی" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چوتھی شادی ——— کیا مطلب" ——— اس بار خاور نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"بھئی۔ تمہارا چیف باس تین دفعہ عین موقع پر فرار ہو گیا۔ نتیجہ یہ کہ والد بزرگوار کو مجبوراً ان کی جگہ لینی پڑی" ——— عمران نے وضاحت کی۔

"یوشٹ اپ ——— اب مزید بکواس کی تو کھوپڑی توڑ دوں گی" جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"واہ ——— یہ لہجہ واقعی چیفی باسی والا ہے۔ لیکن چیف باس نے زیادتی کی ہے۔ کم از کم ہماری موجودگی میں تو جاتا۔ کم از کم ہمیں بھی تو تازہ اور باسی کا فرق معلوم ہو جاتا" ——— عمران نے لفظ باسی کو دوسرے معنی پہناتے ہوئے کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی

اور جولیا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس — جولیا سپیکنگ" — جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو" — دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس باس" — جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران موجود ہے" — ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس باس — بات کیجئے" — جولیا نے کہا اور رسیور ساتھ بیٹھے ہوئے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جناب فرمائیے۔ میں چیف باس کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"عمران — فارن ایجنٹ کے پہنچنے کی اطلاع مل گئی ہے۔ میں نے اُسے صفدر کے فلیٹ میں بھیج دیا ہے۔ اب اس کے بعد تم نے اُسے کنٹرول کرنا ہے" — بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا کوئی حلیہ وغیرہ۔ قد و قامت۔ ازدواجی حیثیت۔ کچھ مزید تفصیلات تو بتلایئے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رسیور جولیا کو دو" — بلیک زیرو کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"جولیا — اچھا اچھا — وہ چیفی باسی — لیکن باس آپ باسی سے کیا بات کریں گے۔ تازہ مال تازہ ہی ہوتا ہے" عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس" — جولیا نے رسیور عمران کے ہاتھ سے تقریباً چھینتے ہوئے کہا۔

"جولیا — فارن ایجنٹ کے صفدر کے فلیٹ میں پہنچنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی پاور لینڈ کے مشن پر روانہ ہو جائیں گے اور اُسی لمحے سے تم عملی طور پر چیف باس بن جاؤ گی۔ سر سلطان کو بریف کر دیا گیا ہے — وہ تم سے مکمل اور پورا تعاون کریں گے۔ کسی قسم کی ضرورت ان کے ذریعے پوری ہو سکتی ہے۔ باقی رہ جانے والے ممبرز کو بھی بریف کر دیا گیا ہے۔ اب تم نے اپنی صلاحیتوں کا مکمل اظہار کرنا ہے — کیا تم اس کے لئے پوری طرح تیار ہو" — بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس" — جولیا نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے — وش یو گڈ لک" — ایکسٹو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

اور جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب ایکسٹو کی آواز عمران کی واپسی کے بعد ہی سننے کو ملے گی — اور درحقیقت اس کے لئے اب زبردست چیلنج کا عرصہ شروع ہو گیا تھا۔ بہرحال وہ اب پوری طرح با اعتماد تھی۔

عمران اس دوران اپنے ساتھیوں کے بیگ چیک کرنے میں مصروف تھا۔ بڑے بڑے مخصوص قسم کے سفری بیگ تھے۔ جو انہوں نے اپنی کمر پر لاد کر لے جانے تھے۔ چار بیگ تو عمران ۔

صفدر۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کے تھے جب کہ ایک بیگ اور بھی موجود تھا۔ یہ اس فارن ایجنٹ کا تھا جس کی آمد کی اطلاع ایکسٹو نے دی تھی۔

"عمران صاحب ــــ آپ تو سب فارن ایجنٹس سے واقف ہیں یہ صاحب جو اب ہمارے ساتھ جانے والے ہیں۔ کون صاحب ہیں۔ کس ملک میں ایجنٹ ہیں" ــــ کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ اور باقی ممبرز بھی چونک کر عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آنے والے صاحب کون ہیں تو میں چیف سے کیوں اس کا حلیہ وغیرہ پوچھتا۔ وہ نہ صرف خود پردے میں رہتا ہے بلکہ کوشش کرتا ہے کہ دوسرے بھی پردے میں رہیں بہرحال اس ایجنٹ صاحب کے آنے پر ہی پتہ چلے گا کہ کون شخصیت ہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ــــ ایک علیحدہ اور نئے آدمی کو آخر اس طرح مشن میں شامل کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ کیا ٹیم میں سے کوئی اور ممبر ساتھ نہ جا سکتا تھا" ــــ صفدر نے کہا۔

"جانے کو تو سب جا سکتے ہیں۔ لیکن اب تمہارا باس جانے کہ وہ کیوں یہ سارا دھندہ کر رہا ہے۔ مجھے تو خود پریشانی ہو رہی ہے کہ ایک نئے آدمی کو ساتھ لے جانے میں نجانے کیا مسائل پیدا ہوں۔ لیکن حکم حاکم مرگ مفاجات" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا عمران صاحب۔ ہم یہاں سے جا تو رہے ہیں لیکن ابھی تک اس مشن کی تفصیلات کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے" کیپٹن شکیل نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔

"یار کسی کو اندھے کنوئیں میں دھکا دیتے وقت کوئی تفصیلات بتاتا ہے کہ کنواں کتنا گہرا ہے۔ اس کی گہرائی میں کتنا پانی ہے۔ پانی زہریلا ہے یا میٹھا ہے ــــ تمہیں تیرنا آتا ہے یا نہیں آتا۔ تمہیں مرنے میں کتنا وقت لگے گا۔ وہ تو بس دھکا دے دیتا ہے اور اس کا کام ختم۔ اسی طرح تمہارا چیف باس ہے کہ دھکا دے دیا۔ کہ اب بھگتو۔ اور ہم بھگت رہے ہیں" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب اس طرح سر ہلانے لگ گئے جیسے بات ان کی سمجھ میں پوری طرح آ گئی ہو۔

"لیکن میں نے تو دیکھا ہے کہ جب تمہیں کسی کنوئیں میں دھکا دیا جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کنوئیں پر تم نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر رکھی ہو ــــ تمہیں ساری تفصیلات کا علم ہوتا ہے" ــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب اصل بات تمہیں کیا بتاؤں۔ کنواں میں خود ہی ہوتا ہوں" ــــ عمران نے کہا۔ اور ایک لمحے تو خاموشی رہی۔ لیکن دوسرے لمحے کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران کی بات کی تہہ میں چھپا ہوا طنز کچھ لمحے بعد ان کی سمجھ میں آیا تھا۔ لیکن جولیا اسی طرح منہ بنائے بیٹھی رہی۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس طرح ہنسنے کی اس

میں کیا بات تھی" ___ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ تم اسے فٹ بال والا لطیفہ سنا دو۔ پھر شاید اس چیفی باس کی سمجھ میں بات آ جائے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ لطیفہ واقعی مس جولیا نے نہیں سنا ہوا۔ حالانکہ خاصا مشہور لطیفہ ہے کہ ایک بچے نے پولیس کو آ کر شکایت کی کہ اُسے دو آدمیوں نے مارا پیٹا ہے اور زخمی کر دیا ہے ___ پولیس نے ان دونوں آدمیوں کو پکڑ لیا۔ تو وہ بڑے اطمینان سے کہنے لگے کہ جناب ہم فٹ بال کھیل رہے تھے۔ ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ بچے نے بھی ان کے بیان کی تائید کر دی تو انسپکٹر نے سخت نگاہوں سے بچے کی طرف دیکھا کہ اس نے جھوٹی رپورٹ کی ہے ___ تو اس بچے نے بڑی معصومیت سے کہہ دیا کہ جناب یہ واقعی فٹ بال کھیل رہے تھے۔ لیکن وہ فٹ بال میں تھا" ___ صفدر نے ہنستے ہوئے لطیفہ سنا دیا۔ اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس دی کیونکہ اب عمران کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ کنواں میں خود ہی ہوتا ہوں ___ اور پھر اس سے پہلے کہ اس پر مزید تبصرہ ہوتا کال بیل بج اٹھی۔

"لو بھئی ___ نیا فٹ بال آ گیا" ___ عمران نے چونک کر کہا۔ اور سب نہ صرف مسکرا دیئے بلکہ بڑے تحسین بھرے انداز میں دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہیں تجسس یہ تھا کہ آنے والی ایسی کون سی شخصیت ہے جسے ایکسٹو نے خاص طور پر اس مشن پر بھیجنے کے لئے بلایا ہے ___ صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔

"ارے تم مداری ___ واہ کمال ہے ___ واقعی ہماری ٹیم میں مداری کی ہی کسر باقی رہ گئی تھی" ___ عمران نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ___ آپ نے تو میرا نام ہی یہی رکھ دیا ہے۔ حالانکہ وہ مداریوں والا کام تو ایک مجرم کو پکڑنے کے لئے اختیار کیا تھا" ___ آنے والے نے جو خاصا وجیہہ شکل آدمی تھا اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا ___ ٹیم کے باقی ممبر بڑے غور سے آنے والے کو دیکھ رہے تھے۔

"میرا نام عامر ہے۔ اور میرا تعلق ملک راجیہ سے ہے۔ میں وہاں ایکسٹو کا فارن ایجنٹ ہوں۔ پہلی بار چیف باس کے حکم پر آپ حضرات کے ساتھ شامل ہو رہا ہوں" ___ آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ خاص راجیہ کے باشندے تو نہیں لگتے" ___ صفدر نے کہا۔

"آپ نے درست سمجھا ہے۔ میری پیدائش پاکیشیا کی ہے۔ میرے والدین کا تعلق بھی یہیں سے ہے۔ پھر وہ تجارت کی غرض سے راجیہ منتقل ہوئے اور پھر وہیں رہ گئے" ___ البتہ ہمارا خاندان اور دیگر افراد یہیں پاکیشیا میں رہتے ہیں" ___ عامر نے جو دراصل مینک زیدہ تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بھئی ___ اصل تعارف میں کرا دیتا ہوں۔ یہ راجیہ کی ایک مشہور سرکس میں کام کرتے ہیں۔ وہی مداریوں والا۔ اس لئے بھئی مجھے

توان کا یہی نام آتا ہے مداری - البتہ آج ان کا بندر ساتھ نہیں ہے
چلو ویسے بھی یہاں پاکیشیا میں بھی بندروں کی کمی نہیں ہے -
بس نچانے والا چاہیے - کیوں تنویر" ــــ عمران نے آخر میں تنویر
کی طرف مڑتے ہوئے کہا -

" تمہیں بس بکواس کرنی ہی آتی ہے" ــــ تنویر نے بُرا منہ
بناتے ہوئے کہا -

" آیئے عامر صاحب - میں آپ کا تعارف کرادوں - کیونکہ اب
آپ نے ہمارے ساتھ ہی کام کرنا ہے - میرا نام صفدر ہے -
یہ کیپٹن شکیل ہیں ــــ یہ تنویر صاحب ہیں اور یہ ٹائیگر میں عمران
کے پرائیویٹ ساتھی - اور یہ مس جولیانا فٹز واٹر ہیں - سیکرٹ سروس
کی نمبر ٹو" ــــ صفدر نے باقاعدہ ہر ایک کا تعارف کرانا شروع
کر دیا -

اور بلیک زیرو مسکرا مسکرا کر سب سے مصافحہ کرنے میں مصروف
ہو گیا - اور عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ ایکسٹو کے اپنی ہی ٹیم کے
ممبروں سے تعارف واقعی دلچسپ سچوئشن ہے ــــ اور اگر ممبرز کو پتہ
چل جائے کہ جن صاحب سے تعارف کرایا جا رہا ہے ان کی آواز
سنتے ہی سب مؤدب ہو جاتے ہیں تو کیسی رہے گی - لیکن ظاہر ہے،
وہ اس سچوئشن پر خود ہی محظوظ ہو سکتا تھا -

" آپ سب حضرات سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے -
میں کوشش کروں گا کہ آپ کی کارکردگی کے معیار پر پورا اتر سکوں"
بلیک زیرو نے باقاعدہ رسمی جملے بولتے ہوئے کہا -

" اور اگر نہ اتر سکوں تو آپ مجھے زبردستی بھی اتار سکتے ہیں" ــــ عمران
نے لقمہ دیتے ہوئے کہا - اور بلیک زیرو ہنس پڑا -

" عامر صاحب ــــ آخر آپ میں ایسی کون سی خوبی ہے کہ ایکسٹو
نے اتنی دور سے آپ کو بلا کر اس مشن پر بھیجا ہے" ــــ تنویر نے
منہ بناتے ہوئے کہا - ایک تو اس کی طبیعت ہی ایسی تھی اور دوسری
جھنجلاہٹ اُسے جولیا پر ہو رہی تھی - جو نجانے کیوں عامر کو دلچسپی سے
دیکھ رہی تھی ــــ اور ظاہر ہے جولیا کی دلچسپی کو محسوس کر لینے کے بعد
تنویر کے لہجے میں چڑچڑا پن آ ہی جاتا تھا -

" خوبی تو کوئی نہیں تنویر صاحب ــــ مجھے تو حکم ملا ہے - تو میں حاضر
ہو گیا ہوں - اب میرا انتخاب کیوں کیا گیا ہے یہ چیف باس ہی آپ کو
بتا سکتے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا -

" اچھا بھئی اب تیاری کریں - بے چاری جولیا ہمارے جانے کا
انتظار کر رہی ہے - تاکہ جلد از جلد باقی ممبرز پر رعب داب قائم کر سکے -
ویسے مجھے چوہان - صدیقی - خاور اور نعمانی سے ہمدردی ہے - عورت
کی حاکمیت کا اصل مزہ انہیں اب آئے گا - جب یہ مجرموں کے پیچھے
بھاگنے کی بجائے لپ سٹک کے نئے شیڈ ڈھونڈھتے پھریں گے"
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا - اور سب اس بار ہنسنے کی بجائے
مسکرا دیئے -

عمران نے بیگ اٹھا کر بلیک زیرو کے حوالے کیا اور پھر اس نے
ان سب کو سمجھانا شروع کر دیا کہ کس طرح وہ اپنی پنڈلیوں میں موجود
ٹرانسمیٹرز کو استعمال کریں گے -

"اچھا خدا حافظ ـــــ" عمران نے جولیا اور باقی ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر اپنی پنڈلی کے مخصوص حصے پر انگلی سے دباؤ ڈالا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کا وجود کمرے سے غائب ہو گیا۔

چیانگ نے کار ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ وہ اس وقت مقامی میک اپ میں تھا۔ کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ سے گزر کر ہوٹل کے ہال میں داخل ہو گیا ـــــ ہوٹل کے وسیع و عریض ہال میں خاصی گہما گہمی تھی چیانگ نے جیب سے اپنا کارڈ نکالا اور پاس کھڑے ایک سپروائزر کی طرف بڑھا دیا۔

"تشریف لائیے جناب" ـــــ سپروائزر نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ اور چیانگ سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک راہداری

سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر نچلی منزل میں پہنچا۔

"تشریف لے جائیے۔ باس آپ کے منتظر ہیں"

سپروائزر نے کارڈ واپس چیانگ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے سامنے بڑے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور چیانگ نے سر ہلا دیا ـــــ سپروائزر کے واپس جانے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھا اور ابھی اس نے دروازے پر دستک دینے کے لئے ہاتھ لگایا ہی تھا کہ دروازے کے اوپر لگے ہوئے مائیک سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کم ان پلیز" ـــــ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھلتا گیا اور چیانگ طویل سانس لیتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے رکھی ایک وسیع و عریض اور انتہائی شاندار میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا ـــــ اس کی کنپٹیوں کے بال سفید تھے۔ اور چہرے مہرے سے وہ عام سا کاروباری آدمی لگتا تھا۔

"خوش آمدید مسٹر ولسن۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا" ـــــ ادھیڑ عمر نے کرسی سے اٹھ کر چیانگ کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ـــــ ویسے میرے خیال میں۔ میں صحیح وقت پر پہنچا ہوں" ـــــ چیانگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ـــــ بالکل صحیح وقت پر ـــــ فرمائیے۔ کیا پینا پسند کریں گے" ـــــ ادھیڑ عمر نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"شکریہ ——— میرے پاس وقت بے حد کم ہے"
چیانگ نے اس بار قدرے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رقم لے آئے ہیں آپ" ——— ادھیڑ عمر کا لہجہ یک لخت کاروباری ہو گیا۔

"رقم نقد ملے گی۔ بے فکر رہیں" ——— چیانگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مطلوبہ معلومات اس فائل میں موجود ہیں" ——— ادھیڑ عمر نے کہا۔ اور میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکال کر چیانگ کی طرف بڑھا دی۔

چیانگ نے فائل کھولی۔ فائل میں صرف ایک ہی کاغذ لگا ہوا تھا۔ چیانگ کی نظریں تیزی سے اس کاغذ پر پھیلتی چلی گئیں۔

ٹائپ شدہ کاغذ پر عمران کی مصروفیات کی تفصیل درج تھی اور آخر میں صفدر کے فلیٹ کا پتہ تھا۔ اس کے بعد کاغذ پر ٹائپ ختم ہو گئی تھی۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں۔ اس فلیٹ کے بعد کیا ہوا"
چیانگ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے بعد میں خود حیران ہوں کہ کیا ہوا۔ میرے آدمیوں نے فلیٹ کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔ فلیٹ میں اس وقت ایک غیر ملکی عورت کے ساتھ تقریباً نو مرد جمع تھے جن میں عمران بھی شامل تھا ——— پھر ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اور اس کے

اندر جانے کے کچھ دیر بعد میرے آدمیوں نے یہ سمجھا کہ باقی افراد عمران سمیت اندر رہ گئے ہیں۔ اور شاید نگرانی سے بچنے کے لئے انہوں نے یہ حرکت کی ہے ——— اور چونکہ ہمارا ٹارگٹ عمران تھا۔ اس لئے میرے آدمیوں نے جانے والوں پر کوئی توجہ نہ دی۔ کافی دیر انتظار کے بعد جب اور کوئی باہر نہ نکلا۔ تو میرے آدمی ایک کھڑکی کا شیشہ کاٹ کر اندر داخل ہوئے ——— اور انہیں انتہائی حیرت انگیز منظر نظر آیا کہ عمران اور باقی رہ جانے والے پانچ افراد غائب تھے۔ ان کا اندر نام ونشان تک نہ تھا۔ اس مین گیٹ کے علاوہ سب کھڑکیاں اور دروازے اندر سے بند تھے ——— اور مین گیٹ کو میرے آدمیوں کے سامنے باہر سے لاک کیا گیا تھا۔ اور چونکہ میرے آدمی اس فلیٹ کے چاروں طرف موجود تھے۔ اس لئے کسی کے وہاں سے خفیہ طور پر نکل جانے کا بھی کوئی مسئلہ نہ تھا ——— جب مجھے رپورٹ ملی تو مجھے خیال آیا کہ اس فلیٹ سے کوئی خفیہ سرنگ یا راستہ نہ جاتا ہو۔ چنانچہ میں نے مکمل طور پر اس کی چھان بین ماہرین سے کرائی۔ لیکن ایسا کوئی راستہ یا سرنگ نہ ملی" ——— ادھیڑ عمر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آخر جیتے جاگتے انسان کہاں غائب ہو گئے" ——— چیانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات پر تو ہم حیران ہیں۔ ہماری اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ ہم نے بعد میں عمران کے فلیٹ کو بھی چیک کیا لیکن وہاں بھی تالا تھا ——— ہمسایوں سے تفتیش پر صرف اتنا معلوم ہوا کہ عمران کا باورچی

ہمسایوں کو یہ کہہ کر اپنے گاؤں چلا گیا ہے کہ عمران کسی غیر ملک گیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اپنے گاؤں جا رہا ہے" ـــــــ ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ـــــ ٹھیک ہے ـــــ آپ نے خاصی معلومات حاصل کر لی ہیں باقی میں خود دیکھ لوں گا۔ بہرحال وہ غیر ملکی عورت اور اس کے ساتھی جو فلیٹ سے واپس گئے تھے۔ ان کے متعلق کوئی معلومات" چیانگ نے فائل کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــــ چونکہ وہ ہمارا ٹارگٹ نہ تھے۔ اس لئے ہم نے ان کی طرف سرے سے کوئی توجہ ہی نہیں دی۔ ویسے مسٹر ولسن۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ یہ معلومات کس مقصد کے لئے حاصل کر رہے ہیں" ـــــــ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"سوری ـــــ آپ صرف اپنے کام سے کام رکھا کریں۔ یہ آپ کے اپنے مفاد میں بہتر ہے" ـــــ چیانگ نے تیز لہجے میں کہا۔ پھر جیب سے پھولا ہوا بٹوہ نکالا اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے ادھیڑ عمر کی طرف بڑھا دی۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ـــــ اور پھر گڈ بائی کہہ کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ وہ مختلف سڑکوں پر کار گھما گھما کر تعاقب کو چیک کرتا رہا۔ اور پھر اس نے کسی کو اپنے تعاقب میں نہ پا کر کار کو فریئر روڈ کی طرف موڑ دیا ـــــ فریئر روڈ کی ایک کوٹھی میں اس نے عارضی رہائش رکھی

ہوئی تھی۔ وہ آج صبح ہی شوگران سے یہاں پہنچا تھا۔ اُسے چونکہ پہلے سے معلوم تھا کہ ہوٹل شیراز جو کہ شرفا کا ہوٹل تھا کا مینیجر ٹونی اپنی ذاتی حیثیت سے معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔ اور اس نے اس کے لئے پورا گروپ بنا رکھا ہے ـــــ چنانچہ اس نے ٹیلی فون پر ہی ٹونی سے عمران کے متعلق تازہ ترین معلومات حاصل کرنے کا معاہدہ کر لیا تھا۔ اور آج صبح یہاں پہنچ کر اس نے ٹونی کی ہدایت کے مطابق ہال کی چالیس نمبر نشست باقاعدہ بک کرائی تھی۔ یہ ٹونی کا مخصوص کوڈ تھا ـــــ چنانچہ اس کارڈ کی وجہ سے وہ ٹونی تک پہنچا اور ٹونی کو بھی پتہ چل گیا کہ وہ اصل آدمی ہے۔ اس طرح اس نے کچھ رقم خرچ کر کے تازہ ترین معلومات حاصل کر لیں۔ لیکن ابھی تک اُسے یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ آخر عمران اور اس کے پانچ ساتھی یک لخت فلیٹ سے کہاں غائب ہو گئے۔

کوٹھی پہنچ کر وہ اپنے خاص کمرے میں گیا۔ اور اس نے بیگ میں سے جدید ترین ٹرانسمیٹر نکالا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"پی۔ ایل۔ ہیڈ کوارٹر اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز گونجی۔

"چیانگ سپیکنگ۔ فرام پاکیشیا۔ اوور" ـــــ چیانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ـــــ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔ اور چیانگ نے جیب سے نکالی ہوئی فائل میں موجود تمام

تمام تفصیلات بتا دیں۔

"عمران اور اس کے ساتھی کس وقت فلیٹ سے غائب ہوئے ہیں اوور" ——— ہیڈ کوارٹر سے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس ——— رات کو بارہ بجے کے قریب کا وقت تھا اوور۔" چیانگ نے کاغذ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ ٹونی کی کارکردگی واقعی خاصی معیاری تھی کہ اس نے وقت بھی ساتھ لکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اب تم واپس جا سکتے ہو" ہیڈ کوارٹر سے جواب دیا گیا۔

"لیکن باس۔ میری سمجھ میں ان کی اس طرح اچانک گمشدگی نہیں آ سکی اوور" ——— چیانگ نے کہا۔

"یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ بائی بائی۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

چیانگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ظاہر ہے اب وہ ہیڈ کوارٹر سے زبردستی تو نہ پوچھ سکتا تھا۔ اس لئے خاموش ہو گیا ——— ویسے ہیڈ کوارٹر کا ردعمل بتا رہا تھا کہ انہیں معلوم ہے کہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے۔ چونکہ اس کا کام ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے سامان پیک کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ واپس اپنے سنٹر میں جا سکے۔

ہر طرف اونچے نیچے۔ سخت اور ویران پتھریلے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔ اور عمران حیرت سے اس علاقے کو دیکھ رہا تھا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی عمران کے پیچھے ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔

"یہ ہے پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر" ——— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہماری آنکھ کسی شاندار ہوٹل میں کھلتی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنے بیگ میں سے طاقتور دوربین نکال کر آنکھوں سے لگا لی۔ لیکن دور دور تک نہ ہی کوئی عمارت نظر آ رہی تھی اور نہ کوئی درخت ——— یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی پتھریلے صحرا میں پہنچ گئے ہوں جہاں زندگی ناپید ہو۔

"ہیڈ کوارٹر زیر زمین بھی تو ہو سکتا ہے" ——— بلیک زیرو نے

کہا۔ اور ٹیم کے ممبران نے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

"تم سب بکھر کر مختلف چٹانوں کے پیچھے آڑ لے لو۔ میں کسی ٹیلے پر چڑھ کر بم پھینکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے اس طرح وہ سامنے آجائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

اور پھر عمران کے کہنے پر وہ سب بکھر کر تیزی سے مختلف چٹانوں کی آڑ میں ہو گئے۔ عمران جلدی سے ایک اونچے ٹیلے پر چڑھتا گیا۔ اور پھر اس نے اپنے بیگ میں سے ایک چھوٹا مگر خاصا طاقتور دستی بم نکالا۔۔۔۔ اور ہاتھ گھما کر اسے کچھ فاصلے پر موجود ایک چٹان پر پھینک دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹان کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران بھی بم پھینک کر ایک بڑے پتھر کی آڑ میں ہو گیا۔ وہ دراصل کسی نادیدہ طرف سے آنے والی گولی سے بچنا چاہتا تھا۔

بم کے دھماکے کے باوجود جب کافی دیر گزر گئی اور کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو عمران ایک بار پھر پتھر کی آڑ سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر اس بار حقیقی حیرت موجود تھی۔۔۔۔ اس نے ایک بار پھر دوربین سے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ لیکن دور دور تک زندگی کے کوئی آثار نظر نہ آرہے تھے۔ بس ہر طرف پتھریلی چٹانیں اور اونچے نیچے پتھریلے ٹیلے ہی نظر آرہے تھے۔۔۔۔ اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا وہ نیچے اتر آیا۔ اسے نیچے اترتا دیکھ کر باقی ساتھی بھی چٹانوں کے پیچھے سے باہر آگئے۔

"لگتا ہے ہم غلط جگہ پر آگئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"غلط جگہ پر۔۔۔۔ وہ کس طرح۔۔۔۔ کیا یہ فیوز غلط ہیں"

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فیوز بالکل درست ہیں۔ میں نے ایک ایک فیوز کو خود چیک کیا تھا۔ لیکن یہاں تو ایسی خاموشی ہے جیسے زندگی ہی مفقود ہو"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔۔ آپ کی بات درست ہے۔ ہم واقعی غلط جگہ پر آگئے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔ اور عمران سمیت سب ممبرز چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہم رات بارہ بجے دہلی سے چلے تھے۔ اور یہاں دن کے بارہ بجے ہونے چاہئیں تھے۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ سورج یہاں کافی ڈھل چکا ہے۔۔۔۔ سورج کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں سہ پہر کے چار بجنے والے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے وہ بات یاد رکھتے ہوئے کہا۔ جو عمران نے اسے خود دانش منزل میں بتائی تھی۔

"اوہ ہاں۔۔۔۔ واقعی۔۔۔۔ اوہ۔ اب واقعی بات واضح ہو گئی ہے۔ ہم غلط جگہ پر آگئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر عامر۔ آپ کو کیسے علم ہوا کہ یہاں ہم بارہ بجے پہنچیں گے"۔۔۔۔ صفدر نے گہری نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایکسٹو نے بریف کرتے ہوئے بتایا تھا کہ جس جگہ ہیڈ کوارٹر

موجود ہے۔ وہاں کے اور دارالحکومت میں پورے بارہ گھنٹے کا
فرق ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔
اور صفدر نے اس کے لہجے پر اطمینان کا اظہار کر دیا۔ اس کے ذہن
میں پیدا ہونے والی خلش بلیک زیرو کے سادہ لہجے نے دور کر
دی تھی۔

" اب میرے خیال میں ہمیں واپس جانا چاہیئے "۔۔۔۔ تنویر نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

" واپسی اتنی آسان نہیں ہے تنویر۔ جتنی تم سمجھ رہے ہو"
عمران نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

" کیوں ۔۔۔۔ کیا اس فیوز میں واپسی کا طریقہ نہیں ہے"
تنویر نے چونک کر پوچھا۔ باقی افراد بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے
کیونکہ اب تک ان کا بھی یہی خیال تھا کہ جس طرح وہ یہاں پہنچے ہیں۔
اسی طرح واپس بھی پہنچ جائیں گے۔

" نہیں ۔۔۔ اگر تمہارے ذہنوں میں ایسا کوئی خیال ہے۔ تو وہ
نکال دو۔ بہتر یہی ہے کہ میں وضاحت کر دوں۔ اس ٹرانسمٹ فیوز
کا سسٹم ایسا ہے کہ اس کے آن ہوتے ہی انسانی جسم مخصوص لہروں
میں تبدیل ہو کر فضا میں پھیل جاتا ہے ۔۔۔۔ اور جہاں اس کا رسیور
سیٹ ہوتا ہے وہاں یہ دوبارہ اکٹھا ہو کر مجسم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ
رسیور سیٹ نہ ہو تو پھر یہ کسی صورت بھی دوبارہ جمع نہیں ہو سکتا۔
اس لئے مجھے ابھی تک یہ یقین نہیں آ رہا کہ ہم غلط جگہ پر پہنچے ہیں۔
کیونکہ اگر یہاں رسیور سیٹ موجود نہ ہوتا تو ہم یہاں مجسم نہ ہو سکتے

تھے۔ اور چونکہ آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز کا رسیور صرف پاورلینڈ کا مین
رسیور سیٹ ہے۔ اس لئے ہمیں لازماً پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں
دوبارہ نمودار ہونا چاہیئے ۔۔۔۔ لیکن وقت کے لحاظ سے اور علاقے کے
لحاظ سے محسوس یہ ہو رہا ہے کہ ہم غلط جگہ پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال اب
واپسی اس طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ دارالحکومت میں ایسا کوئی رسیور
سیٹ نہیں ہے جو ہمیں وہاں اکٹھا کر دے ۔۔۔۔ البتہ یہ ہو جائے
گا کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فضا میں بکھرے رہ جائیں گے"۔
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔۔۔ پاورلینڈ کے افراد پاکیشیا کیسے پہنچ جاتے
تھے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" انہیں مخصوص فاصلے پر تھرو کیا جاتا تھا۔ یعنی جس طرح ہم گیند پھینکتے
ہیں اور گیند کا وزن ہوا کا دباؤ اور رفتار اور بازو کی قوت مل کر گیند کو
ایک مخصوص نشانے پر پہنچا دیتی ہے ۔۔۔۔ اس طرح مین سیٹ سے
اس آدمی کو مخصوص ٹارگٹ پر تھرو کیا جاتا ہے۔ لیکن واپسی صرف
رسیونگ سیٹ کے ذریعے ہی ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور
سب کے چہرے لٹک گئے۔

" تو پھر اب کیا ہو گا"۔۔۔۔ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یار اتنی جلدی کیوں گھبرا گئے ہو۔ یہاں ہم پکنک منائیں گے رمبا
سمبا ناچیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے ہمیں کس سمت آگے بڑھنا چاہیئے۔
ہو سکتا ہے ہم کسی اندازے تک پہنچ سکیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل

نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ حرکت میں برکت ہے آؤ" ——— عمران نے کہا۔
اور پھر وہ سامنے کے رخ چل پڑا۔ سب ساتھی اس کے ساتھ ساتھ تھے۔
اونچے نیچے پتھریلے ٹیلوں کو پھلانگتے ہوئے وہ آگے بڑھے جا رہے تھے۔
کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا ——— اس کی نظریں دور افق پر جمی
ہوئی تھیں۔ سورج اب غروب ہونے والا تھا۔

"وہ دیکھو مجھے ادھر عجیب سی روشنی نظر آ رہی ہے۔ یوں لگ رہا
ہے جیسے کچھ افراد ہاتھوں میں ٹارچیں روشن کئے چل رہے ہوں"
عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور ان سب کی نظریں اس جگہ پر جم گئیں۔ وہ چونکہ اس وقت کافی
اونچے ٹیلے پر تھے۔ اس لئے نیچے خاصا اندھیرا تھا۔ اور اس اندھیرے
میں روشنیاں واقعی چل رہی تھیں جیسے جگنو اڑ رہے ہوں۔

"ہاں واقعی یہ کچھ لوگ ہیں اور شاید کسی کو تلاش کر رہے ہیں"
بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ ادھر آ رہے ہیں۔ ان کا رخ ہماری طرف
ہے" ——— صفدر نے کہا۔

اسی لمحے عمران کو دوربین کا خیال آ گیا۔ اس نے بیگ میں سے
دوربین نکالی اور آنکھوں سے لگا لی۔

"اوہ ——— واقعی یہ دس افراد کا گروپ ہے۔ ان کے ہاتھ میں
ٹارچیں ہیں" ——— عمران نے دوربین آنکھوں سے لگاتے ہی کہا۔
لیکن ابھی وہ ان افراد کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک آسمان پر ایک زوردار

کڑاکا ہوا۔ اور وہ سب چونک کر آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ آسمان
پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے نیچے آ رہا تھا۔

"غار میں گھس جاؤ۔ غار میں" ——— عمران نے اس نقطے کو دیکھتے
ہی چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک
سائیڈ پر موجود بڑی غار کی طرف چھلانگ لگائی۔ باقی ساتھیوں نے
بھی اس کی تقلید کی ——— اور وہ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اس
غار کے اندر دوڑتے چلے گئے۔ غار خاصی گہری تھی۔ اس لئے وہ
دوڑتے ہوئے غار کے آخری سرے تک پہنچے تھے۔ کہ انہیں غار
کے دہانے پر انتہائی تیز سرخ روشنی نظر آئی ——— یوں لگ رہا تھا
جیسے تمام چٹانیں یکلخت جل اٹھی ہوں۔

"سانس روک لو" ——— عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔
اور ان سب نے سانس روک لئے۔ روشنی چند لمحے موجود رہی
پھر غائب ہو گئی ——— عمران نے تنویر اور بلیک زیرو کو لڑکھڑاتے
دیکھا تو جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے تھیلوں میں موجود آکسیجن گیس
ماسک نکالے اور ان کے منہ پر چڑھا دیئے۔ باقی ساتھیوں نے
بھی اپنے اپنے آکسیجن ماسک نکالے اور منہ پر چڑھا لئے۔ عمران
ویسے ہی سانس روکے ہوئے تھا۔

چند لمحوں بعد عمران نے آہستہ سے سانس لیا۔ اور پھر اس
نے دوبارہ سانس روک کر جلدی سے اپنے بیگ سے آکسیجن ماسک
نکالا اور منہ پر چڑھا لیا ——— آہستہ سے سانس لینے کے باوجود اس
کے جسم میں چنگاریاں سی بھرنے لگ گئی تھیں اور ذہن چکرانے لگا

تھا۔ اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ خود بھی آکسیجن ماسک لگالے۔
آکسیجن ماسک لگانے سے صورت حال چند لمحوں بعد معمول پر آ
گئی تو عمران انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کرکے غار کے دہانے کی
طرف کھسکتا گیا ــــ غار کے دہانے پر پہنچ کر اس نے ذرا سا سر
باہر نکال کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ لیکن وہاں ہر طرف خاموشی طاری
تھی۔ عمران غار سے باہر نکل آیا۔ اب اندھیرا ان چٹانوں پر بھی اتر
آیا تھا ــــ لیکن اتنی روشنی بہرحال موجود تھی کہ دیکھ دور تک دیکھ
سکتا تھا۔ وہ ایک چٹان پر چڑھنے لگا ہی تھا کہ یک لخت ٹھٹھک کر
نیچے ہو گیا۔ اُسے دور سے کسی گاڑی کی روشن بتیاں نظر آنے لگیں
یہ بتیاں اُسی طرف موجود تھیں جہاں پہلے وہ ٹارچوں والے افراد
موجود تھے ــــ بتیاں تیزی سے ادھر ہی آرہی تھیں جدھر عمران
موجود تھا۔ عمران تیزی سے کھسک کر نیچے اُترا اور واپس غار میں آ
گیا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے
کا اشارہ کیا ــــ اور پھر وہ سب غار کے دہانے سے باہر آکر
عمران کی اشاراتی ہدایات کے مطابق کمانڈوز کے انداز میں چٹانوں
اور بڑے پتھروں کی آڑ لیتے ہوئے اس جگہ سے دور ہٹتے چلے گئے۔
عمران کی حتی الوسع کوشش یہی تھی کہ وہ یا اس کے ساتھی کسی کھلی
جگہ سے نظر نہ آئیں۔

انہوں نے خاصا فاصلہ طے کیا تھا کہ عمران نے سب کو ایک بڑی
چٹان کے پیچھے رکنے کا اشارہ کیا۔ اب انہیں چار افراد ان چٹانوں
پر چلتے ہوئے نظر آرہے تھے جہاں پہلے وہ خود موجود تھے ـــ ان

چاروں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔ اس
لئے ان کے سائے سے نظر آرہے تھے۔ البتہ ان کے ہاتھوں میں
انتہائی طاقتور ٹارچیں موجود تھیں ــــ اور کاندھوں سے عجیب
ساخت کی گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ اور ادھر ادھر دیکھ رہے تھے اور
پھر تیزی سے وہ اُسی غار کی طرف بڑھ گئے جدھر کچھ دیر پہلے عمران
اور اس کے ساتھی موجود تھے ــــ عمران نے اپنے ساتھیوں کو
اشارہ کیا اور تیزی سے واپس مڑ کر دوبارہ چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا
پیچھے ہٹتا گیا۔ کچھ دور آنے کے بعد عمران نے اپنی سمت بدلی اور
پھر اُسی طرح چٹانوں کی آڑ لے کر اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس
نے گاڑی کو آتے دیکھا تھا ــــ البتہ اس بار اس کی رفتار خاصی تیز
تھی۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں زیادہ اطمینان تھا۔ اور پھر تھوڑی
ہی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں وہ گاڑی ایک سپاٹ سی جگہ
پر کھڑی تھی ــــ اس کی بتیاں بدستور روشن تھیں۔ پیچھے ایک پتلی
سی سڑک نیچے کو جاتی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے
پیچھے آنے والے ساتھیوں کو روک دیا۔ اور خود آہستہ سے کھسکتا
ہوا اس گاڑی کی طرف بڑھنے لگا ــــ وہ ذرا سا چکر کاٹ کر گاڑی
کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گیس ماسک وہ پہلے ہی اتار چکے تھے۔ ذرا سا چکر
کاٹ کر وہ جب گاڑی کے بالکل قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ یہ
ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی جیپ تھی ــــ جس کی ڈرائیونگ سیٹ
پر ایک سیاہ لباس میں ملبوس نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ عمران چاہتا تو
آسانی سے اس نوجوان پر قابو پا کر جیپ پر قبضہ کر سکتا تھا۔ لیکن وہ بدستور

پتھر کی اوٹ میں دبکا رہا۔ کیونکہ وہ اصل صورت حال جاننا چاہتا تھا۔
تھوڑی دیر بعد اُسے ٹارچوں کی روشنی چٹانوں سے جیپ کی طرف آتی
دکھائی دی۔ وہ چاروں افراد واپس آ رہے تھے۔
انہیں آتا دیکھ کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا ہوا نوجوان چونکا اور
پھر اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ وہ چاروں افراد چٹانیں پھلانگتے
ہوئے اس کے قریب پہنچ گئے۔
"کیا ہوا۔ باس وارث" ـــــ ڈرائیور نے آگے بڑھ کر ایک
لمبے تڑنگے نوجوان سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔
"ہونا کیا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر یہ کیسا کھیل ہے۔ میڈم
نے خود دوربین کی چمک ان پہاڑیوں پہ چیک کی ہے۔ اور سکس زیرو
بم دوسری بار استعمال کیا گیا ـــــ پہلی بار تو لکڑ بھگڑ کی لاشیں ہی
تھیں لیکن اس بار کچھ بھی نہیں ملا۔ وہاں کسی انسان تو کجا جانور تک کا
بھی وجود نہیں ہے" ـــــ لمبے تڑنگے نوجوان جسے وارث کہہ کر پکارا
گیا تھا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"تو پھر وہ دوربین کی چمک کہاں سے آ گئی" ـــــ ڈرائیور نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میرے خیال میں واپس جانے کی بجائے میڈم سے بات کر
لی جائے۔ ہو سکتا ہے میڈم خود یہاں آنا پسند کرے"۔
ایک اور آدمی نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں کال کرتا ہوں" ـــــ وارث نے کہا۔ اور اس
نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر اس کا کوئی بٹن دبایا تو ٹوں ٹوں

کی آوازیں نکلنے لگیں۔
"یس ـــ ہیڈکوارٹر اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی
ڈبہ سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور عمران یہ آواز سنتے ہی
چونک پڑا۔ کیونکہ وہ آواز پہچان گیا تھا یہ آواز لیڈی ایشلے کی تھی۔
اور لیڈی ایشلے کی آواز اور ہیڈکوارٹر کے الفاظ اب یہ بات طے
ہو گئی تھی کہ وہ غلط جگہ نہیں پہنچے بلکہ واقعی پاورلینڈ کے ہیڈکوارٹر
ہی پہنچے ہیں۔
"وارث سپیکنگ میڈم ـــــ ہم نے اچھی طرح ساری جگہیں
چیک کی ہیں۔ وہاں نہ ہی کوئی انسان ہے اور نہ ہی کوئی جانور اوور"
وارث نے جواب دیا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ گو یہ علاقہ ہماری رینج سے باہر ہے۔ اس لئے
ہم براہ راست تو اسے سکرین پہ نہ دیکھ سکے تھے لیکن دوربین کے
شیشے کی چمک میں نے خود صاف طور پہ دیکھی تھی اوور" ـــــ لیڈی ایشلے
نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔
"میڈم۔ میں نے بھی یہ چمک دیکھی ہے۔ لیکن آپ یقین کریں کہ
ہم نے وہ جگہ اور اس کا اردگرد کا سارا علاقہ اچھی طرح چیک کر
لیا ہے ـــــ لیکن واقعی وہاں کسی انسان کا وجود نہیں ہے اوور"
وارث نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"تم چونکہ میری نظر میں انتہائی ذمہ دار آدمی ہو۔ اس لئے میں
تمہاری بات پہ یقین کر سکتی ہوں۔ حالانکہ ہمیں پاکیشیا کے دارالحکومت
سے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع مل چکی ہے۔ بہرحال

تم لوگ واپس آجاؤ۔ میرے خیال میں ہمیں اب ریچ مزید بڑھا دینی چاہئیے اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"جیسا حکم میڈم اوور" ـــــ وارف نے کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل سنتے ہی اس نے ڈبہ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اب تمام صورت حال عمران کے سامنے واضح ہو چکی تھی کہ وہ براہِ راست ہیڈ کوارٹر کی بجائے اس کے قریبی کسی علاقے میں پہنچے ہیں ـــ اور یہ بھی ان کی آمد کی اطلاع بھی ہیڈ کوارٹر کو مل چکی ہے۔

عمران نے کال کے ختم ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک چپٹا سا ریوالور نکالا اور پھر اس کا رخ ان پانچوں افراد کی طرف کر کے جو اب اکٹھے جیپ پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے ٹریگر دبا دیا ـــ چپٹے ریوالور کے دہانے پر نارنجی رنگ کا شعلہ چمکا اور دوسرے لمحے وہ پانچوں بُری طرح لڑکھڑا کر نیچے چٹانوں پر گر گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے یک لخت ان کے دل حرکت کرنا بند کر گئے ہوں۔ ان کے نیچے گرتے ہی عمران اچھل کر چٹان کی اوٹ سے باہر آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی چٹانوں کے پیچھے سے نکل آئے۔

"جلدی کرو۔ ان کے لباس اتار کر پہن لو اپنی اپنی قد و قامت کے مطابق ـــ جلدی کرو" ـــــ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور خود اس نے ایک آدمی کا لباس تیزی سے اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے۔ عمران نے

ان کے کندھوں سے لٹکی ہوئی عجیب ساخت کی گنوں کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ کیونکہ یہ بالکل ہی نئی ساخت کی گنیں تھیں۔

"ان سب کو اٹھا کر کسی غار میں لے چلو۔ تاکہ وہاں اطمینان سے ان کا میک اپ ہو سکے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ سب جھک کر ایک ایک آدمی کو اٹھا کر اوپر چٹانوں پر چڑھتے گئے۔ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک بڑا اور خاصا گہرا غار موجود تھا۔ عمران کی رہنمائی میں وہ اس غار میں گھس گئے ـــ غار کے آخر میں غار کی دونوں سائیڈوں پر چھوٹی چھوٹی غاریں تھیں۔ وارف اور اس کے ساتھیوں کو وہیں لٹا دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے بیگ کھولے اور میک اپ باکس نکال لئے۔ تاکہ جس جس کا لباس انہوں نے پہنا ہے ان کا میک اپ بھی جلد از جلد کر لیں ـــ ابھی وہ میک اپ میں مصروف تھے کہ اچانک غار کے دہانے سے تیز روشنی کی دھار اندر پڑی۔ یوں لگتا تھا جیسے غار کے اندر دن نکل آیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی روشنی پڑتے ہی بُری طرح اچھلے۔ دوسرے لمحے روشنی یک لخت غائب ہو گئی اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا گونج اٹھی۔

ہنری کی کال ملنے کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا کے ایک فلیٹ سے اچانک غائب ہو گئے ہیں، لیڈی ایشلے کے لئے ایک ایک لمحہ قیامت بن گیا تھا ____ وہ اب مستقل طور پر کنٹرول روم میں بیٹھ گئی تھی۔ اور اس نے ہر طرف سرچنگ پارٹیاں بھیج دی تھیں۔ اس کی تیز نظریں مسلسل سرچنگ سکرین پر جمی ہوئی تھیں ____ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں بھی سراغ نہ لگ رہا تھا حالانکہ ہنری کی کال کے مطابق وہ لازماً یہاں پہنچ چکے ہوں گے۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہاں پہنچے ہوں اور سرچنگ سکرین پر ان کا پتہ نہ چل رہا ہو" ____ لیڈی ایشلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ ہماری رینج تو خاصی وسیع ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے

کہ ہیڈ کوارٹر سے ٹارگٹ ہی غلط ہو گیا ہو" ____ پاس بیٹھے ہوئے جیگری نے کہا۔

"کیا ____ کیا تم ہیڈ کوارٹر کو غلط کہہ رہے ہو" ____ مادام اس بری طرح چونک کر جیگری کی طرف مڑی کہ جیگری خود سے کرسی پر سے گرتے گرتے بچا۔

"مم ____ مم ____ میڈم میں نے تو......" ____ جیگری نے بری طرح ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ____ تمہاری یہ جرأت کہ تم ہیڈ کوارٹر کو غلط کہہ سکو" لیڈی ایشلے نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں نمودار ہونے والے پستول سے دھماکہ ہوا اور اس بار جیگری واقعی کرسی سمیت فرش پر الٹ گیا۔ گولی اس کی پیشانی پر پڑی تھی ____ اور اسے چیخنے تک کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ کنٹرول روم میں موجود باقی افراد اس طرح سہم گئے کہ جیسے وہ انسان نہ ہوں مجسمے ہوں۔

"لے جاؤ اس احمق کی لاش کو اور بھٹی میں ڈال دو۔ یہ ہیڈ کوارٹر کو غلط کہہ رہا تھا" ____ میڈم ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور مجسموں کی طرح کھڑے ہوئے لوگ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور انہوں نے چشم زدن میں جیگری کی لاش اٹھائی اور کنٹرول روم سے باہر لے گئے ____ لیڈی ایشلے دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس کا خوب صورت چہرہ ابھی تک غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی سکرین پر

اس کی نظریں پڑیں وہ بُری طرح چونک پڑی - اسے سکرین کے ایک کونے پہ ایک نقطہ سا مسلسل چمکتا ہوا نظر آیا۔

" اوہ ___ اوہ ___ یہ دوربین کا لینز ہے " ___ لیڈی ایشلے یہ نقطہ دیکھتے ہی بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" یہ ایبون رینج سے چار کلومیٹر دور پتھریلی پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ زیرو سکس بم استعمال کرو ___ جلدی ___ فوراً "

لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور کنٹرول روم میں موجود سارے افراد چابی بھرے کھلونوں کی طرح حرکت میں آگئے - لیڈی ایشلے کی نظریں مسلسل سکرین پہ جمی ہوئی تھیں ___ لیکن اب وہ نقطہ چمکنا غائب ہو گیا تھا - اور دوسرے لمحے عین اس جگہ جہاں وہ نقطہ دکھائی دیا تھا آسمان پہ ایک سرخ رنگ کا نقطہ دکھائی دیا - نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اور پھر نشیب پہ پہنچ کر وہ پھٹا ___ اور سرخ رنگ کی تیز شعاعیں پورے ماحول پہ پھیل گئیں - پورا سکرین سرخ رنگ میں ڈوب سا گیا۔

مادام نے جلدی سے مشین کی سائیڈ پہ لگا ہوا ایک سوئچ دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ___ میڈم کالنگ " ___ مادام نے بٹن دبلتے ہی چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" یس میڈم ___ وارث اٹنڈنگ " ___ دوسری طرف سے وارث کی آواز سنائی دی۔

" تم نے زیرو سکس بم کی رینج دیکھ لی ہے " ___ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس میڈم ___ میں اس کے کافی قریب ہوں "

وارث نے جواب دیا۔

" عمران اور اس کے ساتھی وہاں موجود تھے - فوراً وہاں پہنچ کر ان کی لاشیں اٹھا لاؤ - فوراً پہنچو " ___ مادام نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

" یس میڈم " ___ دوسری طرف سے وارث نے جواب دیا اور مادام نے سوئچ آف کر دیا۔

اُسی لمحے سکرین کا ایک کونہ روشن ہوا اور اس پہ ایک بڑی سی جیپ نمودار ہوئی - جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایک طرف بڑھی جا رہی تھی ___ لیکن سکرین پہ جیپ کا ہی کلوز اپ نظر آ رہا تھا جیپ میں بیٹھے ہوئے افراد سکرین پہ صاف پہچانے جا سکتے تھے۔ مادام خاموش بیٹھی دیکھتی رہی پھر جیپ رک گئی اور اس میں سے چار افراد اتر کر آگے بڑھے اور سکرین سے غائب ہو گئے جب کہ ایک آدمی جو ڈرائیور تھا جیپ کے اندر ہی بیٹھا رہا ___ مادام کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا - جب اُسے خیال آتا کہ عمران اور اس کے ساتھی زیرو سکس بم سے ہلاک ہو گئے ہیں تو خوشی کی لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ جاتی ___ لیکن دوسرے لمحے جب اُسے خیال آتا کہ عمران اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں - تو وہ بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتی - بہرحال جو بھی نتیجہ تھا ابھی سامنے آنے

ڈالا تھا۔ اور پھر اس نے ڈرائیور کو جیپ سے نیچے اترتے دیکھا تو وہ چونک پڑی۔ جیپ کے اندر موجود سکرین آؤٹ مشین کی وجہ سے جیپ اور اس کے گرد چھ فٹ کا علاقہ اُسے سکرین پر نظر آ رہا تھا۔

"سکرین آؤٹ مشین کی رینج بڑھاؤ۔ یہ احمق جیپ سے کیوں اترا ہے"۔۔۔ مادام نے ڈرائیور کے نیچے اترتے ہی چیخ کر کہا۔ اور دوسرے لمحے سکرین کا کونہ اور زیادہ پھیل کر روشن ہو گیا اب جیپ کے ارد گرد دس فٹ کا علاقہ نظر آنے لگا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔۔۔ کیونکہ وارث اور اس کے ساتھی خالی ہاتھ جیپ کے قریب پہنچتے اُسے نظر آ رہے تھے۔

"یہ تو خالی ہاتھ آ رہے ہیں۔۔۔ اس کا کیا مطلب ہوا" مادام نے ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے کہا۔

"آپ وارث سے بات کریں گی مادام"۔۔۔ ایک آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا میں اس احمق کی شکل ہی دیکھتی رہوں گی"۔۔۔ مادام بُری طرح چیخ پڑی۔

اور آپریٹر سر ملاتا ہوا تیزی سے مشین کی طرف مڑا ہی تھا کہ لیڈی اینشلے نے وارث کو جیپ سے ڈبہ نکالتے ہوئے دیکھا۔

"رک جاؤ۔ وہ خود بات کر رہا ہے"۔۔۔ مادام نے چیخ کر آپریٹر سے کہا۔ اور آپریٹر کا مشین کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔

اسی لمحے مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور مادام نے

ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس۔۔۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ لیڈی اینشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ عمران کی وجہ سے وہ اپنا نام نہ لینا چاہتی تھی وہ ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتی تھی۔

"وارث سپیکنگ میڈم۔۔۔ ہم نے اچھی طرح ساری جگہیں چیک کی ہیں وہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی جانور اوور" وارث کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ گو یہ علاقہ ہماری رینج سے باہر ہے اس لئے ہم براہ راست اُسے سکرین پر نہ دیکھ سکے تھے لیکن دوربین کے شیشے کی چمک میں نے خود صاف طور پر دیکھی تھی اوور" لیڈی اینشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میڈم۔۔۔ میں نے بھی یہ چمک دیکھی ہے۔ لیکن آپ یقین کریں کہ ہم نے وہ جگہ اور اس کا ارد گرد کا سارا علاقہ اچھی طرح چیک کر لیا تھا۔ لیکن واقعی وہاں کسی انسان کا وجود نہ ہے اوور" وارث نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم چونکہ میری نظر میں انتہائی ذمہ دار آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہاری بات پر یقین کر سکتی ہوں۔ حالانکہ ہمیں پاکیشیا کے دارالحکومت سے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع مل چکی ہے۔ بہرحال تم واپس آ جاؤ۔۔۔ میرے خیال میں ہمیں اب رینج مزید بڑھا دینی چاہیئے اوور"۔۔۔ لیڈی اینشلے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب اس کے پاس اس کے سوا اور کہنے کے لئے۔ ۰

ہی کیا گیا تھا۔

"جیسا حکم میڈم اوور" ـــــ وارف نے کہا۔ اور لیڈی ایشلے نے اوور اینڈ آل کہہ کر سوئچ آف کر دیا۔

وارف اور اس کے ساتھی جیپ پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک ایک چٹان کی اوٹ سے ایک ہاتھ برآمد ہوا اور پھر اس ہاتھ میں موجود چھوٹے سے ریوالور کے سرے پر نارنجی رنگ کا شعلہ چمکا ـــــ اور وارف اور اس کے ساتھی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح پتھروں پر گر گئے۔ لیڈی ایشلے حیرت سے بت بنی آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب منظر دیکھ رہی تھی۔ اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو گیا تھا ـــــ اور دوسرے لمحے چٹان کی اوٹ سے ایک آدمی برآمد ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی مختلف چٹانوں کی اوٹ سے پانچ افراد برآمد ہوئے اور مادام بری طرح چیختی ہوئی ایک بار پھر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ ـــــ اوہ ـــــ یہ عمران ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں ـــــ اوہ ـــــ یہ اتنے قریب تھے ـــــ اوہ" ـــــ مادام غصے اور حیرت کی شدت سے بری طرح ناچنے لگی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ دوڑ کر دیوار سے ٹکر مار کر اپنا سر پھوڑ لے گی۔

"مم ـــــ مم ـــــ مادام ......" ـــــ ایک آپریٹر نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید زندگی میں پہلی بار لیڈی ایشلے کو اس حالت میں دیکھ رہا تھا۔

اور غصے کی شدت سے ناچتی ہوئی مادام یک لخت رک گئی اس

کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھوں سے جیسے انگارے برس رہے تھے۔

وہ چند لمحے بت کی طرح سکرین کو دیکھتی رہی جہاں عمران اور اس کے ساتھی وارف اور اس کے ساتھیوں کا لباس اس طرح اتارنے میں مصروف تھے جیسے گدھ انسانی لاشوں کو نوچتے ہیں۔

"یہ ـــــ یہ لباس اتار رہے ہیں۔ اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے۔ وارف اور اس کے ساتھی زندہ ہیں۔ ہاں یہ ضرور انہیں زندہ رکھیں گے۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ یہ ـــــ یہ اب ان کے روپ میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں گے۔ اوہ ـــــ اگر یہ سکرین آؤٹ مشین جیپ میں نہ ہوتی تو یہ واقعی خوفناک انداز میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتے" ـــــ لیڈی ایشلے نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت تیزی سے نارمل ہوتی جا رہی تھی۔

"مادام ـــــ ان پر زیرو سکس فائر کیا جائے" ـــــ ایک آپریٹر نے کہا۔

"احمق نانسنس ـــــ رینج کے اندر زیرو سکس کیسے فائر ہو سکتا ہے۔ تم پورے ہیڈ کوارٹر کو اڑانا چاہتے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے چیخ کر کہا اور آپریٹر سہم گیا۔

لیڈی ایشلے نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے کونے میں لگا ہوا ایک سوئچ دبا دیا۔

"یس ـــــ تھرٹی ون اسٹینڈنگ اوور" ـــــ سوئچ دبتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"تھرڈی ون ۔۔۔ تم کس پوزیشن پر ہو اوور" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"زیرو الیون پر میڈم اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ۔۔۔ اپنے آدمیوں کو لے کر فوراً ون الیون پر پہنچو۔ وہاں حملہ آوروں نے وارث اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا ہے اور اب ان کا لباس پہن رہے ہیں۔ وارث کی جیپ کے ساتھ۔ ان سب کو دیکھتے ہی مشین گنوں سے بھون ڈالو ۔۔۔ کوئی آدمی زندہ بچ کر نہ جائے۔ ایک لمحہ توقف نہ کرنا۔ بس دیکھتے ہی فائر کھول دینا۔ اوور" ۔۔۔ مادام نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم اوور" ۔۔۔ تھرڈی ون نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"جلدی پہنچو۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ مادام نے کہا اور سوئچ آف کر دیا۔

اب عمران اور اس کے ساتھی وارث اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر چٹانوں کی طرف لے جا رہے تھے۔

"اوہ ۔۔۔ یہ انہیں کہاں لے جا رہے ہیں۔ اوہ" ۔۔۔ مادام نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کہا۔ اور ساتھ ہی سوئچ ایک بار پھر دبا دیا۔

"یس ۔۔۔ تھرڈی ون اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ سوئچ دبتے ہی ایک بار پھر تھرڈی ون کی آواز سنائی دی۔

"سنو ۔۔۔ حملہ آور وارث اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر

جیپ سے دور لے جا رہے ہیں۔ میں رینج بڑھا رہی ہوں، تم جب جیپ کے پاس پہنچو گے تو میں تمہیں گائیڈ کر دوں گی۔ انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ وہ بے حد چالاک اور ہوشیار ہیں اوور" مادام نے کہا۔

"بے فکر رہیں مادام اوور" ۔۔۔ تھرڈی ون نے کہا۔ اور مادام نے سوئچ آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

اس کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی چٹانیں پھلانگتے ہوئے اچانک ایک چٹان سے اترے اور سکرین سے غائب ہو گئے۔

"ہونہہ ۔۔۔ یہ ضرور کسی غار میں گھسے ہیں۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ یہ ان کا وہاں میک اپ کریں گے۔ اوہ احمق۔ انہیں معلوم نہیں کہ ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے وقت میک اپ چیک ہو جاتا ہے"۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں بعد اس نے ایک اور جیپ کو وارث کی جیپ کے قریب رکتے ہوئے دیکھا تو چونک کر سوئچ آن کر دیا۔ جیپ میں سے چھ افراد نیچے اترے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"ہیلو ۔۔۔ تھرڈی ون اوور" ۔۔۔ مادام نے سوئچ دباتے ہی کہا۔

"وہ شمال کی طرف اوپر چٹانوں میں غائب ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً کسی غار میں ہوں گے۔ تم نے انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنا ہے۔

اور سنو ـــــ انہیں دیکھتے ہی فائر کھول دینا۔ قطعاً کوئی توقف نہ ہو اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"یس میڈم ـــــ میں سمجھ گیا اوور" ـــــ ایک پستہ قد لیکن بھرے ہوئے جسم کے نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ یہ تھرنی ڈن تھا۔

اور لیڈی ایشلے نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے سوئچ آف کر دیا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر تھیں۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی وارث اور اس کے ساتھیوں سمیت غائب ہوئے تھے ـــــ وہ جگہ سکرین کی رینج پر تھی۔ اور اب وہ تھرنی ڈن کو ادھر بڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ تھرنی ڈن اور اس کے پانچ ساتھی واقعی احتیاط سے پھیل کر آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کا انداز اس قدر محتاط تھا کہ لیڈی ایشلے کو ان کی کامیابی کا یقین ہو گیا تھا۔

"آواز آن کرو ـــــ جلدی" ـــــ اچانک ایک خیال کے آتے ہی مادام نے چیخ کر کہا۔ وہ مشین گن کی فائرنگ کی آواز اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں خود اپنے کانوں سے سننا چاہتی تھی ـــــ اور ہال میں موجود ایک آپریٹر تیزی سے مشین پر جھک گیا۔ دوسرے لمحے سکرین کے ساتھ ساتھ مشین سے تھرنی ڈن اور اس کے ساتھیوں کے قدموں کی ہلکی ہلکی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔

پھر تھرنی ڈن خود آہستہ سے آگے بڑھا اور ایک چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی اسی طرف کو بڑھے۔

اسی لمحے لیڈی ایشلے نے سکرین پر اس حصے پر تیز روشنی کی چمک دیکھی اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازیں مشین میں سے نکل کر ہال میں گونجنے لگیں ـــــ اور مادام یہ آوازیں سنتے ہی بُری طرح اچھل پڑی۔ خوشی اور مسرت کی شدت سے اس کا چہرہ گلنار ہو رہا تھا۔

"اب میں دیکھوں گی کہ یہ شیطان کیسے بچتے ہیں" ـــــ مادام نے مسرت سے نلچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ واقعی کھلا پڑ رہا تھا۔ اور آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔ مشین گنوں کی فائرنگ آوازیں اب ختم ہوئے کچھ دیر ہو چکی تھی ـــــ مادام نے جلدی سے سوئچ آن کیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ تھرنی ڈن ـــــ ہیلو تھرنی ڈن اوور" ـــــ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس ـــــ تھرنی ڈن اٹنڈنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے تھرنی ڈن کی آواز سنائی دی۔

"کیا رہا ـــــ مر گئے وہ لوگ اوور" ـــــ مادام نے پھیپھڑوں کی پوری قوت سے کام لیتے ہوئے پوچھا۔

"یس میڈم ـــــ وکٹری اوور" ـــــ تھرنی ڈن کی آواز سنائی دی۔

اور مادام مزید بات کرنا بھول گئی۔ اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا۔ اور اس بار واقعی کرسی سے اٹھ کر بے اختیار ناچنے لگی۔

"ناچو ـــــ رقص کرو ـــــ جشن مناؤ ـــــ سب ناچو۔ لیڈی ایشلے

...نے آج اپنے سب سے بڑے دشمن کو مار گرایا ہے" —— لیڈی ایشلے
...اقعی خوشی اور مسرت کے بے پناہ جوش سے بے خود ہو رہی تھی۔

تیز روشنی کی دھار پڑتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے
اچھلا اور ساتھ ہی اس کے حلق سے نکلا "سائیڈوں پر چھلانگیں لگاؤ"
اور خود وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ کی چھوٹی غار میں چھلانگ لگا گیا۔
البتہ چھلانگ لگاتے ہوئے بھی وارث کے کندھے سے لٹکنے والی
عجیب ساخت کی گن اس کے ہاتھوں میں آ گئی —— اُسی لمحے روشنی
یک لخت غائب ہو گئی اور ساتھ ہی غار کے کھلے دہانے کی طرف سے
چھ مشین گنوں کی مسلسل تڑتڑاہٹ فضا میں گونجی اور غار کے اندر
جیسے گولیوں کی بارش شروع ہو گئی اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے
قدم آگے بڑھتے آئے —— فائرنگ کرنے والے فائرنگ کرتے
ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

"سٹاپ —— فائر کافی ہو گیا ہے۔ ان کے جسم چھلنی ہو چکے ہوں
گے" —— ایک آواز غار میں گونجی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی
آوازیں یک لخت ختم ہو گئیں۔
اُسی لمحے عمران نے چھوٹی غار کی سائیڈ سے وارث والی گن کا
سرا باہر نکال کر دہانے کی طرف موڑا اور ٹریگر دبا دیا۔ اور اس نئی
ساخت کی گن سے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں برآمد ہوئیں —— اور
اس کے ساتھ ہی غار انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ اس نئی ساخت
کی گن سے گولیاں قوس کی صورت میں نکل رہی تھیں۔ اور اس کے
ساتھ ہی عمران فائر کرتا ہوا اچھل کر باہر نکلا —— غار کے درمیان میں
چھ افراد لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسم گولیوں
سے چھلنی ہو گئے تھے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی جہاں پہلے موجود
تھے وہاں بے ہوش پڑے ہوئے وارث اور اس کے ساتھیوں کا
بھی یہی حشر ہوا تھا —— عمران حملہ آوروں کی لاشوں کو پھلانگتا ہوا
دہانے کی طرف دوڑتا گیا۔ جب کہ چھوٹی غاروں میں سے اس کے
ساتھی باہر نکل آئے۔ وہ سب بخیریت تھے۔ اگر واقعی عمران عین
آخری لمحے میں انہیں چھلانگیں لگانے کو نہ کہتا تو اس بار یقیناً وہ لاشوں
میں بدل چکے ہوتے —— مخصوص تربیت کی وجہ سے وہ سب بجلی کی
سی تیزی سے سائیڈوں میں چھلانگیں لگا گئے تھے اور اتنا وقفہ بھی
انہیں صرف اس لئے مل گیا تھا کہ حملہ آوروں نے پہلے روشنی بجھائی
اور پھر فائرنگ شروع کی —— غار چونکہ خاصا گہرا تھا۔ اس لئے
حملہ آوروں کو اس کا آخری سرا دیکھنے کے لئے تیز روشنی کرنا پڑی ورنہ

غار کے دہانے کے قریب تو خاصی روشنی تھی۔

" اوہ ۔۔۔ اس بار واقعی کوئی نیکی کام آگئی ہے " ۔۔۔۔ ٹائیگر نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے عمران دہانے سے باہر کا جائزہ لے کر واپس غار میں آرہا تھا تاکہ اپنے ساتھیوں کو چیک کرے ابھی وہ حملہ آوروں کی لاشوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ایک لاش کی جیب سے نکل کر باہر گرنے والے چھوٹے سے ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ۔۔۔ عمران نے جھپٹ کر ڈبہ اٹھالیا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ وہ وارن کو پہلے ہی ایسا کرتے دیکھ چکا تھا۔

" ہیلو ہیلو ۔۔ تھرٹی ون ۔۔۔ ہیلو تھرٹی ون اوور " ۔۔۔ ڈبے میں سے لیڈی اسٹلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس ۔۔۔ تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور " ۔۔۔ عمران نے وہی آواز اور لہجہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ جس نے فائرنگ بند کرنے کے لئے کہا تھا کیونکہ اتنا وہ سمجھتا تھا کہ اس حملہ آور پارٹی کا لیڈر ہی ایسا حکم دے سکتا ہے۔ اور لیڈی ایشلے پارٹی لیڈر سے ہی بات کر سکتی ہے۔

" کیا رہا ۔۔۔ مر گئے وہ لوگ اوور " ۔۔۔ مادام کی بُری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس میڈم ۔۔۔ دکٹری اوور " ۔۔۔ عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے مادام کی اوور اینڈ آل کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سوئچ آف کر دیا۔

" یہ اچانک کیسے پہنچ گئے " ۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

" موت اچانک ہی آیا کرتی ہے مسٹر عامر ۔۔۔ اس بار واقعی خوش قسمتی ہمارا ساتھ دے گئی ہے۔ میرا خیال ہے کسی جگہ سے ہمیں باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے۔ جلدی کرو بیگ اٹھاؤ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے " ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اپنے بیگ کی طرف لپکا۔ جس میں گولیوں کے کئی نشانات نظر آرہے تھے۔ یہی حشر دوسرے بیگوں کا تھا۔

" وہ میک اپ وغیرہ " ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

" لعنت بھیجو میک اپ پر۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے " عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ دہانے کی طرف سے باہر گئے تو شاید چیک کر لئے جائیں۔ میرے خیال میں یہ علاقہ ان کی رینج میں ہے " صفدر نے کہا۔

" میری طرف والی چھوٹی غار میں ایک تنگ سا راستہ ہے میرے خیال میں کہیں دور نکلے گا۔ آؤ میرے ساتھ " ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے اس چھوٹی غار کی طرف دوڑ پڑا۔ سرکل رینج گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی جب کہ دوسرے ساتھیوں نے عام مشین گنیں اٹھائی تھیں ۔۔۔ ٹرانسمیٹر عمران نے جیب میں

ہی ڈال لیا تھا۔ چھوٹی غار میں واقعی ایک تنگ سا دہانہ موجود تھا۔
عمران نے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور ٹارچ باہر نکالی۔ لیکن ٹارچ مشین
گن کی گولی لگنے سے ناکارہ ہو چکی تھی ___ اُسی لمحے بلیک زیرو
نے ٹارچ جلا دی۔ اس کی ٹارچ درست تھی۔ باقی ساتھیوں نے
بھی ٹارچیں روشن کر لیں۔

وہ ایک ایک کر کے اس راستے سے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی
وہ اس تنگ راستے میں ہی تھے کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں
کی آوازیں نکلنے لگیں ___ اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو
رکنے کا اشارہ کیا۔ اور جیب سے ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس کا
بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ تھرڈی ون اوور" ___ دوسری طرف سے لیڈی
ایشلے کی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم ___ تھرڈی ون اٹنڈنگ اوور" ___ عمران نے
تھرڈی ون کے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا واقعی یہ ایشیائی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا پوزیشن ہے اوور"
لیڈی ایشلے کا لہجہ اس بار سنبھلا ہوا تھا۔

"یس میڈم۔ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے اور میرے
ساتھیوں نے ان پر مشین گنوں کا فائر کھول دیا۔ لیکن مادام۔ وارف
اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ہیں اوور" ___ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ ___ یہ تم نے کیا کیا۔ وارف بے حد قیمتی آدمی تھا۔
اوہ اوور" ___ مادام کے لہجے میں یک لخت افسوس کے ساتھ

غصہ بھی ابھر آیا۔

"مم ___ مم ___ مادام ___ ہمیں وہ نظر نہیں آئے وہ فرش پر
پڑے ہوئے تھے اوور" ___ عمران نے جان بوجھ کر سہمے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ___ بہرحال ان ایشیائیوں کی موت سب سے اہم ہے۔
تم ایسا کرو ان کی لاشیں اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے آؤ فوراً میں تمہاری
منتظر ہوں اوور" ___ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"مم ___ مم ___ مادام ___ ان کی لاشیں اس قابل نہیں رہیں
کہ اٹھائی جا سکیں۔ ان کے جسموں کے پرزے اڑ گئے ہیں مادام۔
ساری غار میں بکھرے ہوئے ہیں اوور" ___ عمران نے جان بوجھ کر
کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی ایک نیا منصوبہ ابھر آیا تھا۔

"اوہ اچھا ___ واقعی اس قدر مشین گنوں کے بے پناہ فائر کا
یہی نتیجہ ہونا چاہیئے تھا۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت وہیں
رکو۔ میں خود وہیں آ رہی ہوں اوور" ___ مادام کی آواز سنائی دی۔
اور عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ اپنے منصوبے
میں کامیابی کی طرف چل پڑا تھا۔

"یس میڈم اوور" ___ عمران نے جواب دیا۔ اور دوسری
طرف سے اوور اینڈ آل کا سنتے ہی اس نے سوئچ آف کر دیا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں یہیں رک کر لیڈی ایشلے کا انتظار کرنا
چاہیئے۔ تنویر بھی سوچ رہا ہو گا کہ ٹیم خشک ہے کم از کم اس کے آنے
سے کچھ تو رنگینی آ جائے گی" ___ عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے

ہوئے مسکرا کر کہا ۔
" عمران صاحب ۔ میرے خیال میں ہمیں ایسا نہ کرنا چاہئیے ۔ ظاہر
ہے مادام یہاں اکیلی تو نہیں آئے گی ۔ اور اس بند جگہ پر تو ہم آسانی
سے اپنا دفاع بھی نہیں کر سکیں گے " ـــــ بلیک زیرو نے کہا ۔
" تو بھائی الف سے آم ۔ میں نے کب کہا ہے کہ یہیں رہ کر ہم
لیڈی ایشلے کا استقبال کریں گے ۔ یہاں تو نہ جھنڈیاں لگی ہوئی ہیں
نہ آرائشی دروازے ـــــ آخر یاور لینڈ کی چیئرمین کا استقبال کرنا
ہے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور پھر تیزی سے
اُسی تنگ راستے پر آگے بڑھنے لگا ۔
راستہ اس بار جلد ہی گھوم کر ختم ہو گیا ۔ اور وہ ایک بڑی چٹان
کی اوٹ میں باہر نکل آئے ۔ وہ ایسی جگہ پہنچ گئے تھے جہاں سے
انہیں وارف کی جیپ کھڑی صاف نظر آ رہی تھی ـــــ اس کے ساتھ
اب دوسری جیپ بھی کھڑی تھی یہ شاید حملہ آوروں کی تھی ۔
" چٹان کی اوٹ سے کوئی باہر نہ نکلے ۔ لیڈی ایشلے بھی یقیناً جس
سواری پر آئے گی وہ یہیں رکے گی اور ہم اُسے آسانی سے کور کر
سکیں گے " ـــــ عمران نے باہر نکلتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا ۔
اور ان سب نے سر ملا دیئے ۔
" تو ہمیں یہیں چھپ کر ان کا استقبال کرنا ہو گا " ـــــ صفدر
نے پوچھا ۔
" ہاں ـــــ جب تک مادام یہاں نہیں پہنچ جاتی ۔ اس کے بعد
باہر تو آنا ہی پڑے گا " ـــــ عمران نے کہا ۔ اور وہ سب بیٹھ

نیچے رکھ کر بیٹھ گئے ۔ عمران کی نظریں اُسی طرف کو لگی ہوئی تھیں جدھر وہ
جیپیں کھڑی تھیں ۔ اور ذہن اپنے نئے منصوبے کی ادھیڑ بن میں
مصروف تھا ۔

لیڈی ایشلے نے جلدی سے سوئچ آف کیا اور ایک جھٹکے
سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔
" فریڈ ۔ تم میری کار تیار کراؤ ۔ جلدی ۔ میں جلد از جلد اس عمران کی
لاش کے ٹکڑے بکھرے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں " ـــــ لیڈی ایشلے
نے اٹھتے ہی ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو
کر کہا ۔ اور نوجوان مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے
کی طرف بڑھا ـــــ اُسی لمحے دور ـــــ کونے میں ایک بڑی مشین
کے سامنے بیٹھے آپریٹر نے مادام کی طرف مڑتے ہوئے کہا ۔
" مادام ـــــ باس ہنری کی کال ہے اوور " ـــــ آپریٹر کا

لہجہ بے حد متوازن تھا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں اُسے بھی خوشخبری سنا دوں"
لیڈی ایشلے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی ——— آپریٹر نے بٹن دباتے ہوئے مشین سے منسلک ایک مائیک لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں دے دیا۔

" یس ——— لیڈی ایشلے اٹنڈنگ اوور" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

" ہنری فرام دس اینڈ۔ کیا پوزیشن ہے۔ عمران کا پتہ چلا اوور" ——— ہنری نے پوچھا۔

" وکٹری ——— گریٹ وکٹری مسٹر ہنری۔ عمران کی لاش کے بھی میں نے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں اوور" ——— لیڈی ایشلے نے چہکتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— ویری گڈ نیوز لیڈی ایشلے ——— ویری گڈ نیوز۔ کیا تفصیلات ہیں اوور" ——— دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا۔ لیکن لیڈی ایشلے نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ ہنری کے لہجے میں حقیقی مسرت کا عنصر موجود نہیں ہے۔

" تمہیں شاید یقین نہیں آیا۔ میں درست کہہ رہی ہوں وہ مر چکا ہے۔ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت۔ اور ان سب کی لاشیں اس وقت ایک غار میں پڑی ہیں ——— ان کے جسم مشین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو چکے ہیں اوور" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

" آپ تفصیلات بتائیں۔ کیونکہ واقعی مجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ شیطان اعظم اتنی جلدی اور آسانی سے مر سکتا ہے آپ نے اس کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اوور" ——— ہنری نے کہا۔

" اب دیکھنے جا رہی تھی کہ تمہاری کال آ گئی اوور"
لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

" اوہ ——— اس کا مطلب ہے صرف رپورٹ تک ہی معاملہ ہے۔ بہر حال تفصیلات کیا ہیں اوور" ——— ہنری کے لہجے میں بے یقینی کا عنصر زیادہ نمایاں ہو گیا۔

اور لیڈی ایشلے نے شروع سے اب تک کے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

" آپ نے تھرڈ ڈن کو دوبارہ سکرین پر دیکھا ہے اوور"
ہنری نے کہا۔

" نہیں ——— وہ وہیں موجود ہے اور میں وہیں جا رہی ہوں اوور"
لیڈی ایشلے نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیڈی ایشلے ——— آپ ہرگز خود وہاں نہ جائیں۔ مجھے یہ سارا معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ عمران آوازیں اور لہجے بدلنے میں ماہر ہے۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ اب تک تھرڈ ڈن کا میک اپ بھی کر چکا ہو گا ——— یہ ہو سکتا ہے کہ غار میں فائرنگ کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے تھرڈ ڈن اور اس کے ساتھی کام آ گئے ہوں اور عمران نے تھرڈ ڈن کے لہجے

میں آپ سے بات کر لی ہو۔ اور آپ وہاں جائیں تو معاملہ ہی دوسرا ہو اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کی چیکنگ کس طرح کی جائے۔ میرا با اعتماد آدمی وارن بھی مر چکا ہے اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

ہنری کی بات نے اُسے واقعی سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ساجان سنٹر میں میک اپ چیکنگ مشین موجود ہے۔ آپ تھرٹی دن کو ساجان سنٹر میں واپس کال کریں اور وہاں اُسے چیک کرنے کا پورا انتظام کر لیں ۔۔۔ اگر واقعی تھرٹی دن اصلی ثابت ہو تو اس کا مقصد ہے عمران واقعی ختم ہو چکا ہے۔ دوسری صورت میں عمران آپ کے ہاتھوں میں خود بخود آ جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اُسے چوکنا ہونے کا قطعاً موقع نہ دیں ۔۔۔ اور اُسے جا میں پھنسانے کا سارا کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے اوور" ہنری نے کہا۔

"نہیں ہنری۔ میں اُسے ساجان سنٹر میں داخل ہونے کا مو ہی نہیں دینا چاہتی۔ میں اس کا خاتمہ یہاں سے باہر ہی کرنا چا ہوں اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"تو پھر ایسا کیجئے۔ دو ٹیمیں بھیجئے۔ دو علیحدہ علیحدہ راستوں جب ایک ٹیم کا اس سے ٹکراؤ ہو رہا ہو تو دوسری ٹیم اچانک پر ٹوٹ پڑے اور اس کا خاتمہ کر دے اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پھر کال کروں گی اوور اینڈ آل" لیڈی ایشلے نے کہا اور مائیک آپریٹر کی طرف بڑھا دیا۔ اب اس کے مسرت سے پُر چہرے پر تفکرات کی لکیریں واضح تھیں۔

وہ چند لمحے ہال میں ٹہلتی رہی پھر دوبارہ اُسی مشین کی طرف بڑھ گئی جہاں سے اٹھ کر آئی تھی۔

"کوئی نظر آیا سکرین پر" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے آپریٹر سے پوچھا۔

"نہیں مادام ۔۔۔ ہر طرف وہی پتھر ہیں" ۔۔۔ آپریٹر نے جواب دیا۔

اور لیڈی ایشلے سر ہلاتی ہوئی کرسی پر بیٹھی اور اس نے مشین کا سوئچ آن کر دیا۔ مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ تھرٹی دن اوور" لیڈی ایشلے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ تھرٹی دن اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے تھرٹی دن کی آواز سنائی دی۔

"تھرٹی دن ۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر واپس آ جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہیں چھوڑ دو۔ انہیں بعد میں اٹھا لیا جائے گا اوور" لیڈی ایشلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم اوور" ۔۔۔ تھرٹی دن نے جواب دیا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ جلدی آؤ۔ اوور اینڈ آل" میڈم نے کہا اور سوئچ آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دراصل تھرٹی ون اور اس کے ساتھیوں کو جیپ پر چڑھتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن جب کچھ دیر تک تھرٹی ون اور اس کے ساتھی چٹانوں پر نمودار نہ ہوئے تو لیڈی ایشلے کو مزی کا خدشہ درست محسوس ہونے لگا۔ اور اس کا چہرہ غصے سے کھنچنا شروع ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو — تھرٹی ون اوور" — اس نے سوئچ دباتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

لیکن کافی دیر تک ہیلو ہیلو کرنے کے باوجود دوسری طرف سے رابطہ نہ ہو سکا۔ مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے ایک بار پھر مسخ ہونا شروع ہو گیا — اُسی لمحے دوسری طرف سے ایک دھیمی لیکن کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مم — مم — مادام — تھر — تھر — تھرٹی ون ہم پر اچانک حملہ۔ دو آدمی رہ گئے تھے۔ چھپے ہوئے تھے۔ مم — مم — مم......"

اور اس کے ساتھ ہی ڈوبتی ہوئی آواز خاموش ہو گئی۔

"ہیلو تھرٹی ون — ہیلو تھرٹی ون بولو — بولو اوور" مادام نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں۔ میرا نام عامر ہے۔ اور میں عمران کا ساتھی ہوں۔ تمہارے آدمیوں نے میرے باس عمران اور ہمارے باقی ساتھیوں کو اندھا دھند فائرنگ سے ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی لاشوں کے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں — اور میں اور میرے ایک باقی بچنے والے ساتھی صفدر نے تمہارے تھرٹی ون اور اس کے

ساتھیوں کو بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے۔ اور اب ہم دونوں عمران کا انتقام لیں گے۔ بھرپور انتقام۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر اب تباہی سے نہیں بچ سکتا — تیار ہو جاؤ تباہی کے لئے۔ تیار ہو جاؤ۔ اپنے آخری سانس گنتی رہو۔ میں اب اس ڈبے کو تباہ کر رہا ہوں"

دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی بھاری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور مشین پر جلتا ہوا سوئچ یک لخت تاریک ہو گیا۔

"تو عمران ختم ہو گیا۔ تھرٹی ون سچ کہہ رہا تھا۔ دو آدمی بچے ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں قطعاً کوئی حیثیت نہیں۔ انہیں میں مکھیوں کی طرح کچل دوں گی" — مادام نے سوئچ آف کرتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"پروفیسر ڈارک کو بلاؤ۔ جلدی اور فوراً بلاؤ" — مادام نے تیزی سے گھوم کر ایک نوجوان سے کہا۔ اور نوجوان تیزی سے سامنے رکھی ہوئی چھوٹی سی مشین پر جھک گیا۔ اور پروفیسر ڈارک کو کنٹرول روم میں کال کرنے لگا۔

"پروفیسر آ رہے ہیں مادام" — نوجوان نے دوبارہ سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ اور مادام سر ہلاتی ہوئی ہال میں ٹہلنے لگی۔

چند لمحوں بعد ہال کے کونے میں موجود ایک دروازہ کھلا۔ اور ایک بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر چھوٹی سیاہ داڑھی تھی — اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا۔ یہ ساجان سنٹر کا اصل سائنس انچارج پروفیسر ڈارک تھا۔ پروفیسر ڈارک

پاورلینڈ کے ہیڈکوارٹر میں ہنری کے تحت کام کرتا تھا۔ اور اُسے خاص طور پر ہنری نے ساجان سنٹر شفٹ کیا تھا تاکہ اُسے سائنسی لحاظ سے اس طرح بنایا جا سکے کہ عمران اسے پاورلینڈ کا ہیڈکوارٹر ہی سمجھے۔

"یس مادام"۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے مادام کے سامنے پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ڈارک۔ تم نے چیک کیا ہو گا کہ ہم نے آنے والی پارٹی کے لیڈر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے۔ گو اس میں میرے خاص آدمی بھی مارے گئے ہیں۔۔۔ لیکن پھر بھی ہماری کامیابی بے حد اہم ہے۔ اب صرف دو آدمی باقی بچے ہیں ان میں ایک کا نام عامر ہے۔ اور دوسرے کا صفدر۔ وہ اب ساجان سنٹر کو تباہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔۔۔ میں ان دونوں کو زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں۔ تاکہ میں اپنے ہاتھوں سے ان کی گستاخ زبانیں ان کے حلق سے کھینچ سکوں۔ بولو ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے"۔۔۔ مادام نے پروفیسر ڈارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام۔۔۔ اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ آپ صرف ان کی لوکیشن بتا دیں میں اس لوکیشن کے گرد ناٹرام لہروں کا جال پھیلا دیتا ہوں۔ یہ جال دو ہزار گز کے دائرے میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ جب اس جال میں وہ دونوں پھنس گئے تو خود بخود مرکز کی طرف کھچتے چلے آئیں گے۔۔۔ اور جب تک ناٹرام ریز باقی رہیں گی وہ قطعاً مفلوج اور بے بس ہوں گے۔ آپ انہیں گرفتار کر کے ان کے

ساتھ جو سلوک چاہیں کر سکتی ہیں"۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ یہ لوگ دن ایون رینج سے شمال کی طرف پہاڑیوں میں موجود ہیں"۔۔۔ مادام نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد یہ لوگ ناٹرام ریز کے مرکز ناٹرام روم کے نچلے تہہ خانے میں پہنچ چکے ہوں گے۔۔۔ میں اس وقت کنٹرول روم میں ریڈ کاشن دے دوں گا۔ تاکہ آپ نیچے مین کنٹرول روم میں میرے پاس پہنچ جائیں۔ اس کے بعد آپ ان کے ساتھ جو سلوک چاہیں کر سکتی ہیں"۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

"گڈ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ فوراً جا کر انتظام کرو۔ فوراً۔ میں ریڈ کاشن کا انتظار کروں گی"۔۔۔ مادام نے کہا۔

اور پروفیسر ڈارک مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اُسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ ہال میں داخل ہوا تھا۔

اور مادام واپس اُسی مشین کی طرف بڑھ آئی جس سے وہ اس علاقے کو چیک کر رہی تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کوئی نظر آیا"۔۔۔ مادام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ساتھ موجود آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو میڈم۔۔۔ ہر طرف خاموشی ہے۔ مکمل خاموشی"۔۔۔ آپریٹر

نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" ہونہہ " ـــــ مادام نے جواب میں ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اور خاموشی سے سکرین کو دیکھنے لگی۔ سکرین پر سارا علاقہ صاف نظر آ رہا تھا۔ ہر طرف ویران پتھر۔ پتھریلی چٹانیں اور اونچے نیچے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔

" یہ لوگ باہر کیوں نہیں نکل رہے۔ کہاں چھپے ہوئے ہیں" مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس نے دو افراد کو ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر دوسری چٹان کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ـــــ اور اس کے ساتھ دو میزائل نما چیزیں فضا میں اڑتی ہوئی آئیں اور دوسرے لمحے وارث اور پھرتی دلن کی جیپوں سے ٹکرا گئیں۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکے ہوئے اور دونوں جیپوں کے ٹکڑے فضا میں پھیل گئے ـــــ مادام کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اسی لمحے وہ دو افراد ایک بار پھر چٹان کے پیچھے سے نکلے اور دوسری چٹان کے پیچھے چھپنے لگے ہی تھے کہ اچانک آسمان سے گہرے نارنجی رنگ کی تڑپتی ہوئی لہریں اس پورے علاقے پر اس طرح گریں جیسے جال پھینکا جاتا ہے ـــــ اور دوسرے لمحے وہ دونوں افراد جو ایک چٹان کے پیچھے چھپنے لگے تھے بری طرح تڑپنے لگے۔ تڑپتی ہوئی گہرے نارنجی رنگ کی لہریں تیزی سے آسمان کی طرف سمٹنے لگیں ـــــ اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بری طرح ہاتھ پیر مارتے ہوئے فضا میں اٹھتے چلے گئے۔ مادام کا چہرہ کھل اٹھا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر کرسی سے اس طرح اچھلی جیسے کرسی میں ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔ کیونکہ اس نے مختلف چٹانوں کے پیچھے سے چار دیگر افراد کو بھی اسی طرح فضا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے اٹھتے دیکھا ـــــ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چھ کے چھ افراد دور کہیں آسمان میں غائب ہو گئے۔

" اوہ ـــ اس کا مطلب ہے ایک بار پھر دھوکہ ہو رہا تھا۔ اوہ یہ کس قدر عیار لوگ ہیں " ـــــ مادام نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد ہال میں تیز گھنٹی بجی اور اس کے ساتھ ہی چھت سے لٹکا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

" اوہ ـــ ریڈ کاشن۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ اب میں اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں نوچوں گی" ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر بغیر کسی کی طرف دیکھے وہ بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی اسی دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر پروفیسر ڈارک گیا تھا۔

عمران کی نظریں اُسی راستے پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے جیپیں آئی تھیں لیکن وہ راستہ ویران پڑا ہوا تھا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور مادام نہ آئی تو عمران سمجھ گیا کہ یقیناً مادام پوری طرح مطمئن نہیں ہو سکی ـــــ اس نے منصوبہ ہی بنایا تھا کہ مادام کے یہاں پہنچتے ہی اس پر قابو پا لیا جائے گا اور پھر مادام کے ذریعے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اس کی تباہی کا سلسلہ شروع کیا جائے گا لیکن اب مادام کے نہ آنے سے سارا منصوبہ بیکار ہو رہا تھا ـــــ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اب کیا لائحہ عمل اختیار کرے کہ اچانک ٹرانسمیٹر والے ڈبے سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ہیڈ کوارٹر کالنگ تھرٹی ون اوور"

دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تھرٹی ون کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھرٹی ون ـــــ تم اپنے ساتھیوں سمیت جیپ میں بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر واپس آجاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہیں چھوڑ دو۔ انہیں بعد میں اٹھا لیا جائے گا اوور" ـــــ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس میڈم اوور" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ جلدی آؤ اوور اینڈ آل"

لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سوئچ آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب ـــــ ہم تو یہاں مادام کی آمد کا انتظار کر رہے تھے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"وہ سمجھ گئی ہو گی کہ یہاں بڑے پرانے اور گھاگ قسم کے کنوارے موجود ہیں اس لئے ڈر گئی ہو گی بے چاری عورت ذات جو ہوئی۔"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو اب کیا یہاں دعوت کھانے کے انتظار میں بیٹھے رہیں گے"

تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار صبر بھی کرو۔ اتنے بے صبر کیوں ہو رہے ہو۔ دعوت بھی کھا لینا۔ جتنا عرصہ کنوارے رہو گے مزے میں رہو گے۔ دعوت ولیمہ کھاتے ہی کیاؤں کیاؤں کے چکر میں ایسے پھنسو گے کہ پھر سر ٹکرا کر رہ جاؤ گے"

عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہیں تو بس ایک ہی جنون ہو گیا ہے۔ میں پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہا ہوں اور تم دوسرا دکھڑا رونے بیٹھ جاتے ہو" تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ــــ تنویر کی بات درست ہے۔ ہم کب تک یہاں پتھروں کے پیچھے چھپے بیٹھے رہیں گے" ــــ اس بار بلیک زیرو نے کہا۔

" جب تک بارات نہیں آجاتی" ــــ عمران نے اُسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

باقی ساتھی خاموش بیٹھے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران ایسے جواب اس وقت دیتا ہے جب اس کے سامنے کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہوتا اور وہ کوئی لائحہ عمل سوچنے میں مصروف ہوتا ہے۔

" میرے خیال میں دو جیپیں جو کھڑی ہیں ان پر بیٹھ جائیں اور اس راستے پر چل پڑیں کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے" ــــ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو اس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" یہ سارا کھیل تو اس لئے کھیلا جا رہا ہے کہ تم پتھروں کے پیچھے سے نکلو اور آسمان سے کوئی سرخ رنگ کی لہر تم پر جھپٹ پڑے۔ مسٹر عامر۔ تم اس وقت دنیا کی خوفناک ترین تنظیم پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر ایریے میں ہو ــــ یہاں ہر پتھر کے پیچھے موت چھپی ہوئی ہو سکتی ہے" ــــ عمران نے تلخ لہجے میں بلیک زیرو کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو شرمندہ سا ہو کر رہ گیا۔

" عمران صاحب ــــ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم پتھروں کے پیچھے چھپے ہوئے یہاں سے دور نکل جائیں۔ کیونکہ آخر کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے" ــــ صفدر نے کہا۔

" لیکن ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ان کی چیکنگ رینج کہاں تک ہے" ــــ عمران نے کہا اور صفدر بھی اثبات میں سر ہلانے لگا۔ کیونکہ واقعی اس کا تو انہیں علم نہ تھا۔ پھر کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔ سب اپنی اپنی سوچ میں گم تھے ــــ صورت حال کچھ ایسی ہو گئی تھی کہ کوئی راستہ نظر نہ آرہا تھا۔ کہ اچانک ایک بار پھر ٹرانسمیٹر نما ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے چونک کر ڈبے کا سوئچ آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ــــ تھرڈ ون اوور" ــــ ڈبے میں سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

لیکن عمران خاموش رہا۔ اس کا ذہن مسلسل اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ آخر اس صورت حال میں وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرے۔ اب تھرڈ ون بنے رہنا بے سود تھا ــــ کیونکہ تھرڈ ون کا میک اپ بھی وہ نہ کر سکا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ پتھروں کے پیچھے سے نکلے کسی نہ کسی سکرین پر ان کی اصل شکل سامنے آجائے گی۔ اور سارا کھیل ختم ہو جائے گا ــــ اس لئے سوئچ تو اس نے دبا دیا۔ تھا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا جب کہ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی کال مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ اور پھر اچانک ایک نیا خیال بجلی کے جھماکے کے سے انداز میں اس کے ذہن میں

ابھرا اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت تیز
چمک ابھر آئی تھی۔

"مم ___ مم ___ مادام ___ تھر ___ تھر ___ تھرٹی دن۔ ہم
پر اچانک حملہ۔ دو آدمی رہ گئے تھے۔ چھپے ہوئے تھے۔ مم مم
مم ......" ___ عمران نے یک لخت ڈوبتے ہوئے لہجے میں
ٹوٹ ٹوٹ کر فقرے بولے۔ اور پھر وہ فقرے مکمل کئے بغیر خاموش
ہو گیا جیسے وہ بولتے بولتے شدید زخمی ہونے کی وجہ سے بے ہوش
یا ختم ہو گیا تھا۔

"ہیلو تھرٹی دن ___ ہیلو تھرٹی دن۔ بولو ___ بولو۔ اوور"
دوسری طرف سے لیڈی ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں۔ میرا نام عامر ہے ......"
عمران نے اس بار بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس نے لیڈی
ایشلے کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ عمران اور اس کے ساتھی
ختم ہو چکے ہیں ___ صرف دو آدمی باقی رہ گئے ہیں جن میں سے
ایک کا نام عامر اور دوسرے کا صفدر ہے۔ اور اس نے مزید
گفتگو سے بچنے کے لئے بات ختم کرتے ہی ڈبے کو سامنے چٹان
سے پوری قوت سے مار دیا ___ اور ہلکے سے دھماکے کے ساتھ
ہی ڈبہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔

"لو بھئی۔ اب نیا سلسلہ اس طرح ہو گا کہ میں عامر کا روپ دھار کر
صفدر کے ساتھ سامنے آجاؤں گا۔ ظاہر ہے لیڈی ایشلے ہم دونوں
کے خاتمے کے لئے کوئی نہ کوئی آدمی بھیجے گی یا کوئی سلسلہ کرے گی۔

باقی چار افراد مختلف چٹانوں کے پیچھے چھپے رہیں گے تاکہ آنے والوں
پر اچانک قابو پایا جا سکے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو میرا نام کہا ہے۔ میں اور مسٹر صفدر آگے
جلتے ہیں" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ آرام فرمائیں گے مسٹر عامر۔ انہیں سب سے زیادہ خطرہ
عمران سے ہے عامر سے نہیں۔ گو نام ہم دونوں کا ملتا جلتا ہے صرف
"ن" کا مسئلہ ہے ___ تو میں یہ "ن" آپ کے حوالے کر کے خود بے نون
رہ جاؤں گا۔ مجھے صرف آپ کا میک اپ کرنا پڑے گا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ساتھ رکھے بیگ سے اس نے
میک اپ باکس نکالا اور اپنے چہرے پر بلیک زیرو کا نیا میک اپ
چڑھانے میں مصروف ہو گیا ___ عامر خاموش بیٹھا رہا۔ عمران کے
ہاتھ انتہائی تیزی سے چل رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ بلیک زیرو
کے میک اپ میں آگیا۔

"چلو صفدر۔ قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ قربانی
قبول کرنے والا ہے" ___ عمران نے مسکرا کر صفدر کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہے" ___ صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہم دونوں علیحدہ ہو کر ایک پتھر کے پیچھے سے نکل کر دوسرے
پتھر کے پیچھے چھپیں گے اور اس دوران ان دونوں جیپوں کو تباہ کر دیں
گے ___ کیونکہ جیپوں کے ذریعے بھی ہم پر وار کیا جا سکتا ہے۔ اور
دوسری بات یہ کہ اس طرح وہ اس بات کو بھی چیک کر سکیں گے کہ

ہم واقعی دو ہیں۔ باقی ساتھی پیچھے ہٹ کر مختلف چٹانوں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ اس کے بعد ہم اسی طرح مینڈکوں کی طرح مختلف پتھروں کے پیچھے پھدکتے رہیں گے ——— جب تک لیڈی اینشلے ہماری گرفتاری کے لئے کوئی ٹیم نہیں بھیجتی۔ اس کے بعد ہم اس ٹیم پر قبضہ کر کے خود وہ ٹیم بن جائیں گے۔ اور عامر اور صفدر کی لاشیں اٹھا کر دندناتے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر لیڈی اینشلے کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کریں گے" ——— عمران نے پروگرام بتاتے ہوئے جواب دیا۔ اور سب نے سر ہلا دیا۔

پھر باقی ساتھی تو چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے پیچھے ہٹتے گئے جب کہ عمران اور صفدر آگے بڑھے۔ عمران نے تھیلے میں سے دو چھوٹے بم نکالے ——— اور پھر وہ اور صفدر پتھر کے پیچھے سے نکل کر دوڑتے ہوئے دوسرے پتھر کے پیچھے چھپے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دونوں بم جیپوں کی طرف اچھال دیئے۔ دوسرے لمحے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور دونوں جیپوں کے پرزے فضا میں بکھر گئے۔

"آؤ دوسرے پتھر کے پیچھے" ——— عمران نے کہا۔

اور پھر وہ اور صفدر دوڑ کر ذرا دور ایک بڑی چٹان کے پیچھے چھپنے کے لئے بھاگنے لگے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ چٹان تک پہنچتے اچانک آسمان پر سے گہرے نارنجی رنگ کی تڑپتی ہوئی لہریں نیچے گریں ——— اور عمران اور صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ نارنجی رنگ کی تاروں سے بنے ہوئے کسی سخت جال میں پھنس گئے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے آسمان

کی طرف اٹھتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے ذہنوں پر تاریکی کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

"ان میں عمران تو نہیں ہے۔ لیکن یہ دو ہمشکل کیوں ہیں" اچانک عمران کے کانوں سے لیڈی اینشلے کی آواز ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے ——— اور سامنے والی دیوار پر چھت کے قریب ایک بڑا سا شیشہ نصب تھا۔ جس کے پیچھے لیڈی اینشلے اور ایک بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر موجود تھا۔ جس کی سیاہ رنگ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی ——— اور آنکھوں پر گہرے رنگ کے شیشوں والی عینک موجود تھی۔ اس کمرے میں بے شمار مختلف ٹائپ کی پیچیدہ مشینری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے آنکھیں کھلتے ہی محسوس کیا کہ اس کا جسم قطعاً مفلوج ہو چکا ہے۔ وہ سوائے آنکھیں جھپکانے کے اور کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا۔

"مادام ——— ناٹرام ریز کا اثر تھوڑی دیر بعد ختم ہو جائے گا۔ اور یہ سب دوبارہ حرکت میں آ جائیں گے۔ اس لئے پہلے ان کا مکمل بندوبست کر لیں۔ بعد میں تحقیقات کرتی رہیں" ——— سیاہ داڑھی والے نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر ڈارک ——— اچھا ہوا تم نے بتا دیا"۔ لیڈی اینشلے نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر چلی گئی۔ اور شیشے میں سے نظر آنا بند ہو گئی۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور چھ افراد اندر داخل ہوئے۔

آنے والوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور اس کمرے سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری کراس کر کے وہ ایک دروازے میں داخل ہوئے تو ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے ۔۔۔ اس کمرے میں لوہے کی مضبوط سلاخوں والے بڑے بڑے پنجرے ایک قطار میں رکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے دروازے کے ساتھ ہی دیوار میں نصب سوئچ بورڈ پر موجود بٹنوں کی طویل قطار کو دبانا شروع کر دیا۔ ان بٹنوں کے دبتے ہی لوہے کی مضبوط سلاخوں والے پنجرے کے سامنے کے رخ کھڑکی نما دروازے کھل گئے ۔۔۔ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے ان پنجروں میں لٹا دیا گیا۔ عمران کا جسم بدستور بے حس و حرکت تھا ۔۔۔ پنجروں کے دروازے ایک بار پھر بند ہو گئے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اب اس طرح پنجروں میں پڑے تھے جیسے چڑیا گھر کے بیمار جانور پنجروں کے فرش پر اوندھے سیدھے لیٹے ہوئے تھے ۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پنجروں میں ڈالنے کے بعد انہیں لے آنے والے چھ افراد اس کمرے سے باہر چلے گئے۔ دروازہ باہر سے بند ہو گیا۔ اور اب عمران اور اس کے ساتھی پنجروں سمیت اس کمرے میں اکیلے رہ گئے ۔۔۔ عمران کی زبان بھی حرکت نہ کر رہی تھی۔ اس لئے عمران مجبوراً خاموش پڑا ہوا کمرے کی ساخت اور ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھا کمرے کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ عام سا کمرہ تھا ۔۔۔ بس اس کمرے میں نئی چیز یہی پنجرے تھے۔ پنجروں کی تعداد تقریباً پندرہ تھی۔

چھ پنجروں میں تو یہ لوگ تھے باقی خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اب پنجرے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پنجرہ انتہائی موٹی سلاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جن میں اتنا فاصلہ بہر حال تھا کہ بازو باہر نکل سکتا۔ اور انتہائی حیرت انگیز بات یہ تھی کہ پورے پنجرے میں کہیں کوئی جوڑ موجود نہ تھا ۔۔۔ بس یوں لگ رہا تھا جیسے ایک ہی سلاخ کو موڑ توڑ کر اتنا بڑا پنجرہ بنا لیا گیا ہو۔ پنجرہ کے اوپر والے حصے سے ایک موٹی سلاخ چھت تک چلی گئی تھی۔ اور چھت میں جا کر غائب ہو گئی تھی ۔۔۔ ہر پنجرے کے ساتھ اسی طرح سلاخ چھت میں جا کر غائب ہو گئی تھی۔ عمران حیران تھا کہ آخر یہ پنجرے کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اُسی لمحے عمران اچانک چونک پڑا کیونکہ اس نے پنجرے کی سلاخوں میں باریک باریک سوراخ دیکھے ۔۔۔ تمام سلاخوں میں یہ باریک باریک سوراخ موجود تھے۔ اور سوراخ دیکھتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اُسے صورت حال کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا ۔۔۔ اُسی لمحے اس نے محسوس کیا کہ اس کے جسم میں آہستہ آہستہ حرکت آنا شروع ہو گئی۔ اور واقعی چند لمحوں بعد وہ پورے جسم کو آسانی سے حرکت دے سکتا تھا۔

"واہ ۔۔۔ ایک یہ پنجرے میں رہنے کی کسر رہ گئی تھی وہ بھی آج پوری ہو گئی" ۔۔۔ عمران نے زبان میں حرکت آتے ہی کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ پنجرے آخر کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں" ۔۔۔ قریبی پنجرے میں موجود صفدر نے پوچھا وہ بھی اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"میرے خیال میں جانوروں کے ملک میں انسانوں کا چڑیا گھر ہو گا۔ اور یہ لوگ اس چڑیا گھر کو انسان سیلانی کرتے ہوں گے۔ اور وہاں قسم قسم کے جانور آئیں گے اور ہمیں مونگ پھلیاں کھاتا دیکھ کر خوش ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور اس بار باقی پنجروں سے بھی ہنسی کی آوازیں سنائی دیں۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔ دروازہ کھلتے ہی دو افراد اندر داخل ہوئے انہوں نے دو بڑی بڑی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"لو بھئی۔۔۔ تمہارے لئے کرسیاں آ رہی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن آنے والوں نے ان کی طرف دیکھے بغیر پنجروں کے سامنے کچھ فاصلے پر دونوں کرسیاں رکھ دیں اور واپس دروازے کی طرف پلٹنے لگے۔

"جناب بھائی صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں۔ ابھی بہت سے پنجرے خالی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ان کے واپس پلٹتے ہی زور سے کہا لیکن ان دونوں نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے سے باہر نکل گئے۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

"لو برادران جانور آ رہے ہیں ہمیں مونگ پھلیاں کھلانے کے لئے"۔ عمران نے دروازہ بند ہوتے ہی کہا۔

"یہ برادران جانور کیا ہوتے ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے اپنی طرف سے

عمران پر فقرہ چست کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی ایک محاورہ ہے برادران یوسف۔ لیکن جانوروں کے ملک میں یہ محاورہ بن جاتا ہے برادران تنویر۔۔۔ اور تنویر کا نام لینے کی بجائے جانور کہہ دیا جائے بات ایک ہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے وضاحت کی۔ اور اس بار حقیقی معنوں میں پنجرے قہقہوں سے گونج اٹھے۔ تنویر شرمندہ ہو کر صرف دانت نکالے رہ گیا۔

ابھی قہقہوں کی گونج ختم ہی ہوئی تھی کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار سب سے پہلے لیڈی ایشلے اندر داخل ہوئی اس نے گہرے سرخ رنگ کا انتہائی چست اور تقریباً نیم عریاں لباس پہنا ہوا تھا۔۔۔ اس کے پیچھے سیاہ داڑھی والا پروفیسر ڈارک تھا۔ اور پروفیسر ڈارک کے پیچھے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک نوجوان تھا جس نے ڈاکٹروں جیسا سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔

"واہ۔۔۔ اگر یہاں ایسے جانور ہوتے ہیں تو پھر تو یہ چڑیا گھر واقعی خوب صورت ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ لیکن کوئی بات کئے بغیر وہ ایک کرسی پر آ کر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ رنگ نمایاں تھے اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ پروفیسر ڈارک بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔ اور اس نے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے کرسی کو ذرا سا پیچھے کھسکا لیا تھا۔ جب کہ وہ دبلا پتلا نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کے ساتھ نصب

سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو
سوئچ بورڈ کے نیچے دیوار میں ایک خانہ سا کھل گیا۔ اور ایک
درمیانے سائز کی مشین باہر کو نکل آئی ــــ مشین ایک لوہے
کے سٹینڈ پر نصب تھی اور سٹینڈ کا ایک حصہ دیوار میں ہی تھا۔ سٹینڈ
کے نیچے فرش تک خلا تھا۔ وہ نوجوان مؤدبانہ انداز میں مشین کے پیچھے
کھڑا ہو گیا۔ مشین کی پشت عمران کی طرف تھی۔

"تم میں سے عمران کون ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے بڑے تحکمانہ
انداز میں کہا۔

"میں ہوں آپ کا خادم علی عمران" ــــ اچانک بلیک زیرو نے
کہا۔ اور ساتھ ہی وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آگے کو جھک گیا۔

"ہونہہ ــــ تم بے نون کے عمران ہو۔ لیڈی صاحبہ سے مذاق
مت کرو۔ ورنہ تیر نیم کش کا شکار ہو جاؤ گے" ــــ اسی لمحے عمران
بول پڑا۔

اور لیڈی ایشلے جو بلیک زیرو کی طرف دیکھ رہی تھی نے جھٹکے سے
عمران کی طرف رخ پھیرا۔

"آرتھر" ــــ لیڈی ایشلے نے یک لخت بڑے تحکمانہ انداز
میں کہا۔

"یس میڈم" ــــ مشین کے پیچھے کھڑے ہوئے دبلے پتلے
نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا میک اپ واش کرو" ــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور آرتھر نے یس میڈم کہہ کر مشین کے مختلف بٹن دبانے

شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے پنجروں کی سلاخوں میں سے ہلکے نیلے
رنگ کے مائع کی دھاریں سی نکل کر ان پر پڑنے لگیں۔ پنجرے کی ہر
سلاخ میں سے یہ دھاریں نکل نکل کر ان پر پڑ رہی تھیں ــــ یوں لگ
رہا تھا جیسے وہ غسل خانوں میں کھڑے شاور کے نیچے نہا رہے ہوں۔
یہ ہلکے نیلے رنگ کا مائع ان کے جسموں سے لگتے ہی دھواں بن کر غائب
ہو جاتا ــــ چند لمحوں بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور اب وہ پہلے کی طرح
پنجروں میں کھڑے تھے۔

"ہونہہ ــــ تو تم ہو علی عمران" ــــ لیڈی ایشلے نے اس بار
واقعی علی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جب کہ عمران کی نظریں تیزی سے دوسرے پنجروں کی طرف گھوم
گئیں۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ بلیک زیرو کا اصل چہرہ نہ نکل آیا ہو۔
کیونکہ پہلے ایک مشن میں بلیک زیرو اصل چہرے سمیت شامل ہو چکا
تھا ــــ اس طرح اس کا عامر والا بنایا روپ ختم ہو جاتا اور ظاہر ہے
صفدر اور کیپٹن شکیل جیسے ذہین دماغ فوراً ہی مشکوک ہو جاتے۔
لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے اطمینان کا طویل سانس نکل گیا۔
کیونکہ بلیک زیرو عامر والے میک اپ میں ہی موجود تھا ــــ عمران
نے دانش منزل میں اس پر ونٹل میک اپ کیا تھا۔ یہ انتہائی خصوصی
میک اپ تھا۔ جو عمران کی اپنی ایجاد تھا۔ اس لئے عمران کو یقین تھا۔
کہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے ونٹل میک اپ کسی صورت بھی نہیں
اتر سکتا تھا ــــ اس کے اتارنے کے لئے انٹی ونٹل لوشن ہی
استعمال ہوتا تھا۔ اور انٹی ونٹل لوشن میں چند ایسے مرکبات پڑتے تھے

جو ویسے تو عام دستیاب تھے لیکن ان کو خاص تناسب سے مکس کرنا پڑتا تھا۔
یہی وجہ تھی کہ اس نیلے مائع نے سب کا میک اپ اتار دیا تھا۔
لیکن وہٹل میک اپ پر وہ بھی اپنا کام نہ دکھا سکا تھا۔

"میڈم ——— باس ہنری نے کہا تھا کہ عمران کو کوئی موقع دیئے بغیر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ ......" ——— پروفیسر ڈارک نے یک لخت بولتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— جب تک میں کچھ نہ پوچھوں تمہیں بولنے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہارے باس ہنری کی بھی باس ہوں سمجھے" لیڈی ایشلے نے اُسے بُری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ویری سوری میڈم۔ معافی چاہتا ہوں" ——— پروفیسر ڈارک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں جب اچھی طرح معلوم ہے کہ ان پنجروں سے یہ لوگ کسی صورت بھی باہر نہیں نکل سکتے۔ اور نہ ہی یہ کوئی حرکت کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں جب چاہوں میرے ایک اشارے پر ان پر عبرت ناک موت جھپٹ سکتی ہے۔ اس کے باوجود تم ایسی بات کر رہے ہو" ——— لیڈی ایشلے نے اُسے لتاڑتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ڈارک خاموش رہا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"تم نے اب تک ہمیں مونگ پھلیاں تو کھلائی نہیں جب کہ اچھے بچے جب چڑیا گھر کی سیر کرنے آتے ہیں تو جیبیں مونگ پھلیوں سے بھر کر لاتے ہیں" ——— عمران نے لیڈی ایشلے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہوں ——— تو تم مذاق کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن میں جب چاہوں تمہاری زبان بے حس و حرکت ہو سکتی ہے" لیڈی ایشلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو ——— لیڈی ایپر۔ انسان جانوروں سے مذاق کی کوشش نہیں کیا کرتے۔ بلکہ مذاق کرتے ہیں۔ اگر تمہاری اس بندر جیسی کھوپڑی میں یہ عقل کی بات سما جائے تو سمجھو تم واقعی لیڈی آف ایپر۔ یعنی بندروں کی سردارنی بن جاؤ گی" ——— عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس نے جان بوجھ کر لیڈی ایشلے کو لیڈی ایپ بنا دیا تھا۔

"آرتھر" ——— لیڈی ایشلے نے عمران کی بات سنتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ——— آرتھر نے فوراً ہی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اُسے کوئی حکم دینے سے پہلے ادھر دیکھ لو لیڈی ایشلے۔ تمہاری زبان حرکت میں آنے سے پہلے تمہارے دل میں سوراخ ہو جائے گا۔ اور یہ سلاخیں اس چھوٹی سی گولی کو نہ روک سکیں گی" ——— عمران نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔

اور لیڈی ایشلے کا آرتھر کی طرف مڑا ہوا چہرہ ایک جھٹکے سے عمران کی طرف مڑا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ پستول ——— یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ تمہاری تو مکمل

تلاشی لی گئی تھی" ——— لیڈی ایشلے کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ لڑکھڑاہٹ بھی نمایاں تھی۔ کیونکہ عمران کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پستول چمک رہا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کا۔ جس کی مار خاصی دور تک تھی ——— لیکن عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اچانک انگلی کو حرکت دی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی آرتھر بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر گرا۔ گولی اس کے دل پر پڑی تھی۔

"خبردار ——— اگر تم دونوں نے ذرا بھی حرکت کی تو ...... "
عمران کے لہجے میں بھیڑیوں جیسی غراہٹ تھی۔ اور اس کا کھلنڈرا چہرہ اس وقت کسی بھوکے بھیڑیئے جیسا نظر آرہا تھا۔

"تت ——— تت ——— تم ...... " ——— لیڈی ایشلے سے خوف اور غصے سے فقرہ ہی مکمل نہ ہوسکا۔ جب کہ پروفیسر ڈارک نے خودبخود دونوں ہاتھ اٹھالیئے تھے۔

" اس لیئے میں نے کہا تھا میڈم " ——— پروفیسر ڈارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا پروفیسر۔ تم جانتے تھے کہ لیڈی ایشلے فوراً ہی ختم ہوجائے۔ اور اب میں لیڈی ایشلے کو یہ بھی بتادوں کہ پستول کی میرے پاس موجودگی میں بھی اس پروفیسر ڈارک صاحب کا ہی ہاتھ ہے ——— بہرحال میرے لئے تم سب ایک جیسے دشمن ہو" ——— عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"کک ——— کک ——— تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"

لیڈی ایشلے کی آنکھیں یک لخت پھیلنے لگیں۔

" تم جو سمجھی ہو وہی درست ہے لیڈی ایشلے ——— بہرحال یہ تمہاری اندرونی کہانی ہے کہ ہنری ایک ایک کر کے تمہارا اور ترمذی کا کانٹا درمیان سے نکالنا چاہتا ہے۔ اور پروفیسر ڈارک اس کا نمائندہ ہے " ——— عمران نے کہا۔

" یہ بکواس ہے میڈم۔ بالکل بکواس ہے۔ یہ ہمیں لڑانا چاہتا ہے" پروفیسر ڈارک نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی بغل سے ریوالور نکالنا چاہا۔

" ٹھہرو ——— رک جاؤ ——— خبردار اگر تم نے ریوالور نکالا "
مادام یک لخت چیختی ہوئی اس پر جھپٹی اور پروفیسر ڈارک کے ہاتھ پر اچانک ضرب لگنے سے اس کے ہاتھ میں آجانے والا ریوالور نکل کر دور جاگرا۔

" لیڈی ——— میں فائر کردوں گا اس لئے کوئی حرکت نہ ہو۔ میرے لئے تم اور ہنری ایک جیسے ہو" ——— عمران نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

" سنو ——— عمران سنو۔ میری بات سنو۔ اگر تم یہ ثابت کردو کہ واقعی ہنری میرے اور ترمذی کے خلاف سازش کر رہا ہے تو یقین کرو میں تمہیں دنیا کی سب سے بڑی تنظیم پاور لینڈ کا ڈائریکٹر بنانے کی آفر کرتی ہوں" ——— لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔
عمران نے اس کی مخصوص نسوانی نفسیات کو بڑی خوبی سے استعمال کرلیا تھا۔

"مجھے ڈائریکٹر وغیرہ بننے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن تم نے ثبوت مانگا ہے تو میں ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں" ——— عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دو ثبوت" ——— لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اب عمران کے پستول سے بھی خوف زدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذہن پر ہنری کی سازش کا ثبوت غالب آ چکا تھا۔

"میرے خیال میں ایک ہی ثبوت کافی ہے۔ دو کی کیا ضرورت ہے" ——— عمران نے اچانک اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

اور لیڈی ایشلے کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیلیں اور پھر سکڑنے لگیں۔

"تو تم بکواس کر رہے تھے۔ ٹھیک ہے میں تمہیں ابھی بتاتی ہوں" ——— لیڈی ایشلے نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"یہ مت بھولو کہ میرے ہاتھ میں ریوالور ہے لیڈی ایشلے۔ اور میں حسین لڑکیوں کے جوانی کی امنگوں سے بھرے ہوئے دلوں پر سوراخ کرنے میں بے حد لطف محسوس کرتا ہوں" ——— عمران کا لہجہ یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ ——— تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں تمہارے ریوالور سے ڈر گئی ہوں۔ میں پاور لینڈ کی چیئرمین تمہارے اس حقیر ریوالور سے ڈروں گی" لیڈی ایشلے نے یک لخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا کہ اچانک اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور عمران بُری طرح چیختا ہوا پنجرے کی پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا ——— یہ ٹکر اس قدر شدید اور اچانک تھی کہ عمران بے اختیار پنجرے کے فرش پر گرا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر پنجرے کے فرش کی سلاخوں سے نکل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ جہاں سے اسے اٹھانا ناممکن تھا ——— عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی توپ کا زبردست گولہ اس کے جسم سے آ ٹکرایا ہو۔ حالانکہ لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ تھا اور نہ ہی کوئی ریز نکلی تھیں۔

"ہا ——— ہا ——— ہا ——— دیکھا تم نے دیکھا عمران۔ تم میرے مقابلے میں کتنے بے بس اور لاچار ہو۔ میں پاور لینڈ کی چیئرمین ہوں۔ پاور لینڈ کی چیئرمین ——— میں چاہوں تو صرف ہاتھ کے اشارے سے تمہیں ریزوں میں بدل دوں" ——— عمران کے اس طرح ٹکرا کر نیچے گرتے ہی لیڈی ایشلے کے قہقہوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اور اسی لمحے پروفیسر ڈارک بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور آرتھر کی جگہ مشین کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

ادھر عمران پنجرے کے فرش پر پڑا بُری طرح کراہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا بگڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں میں دھند سی چھا گئی تھی۔

"حسینوں کی نظروں کے تیر تو آج تک سنتا آیا تھا لیکن اب تو ان کی انگلیوں سے بھی ڈرنا پڑے گا۔ ویسے لیڈی ایشلے میں نے تو بہر حال مر ہی جانا ہے ——— لیکن یہ بتا دوں کہ بطور چیئرمین تمہارے بھی دن

گنے جا چکے ہیں اور دن ہی کیوں لمحوں کی بات ہے "۔۔۔ عمران نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ کراہنے والا تھا۔

" پروفیسر ۔۔۔ میرے حکم کے بغیر تمہارے ہاتھ حرکت میں نہیں آنے چاہئیں۔ ورنہ تم بھی میرے ہاتھوں عبرت ناک موت مر سکتے ہو "۔۔۔ لیڈی اینشلے نے آرتھر کی جگہ پر پہنچنے والے پروفیسر ڈارک سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس میڈم ۔۔۔ میں نے تو صرف موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ورنہ میں آپ کا خادم ہوں میڈم "۔۔۔ پروفیسر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

عمران اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

" لیڈی اینشلے ۔۔۔ اگر تم اتنی ہی طاقت ور ہو تو کیا تم اس پروفیسر کو باہر بھیج کر میری بات سن سکتی ہو۔ پروفیسر نے واقعی موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور یہ مزید فائدہ بھی کسی لمحے اٹھا سکتا ہے "۔۔۔ عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔

" دیکھو۔ مجھے چکر دینے کی ضرورت نہیں۔ اس مشین کے ذریعے تم پر خوف ناک تشدد کیا جا سکتا ہے۔ تمہارے جسم کے ایک ایک ریشے میں خوف ناک عذاب داخل کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ میں چاہوں تو صرف ہاتھ کے اشارے سے تمہاری روح کو تمہارے جسم سے علیحدہ کر دوں "۔۔۔ لیڈی اینشلے نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ آؤ میرے قریب آ جاؤ۔ اور میں تمہیں جو بات

بتانے لگا ہوں اس پر میری موت کے بعد ٹھنڈے دماغ سے غور کرنا۔ ہو سکتا ہے تم ہنری کی ذہانت کا توڑ نکال لو "۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جو کچھ کہنا ہے یہیں سے کہہ دو۔ میں سن رہی ہوں "

لیڈی اینشلے نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ لیڈی اینشلے۔ تم جو چاہو کر سکتی ہو۔ اب میری زبان بند رہے گی۔ جب تم اپنی ہی خیر خواہ نہیں ہو تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں خواہ مخواہ تم سے ہمدردی کرتا پھروں ۔۔۔ اصل میں میرا اپنا دماغ ہی خراب ہے کہ اپنے ہی دشمنوں سے ہمدردی کرتا رہتا ہوں۔ بس کیا کہوں۔ منافقت اور سازش مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ چاہے وہ دشمنوں کے خلاف ہی کیوں نہ کی جائے "۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے لیڈی اینشلے کو اپنے ڈھب پر لانے کی آخری کوشش کی تھی۔

" پروفیسر ۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لیڈی اینشلے نے یک لخت پروفیسر ڈارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم کمرے سے باہر جاؤ "۔۔۔ لیڈی اینشلے نے کہا۔

" مم ۔۔۔ مگر ۔۔۔ میڈم ۔۔۔۔۔ "۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے شاید احتجاج کرنا چاہا تھا۔

" حکم کی تعمیل ہونی چاہئے پروفیسر "۔۔۔ لیڈی اینشلے یک لخت چیخ پڑی۔

اور پروفیسر ڈارک سر جھکائے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس

نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر لیڈی ایشلے اور عمران کی طرف دیکھا اس کے ہونٹ بُری طرح بھنچے ہوتے تھے اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

" اب بولو کیا کہتے ہو" ــــ لیڈی ایشلے نے بڑے سرد لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا تمہیں واقعی علم نہیں ہو سکا کہ تمہارے ساتھ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے یا تم جان بوجھ کر اسے نظر انداز کر رہی ہو" ــــ عمران کے لہجے میں گہری سنجیدگی تھی۔

" تم اپنی بکواس کرو۔ اور سنو میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اتنی مہلت بھی میں نے تمہیں صرف اس لئے دی ہے کہ میں تمہیں آسان موت مرتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ میں تمہیں عبرت ناک انداز میں مارنا چاہتی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن وہ پنجرے کے قریب نہ آئی تھی وہیں کرسی کے پاس ہی کھڑی تھی۔

" ارے ــــ پھر سن لو کہ تمہاری چیئرمین شپ کے خلاف ایک خوف ناک سازش کی جا رہی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمہارے جوتے کے تلے میں ایک خوف ناک بم فٹ کر دیا گیا ہے۔ تمہارا دایاں جوتا یقیناً تمہیں بائیں جوتے سے کچھ اونچا محسوس ہو رہا ہو گا۔ اور اسے آپریٹ ہنری کرے گا بالکل اُسی لمحے جب تم ہمیں ختم کرو گی" ــــ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" یہ ــ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن" ــــ لیڈی ایشلے کی نظریں

بے اختیار اپنے جوتوں کی طرف جھکیں اور اُسی لمحے عمران کا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے لیڈی ایشلے بُری طرح چیختی ہوئی پنجرے کی سلاخوں کے ساتھ آ لگی ــــ اس کی گردن کے گرد ایک باریک سی تار کسی ہوئی تھی جس کا ایک سرا عمران کے ہاتھ میں تھا۔ عمران کافی دیر سے اسی چکر میں تھا کہ کسی طرح لیڈی ایشلے کی توجہ اپنی طرف سے ہٹا دے ــــ اس نے نیچے گر کر لیٹتے ہوئے اپنی جراب میں سے وہ باریک سی تار کھینچ لی تھی۔ اور یہ اس تار کا کارنامہ تھا کہ وہ کمند کے سے انداز میں لیڈی ایشلے کی گردن کے گرد پڑی۔ اور ایک زوردار جھٹکے سے جب عمران نے تار کو واپس کھینچا تو لیڈی ایشلے اچھل کر پنجرے کی سلاخوں سے آ ٹکرائی ــــ دوسرے لمحے عمران نے ایک ہاتھ تو سلاخوں سے باہر نکال کر اس کی گردن کے گرد ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا دایاں بازو پکڑ کر اُسے زور سے پیچھے کی طرف کھینچا۔ لیڈی ایشلے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی ــــ اس نے اس ہاتھ کو ایک بار پھر جھٹکنے کی کوشش کی جو عمران کے ہاتھ میں تھا لیکن عمران نے یک لخت اُسے سائیڈ پر جھٹکا دیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی لیڈی ایشلے کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور وہ بُری طرح چیختی ہوئی نیچے کی طرف ڈھیر ہونے لگی ــــ عمران نے اس کی گردن کے گرد موجود بازو کو چھوڑ دیا۔ اور لیڈی ایشلے بے ہوش ہو کر پنجرے کے قریب ہی فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ عمران تیزی سے نیچے جھکا اور اس نے اس کا ٹوٹ کر لٹکتا ہوا بازو پکڑ کر سیدھا کیا ــــ اور پھر انتہائی پھرتی سے اس نے اس کے ہاتھ پر لپٹا ہوا انتہائی باریک دستانہ اتار لیا۔ یہ دستانہ بالکل جسم کے ہم رنگ

تھا اس لئے دور سے نظر نہ آتا تھا۔ عمران نے دستانہ جلدی سے اپنے ہاتھ پر پہنا اور پھر ہاتھ کو مٹھی کی صورت میں بند کر کے اس نے زور سے ایک سلاخ پر مارا ——— ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سلاخ ٹوٹ کر سامنے فرش پر جا گری۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے دوسری بار حرکت میں آیا اور دوسری سلاخ کا بھی وہی حشر ہوا۔ اب اتنا خلا بن گیا تھا کہ عمران آسانی سے باہر آ گیا ——— پنجرے سے باہر آتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ بورڈ پر لگے ہوتے وہی بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے جنہیں پہلے انہیں لے آنے والے نے پریس کر کے پنجروں کے دروازے کھولے تھے ——— بٹن پریس ہوتے ہی پنجروں کے دروازے ایک بار پھر کھل گئے۔ اور عمران کے ساتھی اچھل کر ان عجیب و غریب پنجروں سے باہر آ گئے۔

" صفدر ——— پروفیسر کا ریوالور اٹھا کر دروازے پر پہنچو "

عمران نے صفدر سے کہا اور خود تیزی سے واپس لیڈی ایشلے کی طرف دوڑا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ لیڈی ایشلے کے قریب پہنچتا اچانک لیڈی ایشلے کا جسم حرکت میں آیا ——— اور اس نے اچھل کر قریب آتے ہوئے عمران کی پنڈلی پر لات کی ضرب لگائی اور عمران اچانک لات کھا کر بے اختیار گھوما۔ اسی لمحے فرش کا وہ حصہ غائب ہو گیا جہاں لیڈی ایشلے موجود تھی ——— اور لیڈی ایشلے کا جسم پلک جھپکنے میں فرش میں غائب ہو گیا۔ جب تک عمران گھوم کر واپس مڑتا۔ لیڈی ایشلے کا جسم غائب ہو چکا تھا۔ صفدر نے فرش میں غائب ہوتی

لیڈی ایشلے پر بے اختیار فائر کھولا لیکن وہ ایک لمحہ لیٹ ہو گیا اور گولی لیڈی ایشلے کو لگنے کی بجائے برابر ہوتے فرش سے ٹکرائی۔ اگر ایک لمحہ بھی گولی پہلے اس سے فائر ہو جاتی تو لیڈی ایشلے گولی کا شکار ہو جاتی۔

عمران تیزی سے گھومتا ہوا واپس دروازے کی طرف دوڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا سرر کی تیز آواز سے دروازے کے اوپر ایک فولادی چادر آ گری ——— اسی لمحے عمران کی نظریں چھت میں سے نمودار ہوتی ہوئیں مشین گن کی نالوں پر پڑیں۔

" پنجروں میں داخل ہو جاؤ۔ جلدی " ——— عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

اور وہ سب بے تحاشا پنجروں کی طرف دوڑے۔ اور پھر جیسے ہی وہ پنجروں میں داخل ہوئے۔ چھت پر سے جیسے پورے ہال میں گولیوں کی بارش سی ہونے لگی ——— لیکن کوئی گولی پنجروں کے اندر نہ آ رہی تھی۔ پنجروں والا حصہ گولیوں کی بارش سے محفوظ تھا۔ اور وہ پنجروں میں کھڑے چھت پر سے بے تحاشا برستی ہوئی گولیوں کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے برآمدے میں کھڑے ہوئے لوگ تیز بارش کا لطف لیتے ہیں ——— چھت میں سے مشین گنوں کی نالیاں نیچے نکل آئی تھیں۔ گولیاں ان میں سے برس رہی تھیں۔ چند لمحے گولیاں برسنے کے بعد یکلخت یہ بارش بند ہوئی اور نالیں واپس چھت میں غائب ہو گئیں ——— کمرے کا فرش گولیوں کی بارش نے بُری طرح ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔ عمران کی تیز نظروں نے ایک نظر میں ہی یہ دیکھ لیا تھا کہ چھت میں سے نمودار ہونے والی نالیں صرف اس حصے میں ہیں جو جگہ خالی ہے۔

اس لئے اس نے پنجروں میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کا یہ فیصلہ
واقعی انہیں بچا گیا تھا ورنہ اس قدر گولیاں ان کے جسموں میں ہزاروں
سوراخ کر دیتیں۔

گولیوں کی بارش رکتے ہی عمران نہ صرف خود باہر آ گیا۔ بلکہ اس
نے باقی ساتھیوں کو بھی باہر آنے کا کہا۔ اور وہ سب عمران کے پیچھے
بھاگتے ہوئے سامنے والی دیوار کے ساتھ جا لگے ـــــ اسی لمحے
زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تمام پنجرے
بجلی کی سی تیزی سے فرش کے اندر دھنستے چلے گئے۔ وہ نلکی جو
پنجروں کے اوپر چھت تک چلی گئی تھیں ـــــ وہ نالیں بھی زمین کے اندر
غائب ہو گئی تھیں۔ دوسرے لمحے فرش برابر ہو گیا۔ عمران خاموش کھڑا
رہا۔ اس کی نظریں اب دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر فولاد کی چادر
چڑھی ہوئی تھی ـــــ اسے مکمل یقین تھا کہ خالی پنجرے دیکھ کر وہ لازماً یہی
سمجھیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی گولیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس
لئے وہ لازماً اندر آئیں گے۔ اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ دوسرے
لمحے سرر کی تیز آواز سے دروازے پر موجود فولادی چادر غائب ہو گئی۔
عمران اور اس کے ساتھی اور زیادہ دیوار کے ساتھ چپک گئے۔ دوسرے
لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا ـــــ دو آدمی اندر داخل ہوئے
ہی تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ
پڑے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سب چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے
بل فرش پر جا گرے ـــــ انہیں یوں لگا جیسے انہوں نے ہزاروں
وولٹیج کی ننگی تاروں پر ہاتھ ڈال دیا ہو۔ دونوں نے بجلی کی سی تیزی

سے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے
ساتھیوں کی طرف کیا ہی تھا کہ صفدر جو ابھی تک دیوار کے ساتھ کھڑا تھا
نے ان دونوں پر فائر کھول دیا ـــــ اور وہ دونوں چیختے ہوئے فرش پر
گرے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گریں۔
جن میں سے ایک عمران نے اور دوسری کیپٹن شکیل کے ہاتھ
لگ گئی۔

"باہر نکلو" ـــــ عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور
باقی ساتھی بھی اسی کی طرح سیدھے کھڑے ہوتے اور تیزی سے کھلے
دروازے سے باہر کی طرف بھاگے ـــــ باہر نکلتے ہی عمران نے
دائیں بائیں مشین گن گھماتے ہوئے فائر کھولا۔ اور دوسرے لمحے
دائیں موڑ سے نمودار ہوتا ہوا ایک شخص لٹو کی طرح گھومتا ہوا نیچے گرا۔
اور عمران اسی طرف دوڑ پڑا ـــــ کیونکہ بائیں طرف راہداری کے اختتام
پر ایک دیوار نظر آ رہی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے راہداری کے موڑ پر
جیسے ہی گھومے اچانک اس جگہ کا فرش یک لخت ان کے پیروں تلے
سے غائب ہو گیا ـــــ اور وہ سب بری طرح ہاتھ پیر مارتے ہوئے
اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے گئے۔ گرنے کے ابتدائی لمحوں میں انہیں
یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہمالیہ کی چوٹی سے گر رہے ہوں لیکن پھر یہ
احساس بھی ختم ہو گیا۔ ان کے ذہن تاریکیوں میں ڈوب گئے۔

"مار لیا میڈم۔ مار لیا۔ آخر کار میں نے انہیں مار ہی لیا" پروفیسر ڈارک نے اچانک بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ والی آرام کرسی پر نیم بے ہوشی کے عالم میں لیٹی ہوئی لیڈی ایشلے کراہتے ہوئے چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"کک۔ کک۔ کیا ہوا۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"میڈم ۔۔۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ میں نے ان پر گولیوں کی بارش کر دی۔ لیکن جب میرے دو آدمی اندر گئے تو یہ زندہ تھے اور ان پر ٹوٹ پڑے ۔۔۔ اور پھر یہ کمرے سے باہر آ گئے۔ کمرے سے باہر آتے ہی یہ میری رینج میں آ گئے اور پھر میں نے انہیں بلیک ہول میں گرا دیا ہے" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے تیز لہجے میں کہا۔

"بلیک ہول میں ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تھینک گاڈ" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے واپس آرام کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اس کے کاندھوں سے اتر گیا ہو۔

"اب میں آپ کی بینڈیج کرا دوں میڈم۔ آپ شاید تکلیف میں ہیں" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے کے سر ہلانے پر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبایا اور کسی ڈاکٹر ٹونی کو طلب کرتے ہوئے اسے حکم دیا کہ مادام کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اس کی بینڈیج کرے۔

"تم نے واقعی کام دکھایا ہے پروفیسر۔ میں تمہاری مشکور ہوں۔ اگر تم بروقت مجھے وہاں سے نہ نکال لیتے تو سنجلنے یہ لوگ میرا کیا حشر کرتے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔

"یہ میرا فرض تھا میڈم۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے باہر نکال دیا تھا۔ اس طرح میں بروقت کام کرنے کے قابل ہو گیا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن پروفیسر ۔۔۔ جب تمہیں کیچ روم یہاں سے نظر نہیں آ رہا تھا تو تم نے کیسے بروقت ایکشن لیا" ۔۔۔ اس بار لیڈی ایشلے نے آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ۔۔۔ یہاں سارا نظام میرا سیٹ کیا ہوا ہے۔ اس لئے جب آپ اچھلیں تو مجھے یہاں مشین نے اس خاص سپاٹ پر ایک مخصوص وزن ظاہر کر دیا۔ اور بحیثیت عورت بہرحال آپ کا وزن مردوں

سے کم ہے۔ اس لئے میں فوراً سمجھ گیا۔ کہ اس سپاٹ پر آپ ہیں۔
اور خوش قسمتی سے وہ سپاٹ موبائیل تھا اس لئے میں نے اُسے فوراً
موبائیل کر دیا اور آپ یہاں پہنچ گئیں ۔۔۔ بعد میں میں نے ان موبائیل
سپاٹس پر فائرنگ کی۔ اور آخر میں پنجروں کو موبائیل کر دیا تاکہ اگر یہ لوگ
پنجروں میں ہوں تب بھی پنجروں سمیت یہاں پہنچ جائیں اور اگر خالی
سپاٹ پر ہوں تو فائرنگ سے ختم ہو جائیں ۔۔۔ جب پنجرے خالی آئے
تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ خالی سپاٹ پر گولیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔
چنانچہ میں نے دو آدمی ان کی لاشیں چیک کرنے کے لئے بھیجے۔ یہ
لوگ الیکٹرک کوٹڈ تھے تاکہ اگر کوئی زخمی ہو اور ان پر اچانک حملہ کرنے
کی کوشش کرے تو شاک لگنے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے اور
دوسری بات یہ کہ شاک آپریٹ ہوتے ہی مجھے یہاں علم ہو جاتا کہ ان
کی کیا پوزیشن ہے۔ لیکن یہ لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔
کہ نہ صرف یہ لوگ بے تحاشا گولیوں سے بچ نکلے بلکہ انہوں نے
ان دونوں آدمیوں پر حملہ کیا اور انہیں شاک لگے تو میں سمجھ گیا کہ یہ
لوگ مرے نہیں ۔۔۔ میں نے تیسرا آدمی بھیجا۔ لیکن اس دوران یہ
دونوں آدمیوں کو ختم کر کے کیج روم سے باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی
انہوں نے تیسرے آدمی کو بھی فائرنگ کر کے ختم کر دیا۔ لیکن اب
وہ مجھے نظر آ رہے تھے ۔۔۔ پھر یہ ٹرن اوور کی طرف آئے تو میں
انہیں بلیک ہول میں ڈالنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور جیسے ہی یہ
بلیک ہول سپاٹ پر پہنچے میں نے بٹن آن کیا اور یہ سب بلیک ہول
میں گر گئے ۔۔۔ اس طرح آخر کار میں ان خطرناک لوگوں کو مار گرانے میں

کامیاب ہو گیا۔ اب بلیک ہول میں موجود زہریلا پانی ان کی ہڈیاں گلا رہا
ہو گا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے پوری تفصیل سے ساری کارروائی لیڈی
ایشلے کو بتائی۔ کیونکہ لیڈی ایشلے کیج روم سے آنے کے بعد اب تک
تقریباً نیم بے ہوش رہی تھی اور پروفیسر ڈارک کے یک لخت چیخنے کی وجہ
سے اس کا شعور بیدار ہوا تھا۔
" اوہ ۔۔۔ تم نے واقعی کمال کر دیا ہے پروفیسر۔ میں تمہیں انعامات
سے نہال کر دوں گی" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔
" آپ کی زندگی ہی میرا انعام ہے میڈم" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک
نے سر جھکا کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا ڈاکٹر ہاتھ میں بیگ
اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوا۔
" میڈم کیا ہوا" ۔۔۔ بوڑھے ڈاکٹر نے کرسی کے قریب پہنچتے
ہی پوچھا۔
" میرے بازو میں فریکچر ہو گیا ہے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے دانت
بھینچتے ہوئے جواب دیا۔
" اوہ میڈم۔ پھر تو آپ کو آپریشن روم تک جانا ہو گا۔ میں سٹریچر
منگواتا ہوں" ۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔
" نہیں ۔۔۔ میں خود چل کر جا سکتی ہوں۔ پروفیسر ڈارک۔ تم ان
لوگوں کی لاشیں بلیک ہول سے باہر نکلواؤ۔ میں ان کی ہڈیاں اپنی
آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کرسی سے
اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ـــــ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے بڑی ہمت سے کام لے کر اپنے پیروں پر چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ڈاکٹر بیگ اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔

ان کے باہر جاتے ہی پروفیسر ڈارک نے جلدی سے سامنے موجود بڑی سی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین کے اندر نصب سکرین پر ایک نوجوان کا چہرہ ابھر آیا۔

"یس باس" ـــــ نوجوان کا منہ ہلا اور اس کی آواز مشین سے برآمد ہوئی۔

"فریکلن ـــــ بلیک ہول میں چھ افراد کو گرایا گیا ہے۔ تم ٹاگ مشین کے ذریعے ان کی ہڈیاں نکلوا کر انہیں کامن روم میں رکھوا دو۔ مادام خود انہیں چیک کریں گی۔ اور سنو۔ ٹاگ مشین کو تم نے اپنے سامنے آپریٹ کرانا ہے ـــــ جب ان کی ہڈیاں کامن روم میں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا" ـــــ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

"یس باس ـــــ حکم کی تعمیل ہوگی" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔ اور پروفیسر ڈارک نے مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

اسی لمحے مشین کے ایک کونے سے تیز سیٹی کی آواز گونجی۔ تو پروفیسر ڈارک نے چونک کر ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک بھاری سی آواز گونجی۔

"ہیلو ـــــ ہنری میلکم کالنگ لیڈی ایشلے اوور" ـــــ بولنے والا ہنری تھا۔

"پروفیسر ڈارک اٹنڈنگ سر اوور" ـــــ پروفیسر ڈارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ڈارک تم ـــــ مادام کہاں ہیں اوور" ـــــ ہنری کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"وہ آپریشن روم میں ہیں باس۔ ان کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ڈاکٹر بینڈیج کر رہا ہے اوور" ـــــ پروفیسر ڈارک نے جواب دیا۔

"کیوں ـــــ کیا ہوا ـــــ تفصیل بتاؤ۔ وہ ایشیائی حملہ آوروں کا کیا ہوا۔ مادام نے بتایا تھا کہ انہیں ساجان سنٹر سے باہر مار گرایا گیا ہے۔ اور مادام انہیں چیک کرنے جا رہی تھیں اوور" ـــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

اور جواب میں پروفیسر ڈارک نے ناٹرام رینز کی مدد سے حملہ آوروں کے ساجان سنٹر میں آنے سے لے کر بلیک ہول میں گرنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ ـــــ تو اس کا مطلب ہے عمران اور اس کے ساتھی سنٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ بہت برا ہوا اوور" ہنری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بری طرح دانت پیس رہا ہو۔

"لیکن باس۔ وہ بلیک ہول کے زہریلے پانی میں گر کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے ان کی ہڈیاں نکالنے کا حکم دے دیا ہے اوور" پروفیسر ڈارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس بات پر حیرت تھی کہ باس کو جب بتا دیا گیا ہے کہ وہ بلیک ہول

یں کر چکے ہیں پھر بھی باس اس بات پر افسوس کر رہا ہے کہ وہ کیوں
سنٹر میں داخل ہو گئے۔

" اوہ پروفیسر۔ تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ اتنی آسانی سے
نہیں مر سکتے۔ یہ اگر مافوق الفطرت نہیں تو کم از کم بدروحیں ضرور ہیں۔
اور مجھے یقین ہے کہ بلیک ہول کا زہریلا پانی بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا ہو
گا ۔۔۔ تم فوراً ہر طرف چیکنگ کراؤ فوراً۔ ایسا نہ ہو کہ تم اور مادام اطمینان
سے بیٹھے رہو اور وہ اپنا وار کر جائیں اوور" ۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے
میں کہا۔

" یس ۔۔۔ یس ۔۔۔ ہنری باس۔ آپ حکم دے رہے ہیں تو میں
چیکنگ کراتا ہوں۔ ویسے جب ان کی ہڈیاں باہر آجائیں تو میں آپ کو
رپورٹ کروں اوور" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔ اس کا فقرہ بتا رہا
تھا کہ چیکنگ والی بات اس نے صرف ہنری کا دل رکھنے کے لئے کہہ
دی تھی۔ ورنہ اُسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔

" ہاں فوراً رپورٹ کرنا۔ اور سنو۔ لیڈی اینشلے کی ہر صورت میں
حفاظت کرنا۔ اور میری بات یاد رکھو ان لوگوں کو دیکھتے ہی گولیوں
سے بلکہ بموں سے اڑانے کی کوشش کرنا ۔۔۔ انہیں قطعاً ایک
لمحے کا بھی وقفہ نہ دینا پلک جھپکنے کا بھی نہیں۔ سمجھے۔ یہ انتہائی ضروری
ہے اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

" یس باس اوور" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
اور پروفیسر ڈارک نے منہ بناتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔ اُسی لمحے

دروازہ کھلا اور لیڈی اینشلے اندر داخل ہوئی۔ اس کے دائیں بازو
پر پلستر چڑھا ہوا تھا اور بازو ایک پٹی کی مدد سے گلے میں لٹک
رہا تھا۔

" کیا ہوا۔ ان کی لاشیں ملیں" ۔۔۔ لیڈی اینشلے نے اندر
داخل ہوتے ہی پوچھا۔

" فرینکلن انہیں نکال رہا ہے میڈم ابھی باس ہنری کی کال
آئی تھی" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔۔۔ تم نے اُسے بتا دیا کہ آخر کار وہ شیطان مر گئے
ہیں" ۔۔۔ لیڈی اینشلے نے کہا۔

" یس میڈم ۔۔۔ لیکن باس ہنری کو شاید یقین نہیں آ رہا۔ وہ کہہ
رہے ہیں کہ ہم ہر طرف سے چوکنا رہیں" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے
کہا۔

" ہنری ہمیشہ یہی کہتا ہے۔ اس کے شاید اعصاب پر یہ لوگ سوار
ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ ان کی لاشیں دیکھ کر بھی اُسے یقین نہ
آئے گا ۔۔۔ لیکن ایک بات ہے کہ یہ لوگ واقعی ایسے ہیں کہ اب
تک ہنری کی بات ہی سچ نکلتی رہی ہے۔ بہرحال اب ان کی ہڈیاں
برآمد ہو جائیں گی تو یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"
لیڈی اینشلے نے آرام کرسی پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو پروفیسر
ڈارک نے جلدی سے بٹن آن کر دیا۔ سکرین پر فرینکلن کی تصویر ابھر
آئی ۔۔۔ جس کے نمبر پر پروفیسر ڈارک نے بلیک ہول سے عمران

اور اس کے ساتھیوں کی ہڈیاں نکالنے کا کام لگایا تھا۔

"ہیلو باس ۔۔۔ فرینکلن بول رہا ہوں۔ باس آپ فوراً بلیک ہول پہنچیں"۔۔۔ فرینکلن کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا ہوا ۔۔۔ کیا حملہ آوروں کی ہڈیاں تم نے باہر نکال لی ہیں"۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے تیز لہجے میں کہا۔ آرام کرسی پر لیٹی ہوئی لیڈی ایشلے بھی چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"باس ۔۔۔ ٹاگ مشین نے پورا بلیک ہول چھان مارا ہے۔ وہاں سوائے زہریلے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ نہ کوئی لاش نہ کوئی ہڈی"۔۔۔ فرینکلن نے جواب دیا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود انہیں بلیک ہول میں گرایا ہے۔ کیا تم ہوش میں ہو" پروفیسر ڈارک نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹاگ مشین کی یہی رپورٹ ہے۔ میں نے بلیک ہول کی کمپیوٹر چیکنگ کرائی ہے۔ اس سے بھی رپورٹ زیرو ہے۔ ویسے باس۔ میں حیران ہوں کہ آخر یہ حملہ آور کہاں جا سکتے ہیں"۔ فرینکلن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بلیک ہول سے کوئی آدمی باہر نہیں جا سکتا۔ اور پھر چھ افراد۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بلیک ہول میں کوئی راستہ بھی نہیں۔ معمولی سا سوراخ بھی نہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے" پروفیسر ڈارک نے بُری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ خود آ کر چیکنگ کر لیں باس"۔۔۔ فرینکلن ظاہر ہے اس

کے سوا اور کیا کہہ سکتا تھا۔

"بات چیت بند کرو۔ منزی کی بات ایک بار پھر درست نکلی۔ یہ لوگ بلیک ہول بھی نکل گئے ہوں گے"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر ڈارک نے جلدی سے بٹن آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"لیکن میڈم میں نے خود انہیں بلیک ہول میں گرایا ہے۔ پھر وہ کہاں سے اور کیسے نکل سکتے ہیں"۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

"چھوڑو اس بات کو۔ ہم سے واقعی حماقت ہوئی ہے انہیں سنٹر کے اندر لے آ کر۔ تم فوراً پورے سنٹر کو چیک کرو"۔۔۔ لیڈی ایشلے کے لہجے میں اس بار ہلکا سا خوف کا عنصر بھی موجود تھا۔

اور پروفیسر ڈارک سر ہلاتا ہوا دوبارہ مشین پر جھک گیا۔

ختم شد

پاور لینڈ کے سلسلے کا ایک انوکھا اور شاندار ناول

عمران کی زندگی کا ایک یادگار کارنامہ

ساجان سنٹر

حصہ ——— دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

- وہ لمحہ ——— جب موت ——— بھوکے عقاب کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں پر جھپٹ پڑی۔
- وحشی تنویر اور لیڈی ایشلے کے درمیان ایک ایسی خوفناک جنگ جس کا انجام یقینی موت تھا ——— لیکن کس کی ——— ؟
- ساجان سنٹر ——— جس کی ایک ایک اینٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے موت کے روپ میں ڈھل گئی۔ لیکن ۔ ؟
- کیا عمران اور اس کے ساتھی ساجان سنٹر سے زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ——— ؟ یا پھر موت کے اندھیروں نے انہیں ہمیشہ کے لئے نگل لیا ——— ؟
- بہتے ہوئے خون اور موت کی بھیانک سرسراہٹوں میں ڈوبی ہوئی کہانی ——— انتہائی خوفناک ایکشن اور اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک انوکھا اور یادگار ناول۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی منفرد کہانی

گرین ڈیتھ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

گرین ڈیتھ ——— دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی انتہائی خوفناک اور بھیانک یہودی سازش۔

گرین ڈیتھ ——— ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

گرین ڈیتھ ——— ایک ایسی لیبارٹری جسے تباہ کرنے میں علی عمران اور کرنل فریدی دونوں بری طرح ناکام رہے۔

گرین ڈیتھ ——— جس کی خاطر علی عمران اور کرنل فریدی دونوں خود یقینی موت کے پنجے میں پھنس گئے۔

- وہ لمحہ ——— جب کرنل فریدی اور علی عمران دونوں ہی ایک دوسرے کی راہ میں رکاوٹ بن گئے۔ کیوں اور کیسے ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب کرنل فریدی نے عمران کو اور عمران نے کرنل فریدی کو لیبارٹری تباہ کرنے سے روک دیا۔ ——— پھر کیا ہوا ——— ؟
- تیز رفتار ایکشن۔ بے پناہ سسپنس پر مشتمل ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

ڈبل مشن

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

- ـ ایک ایسا مشن ـ جسے دو بار پورا کیا گیا ـــ کیسے ـــ ؟ کیا پہلی بار مشن مکمل نہ ہوا تھا ـــ یا ـــ ؟
- ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں پہلی بار شاگل نے پاکیشیا آکر فیلڈ میں کام کیا ـــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔
- ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں شاگل نے پاکیشیا میں علی الاعلان اپنا مشن مکمل کر لیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بس ہو کر رہ گئے۔ کیا واقعی وہ بے بس تھے ـــ یا ـــ ؟
- ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں شاگل اور مادام ریکھا بیک وقت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آئے ـــ اور پھر خوفناک ہنگاموں کا آغاز ہو گیا۔
- ـ ایک ایسا مشن ـ جس میں کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک کرنل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی لیکن دراصل یہ ایسا ٹریپ تھا جس کا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آخری لمحے تک احساس نہ ہو سکا ـــ کیوں ـــ کیا کرنل رائے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ ہوشیار تھا ـــ یا ـــ ؟
- ـ ایک ایسا مشن ـــ جس میں عمران اور اس کے ساتھی مادام ریکھا اور شاگل دونوں کے مقابل بیک وقت ناکام ہو گئے ـــ کیوں اور کیسے ـــ ؟
- ـ ایک ایسا مشن ـــ جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہر لحاظ سے مکمل کر لیا ـــ لیکن اس کے باوجود عمران کو دوبارہ یہی مشن مکمل کرنا پڑا ـــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

- ـ قدم قدم پر چونکا دینے والے واقعات۔
- ـ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔
- ـ کامیابی اور ناکامی کے درمیان پنڈولم کی طرح حرکت کرتی ہوئی ایک ایسی منفرد دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائیگا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون!

ساجان سنٹر کا دوسرا حصّہ پیش خدمت ہے۔ ساجان سنٹر کی ہنگاموں سے بھرپور کہانی اب حیرت انگیز اختتام کو پہنچ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ کہانی کا تیز ترین ٹیمپو۔ ایکشن اور سسپنس میں لپٹا ہوا ہر لمحہ آپ کو پوری گرفت میں لئے ہوگا۔ لیکن دوسرا حصّہ شروع کرنے سے پہلے ایک خط ملاحظہ کیجیے۔

کراچی سے چودھری محمد صدیق صاحب نے لکھا ہے کہ "میں آپ کے ناولوں کا پرستار ہوں اور میں نے آپ کا ہر ناول پڑھا ہے۔ آپ برائے کرم اپنے ناولوں میں چند انقلابی تبدیلیاں لے آئیں تاکہ ان میں مٹھاس اور بڑھ جاتے۔ ایک تو یہ کہ آپ عمران اور جولیا کی شادی کرادیں۔ آخر جولیا کب تک عمران کا انتظار کرتی رہے گی اور دوسری بات یہ کہ آپ اب ایکسٹو کا نقاب بھی الٹ دیں۔ اب عمران کو بطور ایکسٹو سامنے آنا چاہیے"۔

محترم چودھری محمد صدیق صاحب! آپ نے واقعی انقلابی تبدیلیوں کی نشاندہی کی ہے۔ لیکن عمران اور جولیا کی شادی ایک ایسا انقلاب ہوگا کہ اس کے بعد باقی سب انقلابات خودبخود واقع ہو جائیں گے ایکسٹو کا نقاب بھی ظاہر ہے اُلٹ جائے گا۔ اب عمران اپنی بیوی پر تو ایکسٹو کا رعب جمانے سے رہا۔ لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں

کیا کہ سیکرٹ سروس کے سارے ممبران اور بلیک زیرو، سلیمان، جوزف، جوانا، ٹائیگر یہ سب کے سب کنوارے ہیں۔ انہیں بھی انقلاب کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی عمران اور جولیا کو ہے۔ اور ظاہر ہے عمران اور جولیا کی شادی کے بعد ان انقلابات کی فرمائش بھی شروع ہو جائیگی اور پھر اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ عمران اور جولیا کو شادی کے بعد مجرموں سے نمٹنے کے بعد شادی دفتر کھول کر اخبارات میں ضرورتِ رشتہ کے اشتہارات شائع کرانے پڑیں گے۔

تو کیا واقعی آپ ایسی ہی انقلابی تبدیلیاں چاہتے ہیں ——؟ سوچ لیجئے۔ کیونکہ یہ انقلاب ایک بار وقوع پذیر ہو جائے تو پھر واپسی کے سارے راستے خود بخود بند ہو جائیں گے۔

والسّلام
مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

انتہائی بلندی سے پانی میں گرنے کی وجہ سے ان کے جسم ٹوٹ پھوٹ سے تو محفوظ رہے۔ اور انہیں پانی میں گرنے کی وجہ سے ہوش بھی آگیا —— اور وہ پہلے تو پانی کی تہہ تک گرے۔ لیکن پھر پانی نے قدرتی طور پر انہیں اوپر اچھالا۔ اور تہہ سے واپس سطح تک آتے ہوئے وہ سب ہوش میں آگئے۔ لیکن ہوش میں آتے ہی عمران کو سب سے پہلے یہی احساس ہوا کہ اس اندھے کنویں میں زہریلی گیس کی بے پناہ مقدار موجود ہے —— کنویں کے اندر مکمل اندھیرا تھا۔ زہریلی گیس کے دباؤ کی وجہ سے ان کے ذہن ایک بار پھر ماؤف ہونے لگ رہے تھے۔

" ہوش میں رہنا۔ یہاں زہریلی گیس موجود ہے۔ اور شاید یہ پانی بھی زہریلا ہے۔ کنویں کی دیواروں کو چیک کرو اگر دیواریں کھردری ہیں تو ہر شخص پانی سے نکل کر دیواروں سے چمٹ جائے ورنہ جسم

گل سڑ جائے گا" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور پانی میں چھپاک چھپاک کی تیز آوازیں ابھرنے لگیں۔ ان کے بیگ بھی ان کے پاس نہ تھے۔ ورنہ وہ گیس ماسک پہن کر بھی اپنے آپ کو بچا سکتے تھے۔

عمران تیزی سے تیرتا ہوا قریبی دیوار کے پاس پہنچا۔ اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہونے لگ گئی تھیں۔ اس لئے اب اُسے کچھ کچھ نظر آنے لگ گیا تھا ـــــ دیواریں زہریلے پانی اور گیس کی وجہ سے خاصی کھردری تھیں۔ اس کی اینٹیں جگہ جگہ سے گل چکی تھیں اس لئے ہاتھ پیر جمانے کے لئے رخنے موجود تھے۔ چنانچہ عمران جلدی سے ان رخنوں پر چڑھ کر دیوار سے چمٹ گیا ـــــ لیکن زہریلی گیس کی وجہ سے دباؤ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"ہوش میں رہنا ساتھیو۔ ورنہ ہڈیاں بھی گل جائیں گی" ـــــ عمران نے دیوار سے چپکتے ہی چیخ کر کہا۔

"عمران صاحب ـــــ صورت حال بے حد خراب ہے۔ ذہن اور جسم ماؤف ہوتا جا رہا ہے" ـــــ قریب ہی سے صفدر کی آواز سنائی دی اور پھر باری باری سب نے تقریباً ایسا ہی جواب دیا۔

صورت حال واقعی بے حد تشویش ناک تھی۔ اگر فوری طور پر تازہ ہوا نہ مل سکی تو عمران کو علم تھا کہ سب کی موت یقینی ہے۔ لیکن کنواں بے حد گہرا تھا اور اس میں ذرہ برابر بھی کہیں کوئی رخنہ نہ تھا۔

"عمران صاحب ـــــ میں گر رہا ہوں" ـــــ اچانک تنویر کی

ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تنویر۔ ہمت کرو۔ تم تو ہم سب میں سب سے زیادہ باہمت آدمی ہو۔ جولیا ہمیشہ تمہاری ہمت کی تعریف کرتی رہتی ہے" عمران نے چیخ کر کہا۔ کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ تنویر کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے۔

"مم ـــــ مم ـــــ میں ہمت کر رہا ہوں۔ مم ـــــ مگر......" تنویر کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا اپنا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔ اور ریڈی میڈ کھوپڑی اس بار واقعی فیل ہو کر رہ گئی تھی ـــــ فوری طور پر اپنی اور ساتھیوں کی جانیں بچانے کا کوئی ذریعہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اور موت انتہائی تیز رفتاری سے اپنے پروں میں انہیں سمیٹے جا رہی تھی۔

"عمران صاحب" ـــــ اچانک بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ شاید یہ اس کا آخری فقرہ ہو۔

"ہمت سے کام لو۔ وہ دیکھو مدد آ گئی۔ ابھی ہم نے زندہ رہنا ہے" عمران نے چیخ کر کہا۔ وہ صرف نفسیاتی طور پر ان کی ہمت قائم رکھنا چاہتا تھا ـــــ لیکن اب اس کا اپنا ذہن جھٹکے کھانے لگا تھا۔ اُسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ بس چند لمحوں بعد وہ بے ہوش ہو کر زہریلے پانی میں گر پڑے گا۔ اور یہی کنواں ہی اس کی قبر بنے گا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ کیونکہ اوپر کہیں کھٹاک کی تیز آواز ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی روشنی کنوئیں میں پھیل گئی ـــــ اس کے ساتھ ہی تازہ ہوا کی آمد کا بھی

انہیں احساس ہوا۔ اور اس احساس نے ہی ان کے اندر جیسے زندگی
کے ٹمٹماتے ہوئے چراغوں میں ہزاروں وولٹیج کی روشنی بھر دی۔
"مدد آگئی دوستو ——— ہمت کرو ہمت" ——— عمران نے زور
لگا کر کہا۔

اُسی لمحے زور دار گڑگڑاہٹ سے کوئی چیز تیزی سے نیچے آتی
دکھائی دی۔ عمران نے دیکھا کہ یہ ایک بڑا سا فولادی جال تھا۔ جس کے
پیچھے ایک بڑا سا ڈبہ تھا ——— اور عمران سمجھ گیا کہ کنوئیں میں سے ان
کی لاشیں نکالنے کے لئے کوئی مشین استعمال کی جا رہی ہے۔

اُسی لمحے فولادی جال کنوئیں کے پانی میں غائب ہو گیا۔ اب صرف
بڑا سا ڈبہ پانی کے اوپر رہ گیا تھا جس میں شاید لاشیں ڈالی جانی
تھیں۔

"اس ڈبے پر کود جاؤ۔ فوراً" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے پورا زور لگا کر چھلانگ لگائی اور ڈبے کے
اوپر جا گرا۔ اور پھر کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں سے باقی ساتھی بھی ایک
ایک کر کے ڈبے میں آگرے ——— سب کی حالت ایسی تھی کہ وہ
بیٹھ بھی نہ سکتے تھے۔ اس لئے وہ ڈبے میں اس طرح لیٹ گئے۔
جیسے واقعی اس میں لاشیں پڑی ہوں۔ پانی میں شدید بھونچال سا
آیا ہوا تھا ——— ڈبے کے پیچھے ایک موٹا سا فولادی راڈ اوپر کنوئیں
کی چھت تک چلا گیا تھا۔ فولادی جال پانی میں ان کی لاشیں تلاش کر
رہا تھا۔ جب کہ وہ لاشوں کی صورت میں اس مشین کے ڈبے میں
پڑے ہوئے تھے۔

"میں اوپر جاتا ہوں۔ تم یہیں بے حس و حرکت پڑے رہو"
عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن کسی نے کوئی جواب
نہ دیا تو عمران نے جلدی سے پاس پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو
چیک کرنا شروع کر دیا ——— اور دوسرے لمحے اس نے ایک طویل
سانس لیا کیونکہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔ ڈبے میں پہنچنے کے بعد
انہیں جیسے ہی کچھ اطمینان ہوا۔ نفسیاتی طور پر ان کی قوت ارادی بھی
دم توڑ گئی تھی۔

عمران ابھی راڈ کو پکڑ کر اوپر چڑھنے کے بارے میں سوچ ہی رہا
تھا کہ اچانک ڈبہ اوپر کو اٹھنے لگا۔ اور عمران واپس ڈبے سے ہی
چپک گیا ——— فولادی جال پانی سے باہر نکل آیا۔ اور پھر ڈبہ اور جال
تیزی سے واپس کنوئیں کے منہ کی طرف اٹھتے گئے۔ جیسے جیسے ڈبہ
اوپر جا رہا تھا تازہ ہوا کی زیادتی ہوتی جا رہی تھی۔ اور عمران کے ذہن پر
چھانے والے اندھیرے تیزی سے چھٹتے گئے ——— چند لمحوں بعد
کنوئیں کی سطح سے ڈبہ اوپر کو نکلا اور پھر اوپر ایک ہال کمرے کی چھت
کے ساتھ جا کر لگ گیا۔ یہ ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے
ایک کونے میں کرین نما بڑی سی مشین موجود تھی ——— اور یہ ڈبہ اور
جال اسی مشین کے ساتھ منسلک تھا۔ فولادی جال میں سے ابھی تک
زہریلا پانی نیچے ٹپک رہا تھا۔ کنوئیں کا منہ بند ہو گیا تھا۔ ہال بالکل خالی
پڑا ہوا تھا ——— عمران اور اس کے ساتھی ڈبے میں بند چھت کے
ساتھ موجود تھے۔ مشین کو شاید کسی اور جگہ سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔
عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اُسے ڈبے کے قریب ہی

چھت میں ایک سوراخ نظر آ گیا جس میں سے لوہے کی فولادی زنجیریں
اندر آ کر مشین کے ساتھ منسلک تھیں۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ان
فولادی زنجیروں کی مدد سے ہی اس مشین کو آپریٹ کیا جاتا ہو گا۔
اس نے جلدی سے اپنے ساتھیوں کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا کیونکہ
اُسے یقین تھا کہ کسی بھی لمحے ان کی اس ڈبے میں موجودگی کا پتہ چل
سکتا ہے ۔۔۔ اور اس کے بعد لازماً انہیں گولیوں سے بھون ڈالا
جائے گا۔ اس لئے وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔ اب
چونکہ زہریلی گیس ختم ہو چکی تھی اس لئے اس کے ساتھی باری باری
کراہتے ہوئے جلد ہی ہوش میں آ گئے۔

"جلدی ہوش میں آ جاؤ۔ ہم خطرناک سچویشن میں پھنسے ہوئے
ہیں" ۔۔۔ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب واقعی پوری طرح ہوش میں آ گئے۔ لیکن اب وہ
حیرت سے کبھی اپنے آپ کو اور کبھی ہال کو دیکھ رہے تھے۔

"سنو ۔۔۔ ان زنجیروں کی مدد سے ہم نے اس سوراخ سے
باہر جانا ہے۔ اس لئے پوری طرح تیار ہو جاؤ" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور پھر اٹھ کر وہ ڈبے سے نکل کر راڈ کے ساتھ جمپ کر ان
زنجیروں تک پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے فولادی زنجیروں پر چڑھتا ہوا وہ
اس سوراخ سے باہر کو نکل گیا ۔۔۔ باہر آتے ہی اس نے ایک طویل
سانس لیا کیونکہ اوپر بھی ایک بڑا کمرہ تھا جس میں اس مشین کا
آپریٹس موجود تھا۔ فولادی زنجیریں چھت میں لگے ہوئے ہک میں سے
گزر کر اس مشین تک چلی گئی تھیں ۔۔۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے نیچے

فرش پر چھلانگ لگا دی۔ اُسی لمحے صفدر بھی نیچے آ گیا اور پھر باری
باری باقی سب ممبرز بھی فرش پر اتر آئے۔ ان کے چہرے بُری
طرح سوجے ہوئے تھے ۔۔۔ اور لباس اس زہریلے پانی سے
بھیگنے کی وجہ سے خاصا گندہ ہو رہا تھا۔ لیکن بہرحال وہ زندہ سلامت
اس زہریلے کنویں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ یہ
واقعی ان کی خوش قسمتی تھی جس میں ان کی قوت ارادی اور جذبے
بھی شامل تھے۔

کمرے کا اکلوتا دروازہ دائیں طرف والی دیوار میں تھا اور کھلا
ہوا تھا۔ ظاہر ہے انہیں اس بات کا تو تصور بھی نہ ہو سکتا تھا کہ
عمران اور اس کے ساتھی اس طرح بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ عمران
جلدی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھا ۔۔۔ اس نے باہر جھانکا
تو وہ ایک برآمدے میں تھے۔ جس کے سامنے خاصا وسیع میدان
سا تھا۔ جس کے باقی اطراف میں اسی طرح برآمدے تھے جس کے
پیچھے کمرے بنے ہوئے تھے ۔۔۔ اوپر بھی چھت تھی۔ یہ برآمدے
خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران جلدی سے برآمدے میں آ کر آگے
بڑھتا گیا۔ اور پھر ایک کمرے کے دروازے پر اُسے جنریٹر روم
کا بورڈ نظر آ گیا ۔۔۔ اس بورڈ کو دیکھتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے
ٹھٹھکا اور دوسرے لمحے اس نے دروازے پر لگے ہوئے بڑے
فولادی چکر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔
ایسے دروازوں کی تکنیک سے وہ چونکہ بخوبی واقف تھا۔ اس لئے
چند لمحوں میں ہی وہ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ دروازہ

کھلتے ہی عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اور اس نے جلدی سے دروازے کو دوبارہ بند کر کے اندر لگے ہوئے ہک کو الٹا گھمایا اور پھر ہک کے نیچے لگے ہوئے لاک بٹن کو دبا دیا۔ اب دروازہ باہر سے نہ کھل سکتا تھا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں تین بڑے بڑے جنریٹر نصب تھے اور تینوں ہی کام کر رہے تھے۔ تینوں جنریٹر انتہائی جدید اور ایٹمی طاقت سے چلنے والے تھے۔

"ان جنریٹروں کو روک دیا جائے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ایٹمک جنریٹر ہیں عام جنریٹر نہیں ہیں۔ اگر ہم نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو تابکاری فوراً ہی یہاں پھیل جائے گی۔ اور نتیجہ صاف ظاہر ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر یہاں آنے کا مقصد کیا ہوا" ___ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک چھت کے درمیان جو کھٹکے میں سے نکلنے والی روشنی یک لخت بے حد تیز ہو گئی ___ اور تمام ممبرز چونک کر اوپر دیکھنے لگے جب کہ عمران نے ہاتھ ایک جنریٹر کی طرف بڑھایا۔ اور اس پر لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے ہینڈل پر رکھ دیا۔

"سنو ___ اگر تم نے ہم پر کوئی حملہ کرنے کی کوشش کی تو یہ تینوں ایٹمک ری ایکٹر نیگیٹو زیرو کر دیئے جائیں گے اور پھر تم جانتی ہو کہ تمہارا پورا ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گا" ___ اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"کس کو کہہ رہے ہیں آپ" ___ سب ساتھیوں نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جنریٹر سے ہٹ جاؤ فوراً۔ یہ ایٹمک ری ایکٹر ہے ہٹ جاؤ پرے ہو جاؤ" ___ اچانک پروفیسر ڈارک کی چیختی ہوئی آواز چھت سے سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے پروفیسر۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں اگر ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر نہ بچ سکے گا" ___ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تت ___ تت ___ تم بلیک ہول سے کیسے زندہ بچ نکلے۔ تم انسان نہیں ہو۔ بھوت ہو۔ بدروح ہو" ___ اچانک لیڈی ایشلے کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نے بلیک ہول میں سفیدی کر دی چنانچہ وہ بلیک ہول کے بجائے وائٹ ہول بن گیا۔ ویسے لیڈی ایشلے تمہارے بازو کی ہڈی کا کیا حال ہے" ___ عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"سنو علی عمران ___ تم ان ایٹمی ری ایکٹروں سے پرے ہٹ جاؤ۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تم پر حملہ نہیں کیا جائے گا" ___ لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ گھبراہٹ تھی۔

"سنو لیڈی ایشلے۔ ایک شرط سن لو۔ اگر تم اپنے ہیڈ کوارٹر

کو بچانا چاہتی ہو تو دس منٹ کے اندر اندر پاکیشیا سے اغوا کئے
گئے چاروں سائنسدانوں کو یہاں بھیج دو۔ ورنہ دس منٹ بعد میں
ان اٹیمک ری ایکٹروں کو نیگیٹو زیڈ کر دوں گا ——— اور اس کے
بعد نہ رہے گی پاور اور نہ رہے گا پاور لینڈ" ——— عمران نے
یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو عمران ——— اگر تم نے ان ایٹمی ری ایکٹروں کو چھیڑا تو
تابکاری سے ہلاک ہو جاؤ گے" ——— اچانک پروفیسر ڈارک کی
آواز سنائی دی۔

"تمہاری عقل بھی ڈارک ہی ہے پروفیسر۔ جب پورا ہیڈ کوارٹر تباہ
ہو جائے گا تو ہمارے بچنے کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب ہم
اپنی جانوں پر کھیلنے کے لئے تیار ہیں تو پھر تابکاری کیا حیثیت رکھتی ہے
ویسے بھی ہم اب بونس پر جی رہے ہیں ——— ورنہ ہماری موت تو تمہارے
بلیک ہول میں ہو ہی چکی ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔

"سنو عمران ——— دس منٹ میں سائنسدان نہیں پہنچ سکتے
ان کو یہاں پہنچنے کے لئے کم از کم آٹھ گھنٹوں کی ضرورت ہے۔ اس
لئے میں تم سے معاہدہ کرتی ہوں کہ تم ایٹمی ری ایکٹروں سے ہٹ
جاؤ۔ میں تمہیں تمہارے ساتھیوں اور پاکیشیا کے سائنسدانوں
کو باحفاظت بھجوا دوں گی" ——— لیڈی لیشلے نے کہا۔

"میں نے دس منٹ دے دیئے ہیں۔ اس کے بعد مجھے سائنسدانوں
کی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ البتہ اگر تم ان دس منٹوں میں ہیڈ کوارٹر

سکتی ہو تو نکل جاؤ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا" ——— عمران نے
سرد لہجے میں کہا۔

"سنو سنو۔ میں خود جنرل ہیڈ روم میں آ رہی ہوں پلیز۔ میرے
آنے تک کچھ نہ کرنا" ——— اچانک لیڈی لیشلے کی تیز آواز سنائی
دی۔ اور اس کے ساتھ ہی یک لخت چھت کے چوکھٹے سے نکلنے
والی تیز روشنی نارمل ہو گئی۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مسکرا کر اپنے ساتھیوں
کی طرف دیکھا۔ لیکن اس کا ہاتھ بدستور ہینڈل پر جما ہوا تھا۔

"کیا آپ واقعی سائنسدانوں کو لے کر یہاں سے نکل جائیں گے"
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا کریں۔ یہ ہیڈ کوارٹر تو میری توقعات سے بھی زیادہ
طاقت ور ہے۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ اگر ہم پاور لینڈ
کو واقعی قبرستان میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں ——— تو پھر ہماری
قبریں بھی اسی قبرستان میں ہی بنیں گی" ——— عمران نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری قبر بن سکتی ہے میری نہیں۔ سمجھے" ——— اچانک پاس
کھڑے تنویر نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی
شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"ارے ارے تمہیں کیا ہو گیا ہے تنویر" ——— پاس کھڑے
کیپٹن شکیل نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تنویر
یک لخت کسی عقاب کی طرح عمران پر جھپٹا اور شاید عمران اس

اچانک حملے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے تنویر کے اچانک جھپٹ پڑنے سے وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا۔ تنویر اس کے اوپر گرا —— لیکن دوسرے لمحے تنویر بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ عمران نے نیچے گرتے ہی پوری قوت سے دونوں گھٹنے موڑ کر اس کے پیٹ میں مارے تھے۔ تنویر کے ایک طرف گرتے ہی عمران یک لخت اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یک لخت ان کے جسم خود بخود حرکت میں آ گئے —— اور وہ سب اتنی تیزی سے گھسٹ کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرائے جیسے لوہا طاقتور مقناطیس سے جا چمٹتا ہے۔ اور اسی لمحے تیز سرسراہٹ کے ساتھ چھت سے فرش تک شفاف شیشے کی ایک دیوار ان کے اور اٹیمک رے ایکسٹروں کے درمیان آ گئی —— اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں پروفیسر ڈارک کا فاتحانہ قہقہہ گونج اٹھا۔

"یہ کہاں جا سکتے ہیں۔ کہاں جا سکتے ہیں۔ بلیک ہول سے کیسے زندہ نکل سکتے ہیں" —— پروفیسر ڈارک کے مشین پر جھکتے ہی لیڈی اسٹلے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

پروفیسر ڈارک نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ مسلسل مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا اور مشین میں موجود سکرین پر مختلف ہندسے تیزی سے بدلتے جا رہے تھے —— مختلف رنگوں کے مختلف ہندسے۔ ان میں سے ہر ہندسہ ساجان سنٹر کے کسی نہ کسی شعبے کو ظاہر کرتا تھا۔ اور ان کے مخصوص رنگ میں نمودار ہونے کا مطلب تھا کہ وہاں کوئی اجنبی موجود نہیں ہے —— یہ ساجان سنٹر کی مکمل چیکنگ کا مخصوص نظام تھا جو پروفیسر ڈارک نے تیار کیا تھا۔ ہندسے سکرین پر تیزی سے بدلتے جا رہے تھے کہ اچانک سکرین پر بارہ نمبر کا ہندسہ ابھرا —— اس کا رنگ گہرا

سرخ تھا اور مشین پہ جھکے ہوئے پروفیسر ڈارک نے سرخ رنگ کا ہندسہ دیکھتے ہی تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔

"اوہ ـــ یہ لوگ مین جنریٹر روم میں ہیں۔ اوہ یہ بہت خطرناک ہے"ـــ پروفیسر ڈارک نے چیختے ہوئے کہا اور جلدی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"جنریٹر روم میں ـــ ل ـــ لیکن یہ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ بلیک ہول سے کیسے نکلے"ـــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سکرین پہ جنریٹر روم کا منظر ابھر آیا۔ اور پروفیسر ڈارک کی آنکھیں یہ منظر دیکھتے ہی خوف سے پھیلنے لگیں۔ کیونکہ عمران اور اس کے سارے ساتھی نہ صرف زندہ تھے بلکہ عمران نے ایک اٹیمک ری ایکٹر کے ایکٹو ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"سنو ـــ اگر تم نے ہم پہ کوئی حملہ کرنے کی کوشش کی تو یہ تینوں ایٹمی ری ایکٹر نیگیٹیو زیرو کر دیئے جائیں گے۔ اور پھر تم جانتے ہو کہ تمہارا پورا ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گا"ـــ اسی لمحے عمران کی تیز آواز مشین میں سے نکل کر گونجی۔

"جنریٹر سے ہٹ جاؤ۔ فوراً۔ یہ ایٹمی ری ایکٹر ہے۔ فوراً پرے ہٹ جاؤ"ـــ پروفیسر ڈارک نے خوف کی انتہائی شدت سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا پورا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے پروفیسر۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم پہ

حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر نہ بچ سکے گا" عمران کی مطمئن آواز سنائی دی۔

اور پروفیسر ڈارک نے شدت خوف سے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر عمران نے ہینڈل کھینچ لیا تو واقعی اٹیمک ری ایکٹر تباہ ہو جائے گا ـــ اور اس کا نتیجہ واقعی یہی نکل سکتا تھا کہ پورا ساجان سنٹر ہی دھواں بن کر اڑ جائے۔

اسی لمحے لیڈی ایشلے بُری طرح چیخ پڑی۔ وہ عمران کو بھوت اور بدروح کہہ رہی تھی۔ اس کے بعد عمران نے انہیں باقاعدہ بلیک میل کرنا شروع کر دیا ـــ وہ دس منٹ کے اندر پاکیشیا کے سائنسدانوں کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اب لیڈی ایشلے کے لئے یہ مسئلہ بن گیا تھا کہ وہ عمران کو یہ نہ بتا سکتی تھی کہ وہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں نہیں بلکہ ساجان سنٹر میں ہیں ـــ اس نے عمران کو چکر دے کر زیادہ سے زیادہ مہلت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران کوئی مہلت دینے کے لئے تیار ہی نہ تھا۔ پروفیسر ڈارک نے جلدی سے میز کے کنارے پر رکھے ہوئے پیڈ پہ چند لائنیں لکھیں اور کاغذ لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں پکڑا دیا ـــ اس پہ لکھا تھا کہ آپ عمران سے کہیں کہ میں خود آ رہی ہوں۔ اس طرح چند لمحے مل جائیں گے میں ان کا بندوبست کر لوں گا۔ اور پروفیسر ڈارک کی ہدایت کے مطابق لیڈی ایشلے نے عمران سے کہا کہ وہ خود اس کے پاس آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ڈارک نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے اور پھر بھاگتا ہوا کونے میں موجود ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ اس

مشین کے اوپر غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے غلاف اتار کر ایک طرف پھینکا اور مشین کے بٹن آن کر دیئے۔

"کیا کر رہے ہو۔ جلدی کرو پروفیسر۔ کہیں یہ واقعی کچھ کر نہ دیں" لیڈی ایشلے نے بھی اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"یہ میں آخری رسک لے رہا ہوں میڈم۔ یا تو ساجان سنٹر تباہ ہو گیا یا پھر ان شیطانوں کے ہاتھوں سے بچ گیا" ـــــ پروفیسر ڈارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے مختلف بٹن دبانے اور ایک ناب گھمانے میں مصروف تھے۔ مشین پر لگے ہوئے مختلف ڈائلوں میں موجود سوئیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔

"آخر مجھے بتاؤ کیا کرنا چاہتے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ میڈم۔ اب آپ خاموش رہیں۔ ورنہ سارا کھیل ختم ہو جائے گا" ـــــ پروفیسر ڈارک نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہینڈل کو نیچے کھینچ لیا۔ لیڈی ایشلے نے ہونٹ بھینچ لئے۔

ہینڈل کے نیچے کھنچتے ہی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر ایک بار پھر جنریٹر روم کا منظر ابھر آیا۔ عمران اسی طرح ہینڈل پر ہاتھ رکھے کھڑا اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہا تھا۔ ان کی آوازیں اب مشین سے نکل رہی تھیں۔

"کاشش۔ ان میں سے کوئی انتہائی غصہ ور ثابت ہو۔ کاش"

پروفیسر ڈارک نے جلدی سے ایک ناب کو دائیں طرف گھماتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے باتیں کرتے کرتے عمران کے ایک ساتھی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اور پروفیسر ڈارک کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری۔ وہ ناب گھماتا گیا۔

"عمران پر حملہ کر دو۔ اسے نیچے گراؤ فوراً" ـــــ پروفیسر ڈارک نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے عمران کا وہ ساتھی بھوکے بھیڑیئے کی طرح یک لخت عمران پر جھپٹا۔ اور وہ اُسے ساتھ لیتا نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران کا ہاتھ جیسے ہی ری ایکٹر کے ہینڈل سے ہٹا پروفیسر ڈارک نے جلدی سے ایک اور ہینڈل کو کھینچا۔ اور ساتھ ہی ایک اور بٹن دبا دیا ـــــ عین اُسی لمحے عمران اپنے اوپر گرنے والے ساتھی کو ایک طرف اچھال کر دوبارہ سیدھا کھڑا ہوا تھا۔ کہ یک لخت عمران اور اس کے ساتھی اس طرح گھسٹتے ہوئے مقابل دیوار سے جا ٹکرائے جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے ـــــ اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز سے چھت سے شفاف شیشے کی ایک دیوار فرش تک جا گری اور ایٹمی ری ایکٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کی زد سے محفوظ ہو گئے ـــــ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ڈارک نے پہلے ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر اس کا زوردار فاتحانہ قہقہہ ہال میں گونجتا چلا گیا۔ اس نے ایک اور بٹن کو قہقہہ لگاتے ہوئے پریس کر دیا تھا۔

"مبارک ہو میڈم —— میں نے آخر کار ان پر فتح حاصل کر لی۔ اب یہ لوگ ایٹمی ری ایکٹروں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" پروفیسر ڈارک نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"انہیں بھون ڈالو۔ ختم کر دو۔ جلدی۔ فوراً" —— لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر ڈارک سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس پہلے والی مشین کی طرف بھاگا۔ اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے —— اور دیکھتے ہی دیکھتے اس مشین کی سکرین پر دوبارہ جنریٹر روم کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ لیکن اس منظر کو دیکھتے ہی پروفیسر ڈارک نے بُری طرح جھٹکا کھایا۔

"اوہ —— یہ کمرے سے نکل گئے۔ اور کمرے کا دروازہ لاک نہ کیا گیا تھا" —— پروفیسر ڈارک نے چیختے ہوئے کہا۔

اور لیڈی ایشلے کا چمکتا ہوا چہرہ یک لخت سیاہ پڑ گیا تھا۔

"کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں ہم" —— لیڈی ایشلے نے بُری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

لیکن پروفیسر ڈارک تیزی سے مشین کے بٹن دوبارہ دبانے میں مصروف ہو گیا۔ اب سکرین پر ایک بار پھر ہندسے تبدیل ہونے لگے —— پروفیسر ڈارک ان بدلتے ہوئے ہندسوں کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی کوئی ہندسہ سکرین سے اچھل کر باہر آ گرے گا۔

ہندسے مسلسل اور تیزی سے تبدیل ہوتے گئے۔ اور آخر کار ایک جھماکا ہوا اور سکرین پر ہندسوں کی دوڑ ختم ہو گئی۔ اب اس پر صرف آڑی ترچھی لکیریں ہی نظر آ رہی تھیں۔

"کک —— کک —— کیا مطلب —— وہ کہاں گئے۔ وہ تو سنٹر میں کہیں بھی نہیں ہیں۔ کوئی ہندسہ بھی ریڈ نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے" —— پروفیسر ڈارک کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"کیا ہوا —— نہیں ملے" —— لیڈی ایشلے نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میڈم —— میں نے پورا سنٹر چیک کر لیا ہے۔ وہ کہیں بھی نہیں ہیں" —— پروفیسر ڈارک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ —— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں تلاش کرو پروفیسر۔ وہ جن تو نہیں ہیں کہ اچانک غائب ہو جائیں" —— لیڈی ایشلے اتنے زور سے چیخی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ اور پروفیسر ڈارک ایک بار پھر مشین پر جھک گیا۔

"نو میڈم۔ وہ سنٹر میں موجود نہیں ہیں" —— چند لمحوں بعد پروفیسر ڈارک نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے مشین کا آپریٹنگ بٹن آف کر دیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ ابھی وہ جنریٹر روم میں تھے۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ اور اب تم کہہ رہے ہو کہ وہ سنٹر میں نہیں ہیں" —— لیڈی ایشلے کا لہجہ ایسا تھا جیسے اس کا دماغ ماؤف

ہو چکا ہو۔

"میں خود پاگل ہو رہا ہوں میڈم۔ میں نے پورا سنٹر چیک کر لیا ہے ان کی موجودگی کا کہیں پتہ نہیں چل سکا" ـــ پروفیسر ڈارک نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اب کیا ہو گا۔ اوہ۔ اب میں کیا کروں"
لیڈی ایشلے واقعی ایک ہاتھ سے اپنے بال نوچنے لگی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بے بسی کی انتہا پر پہنچ چکی ہے۔
اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بجی اور لیڈی ایشلے اور پروفیسر ڈارک اس طرح اچھلے جیسے انٹر کام کی گھنٹی کی بجائے کمرے میں بم پھٹ پڑا ہو۔ لیڈی ایشلے نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ـــ لیڈی ایشلے نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میڈم۔ میں آڈرے بول رہا ہوں۔ سکس ایونیو سے میڈم۔ یہاں اچانک چھ افراد گھس آئے تھے۔ انہوں نے پورے سیکشن پر قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن میڈم۔ ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر ان پر فائر کھول دیا اور وہ چھ کے چھ مر گئے" ـــ آڈرے نے دوسری طرف سے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مر گئے ـــ کیا واقعی وہ مر گئے ہیں" ـــ لیڈی ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"یس۔ میڈم۔ یس۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔ میڈم" ـــ آڈرے کا لہجہ اسی طرح سہما ہوا تھا۔

"وہ ـــ اوہ۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم ان کا خیال رکھو۔ میں پروفیسر ڈارک کے ساتھ وہیں آ رہی ہوں" لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور ساتھ ہی انٹر کام کا رسیور رکھ دیا۔
"لیکن میڈم میں نے سکس ایونیو کو تو چیک کیا تھا وہاں تو ریڈ ہندسے نہیں ابھرا" ـــ پروفیسر ڈارک نے اٹکتے ہوئے کہا۔
"لعنت بھیجو ان ہندسوں پر۔ آڈرے انہیں ہلاک بھی کر چکا ہے۔ اور تم ابھی تک ہندسوں کو ہی پیٹ رہے ہو۔ چلو" ـــ لیڈی ایشلے نے بری طرح جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پروفیسر ڈارک بھی سر جھٹکتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ البتہ اس کا چہرہ ابھی تک سوالیہ نشان بنا ہوا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ لیڈی ایشلے کی حکم عدولی نہ کر سکتا تھا۔

عمران دیوار کے ساتھ ٹکرا کر جیسے ہی فرش پر گرا پھر اتنی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا کہ جیسے گیند فرش سے ٹکرا کر اوپر کو اٹھتی ہے ــــ کمرے میں پروفیسر ڈارک کے فاتحانہ قہقہے کی گونج ابھی تک موجود تھی۔ عمران اٹھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اس نے لاک ہٹا کر تیزی سے دروازے پر لگے ہوئے چکر کو گھمانا شروع کر دیا ــــ چکر گھما کر اس نے جیسے ہی دروازے کو کھینچا دروازہ کھلتا گیا اور عمران کے لبوں پر آسودہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"چلو باہر آؤ جلدی" ــــ عمران نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اچھل کر کمرے سے باہر برآمدے میں آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ تنویر سب سے آخر میں تھا ــــ اس کا چہرہ اس وقت بری طرح لٹکا ہوا تھا۔ اور آنکھوں

میں شدید الجھن تھی۔ عمران باہر نکلتے ہی بے تحاشا انداز میں برآمدے سے نکل کر میدان میں دوڑنے لگا۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ درمیانی میدان پار کر کے سامنے والی بلڈنگ کے برآمدے میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک دروازہ کھلا ــــ اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر آ گیا۔ دروازہ کھلنے پر عمران کو اندازہ ہوا کہ یہ لفٹ کا دروازہ ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے سامنے اچانک دیکھ کر ٹھٹھکا ہی تھا کہ عمران یک لخت اسے زور سے دھکا دے کر واپس لفٹ کے کھلے دروازے میں اندر لے آیا ــــ نوجوان نے سنبھلتے ہی تڑپ کر عمران کی گرفت سے نکلنا چاہا۔ مگر اسی لمحے عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آتے۔ اور اس نے نوجوان کو اٹھا کر بری طرح لفٹ کے اندر پٹخ دیا ــــ اور خود اس کے سینے پر چڑھ بیٹھا۔ نوجوان کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں۔ اور سینے پر عمران کے گھٹنے کے بے پناہ دباؤ سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہوتا گیا اور آنکھیں باہر کو ابلنے لگیں۔

"اب اگر حرکت کی تو کچل کر رکھ دوں گا" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سارے ساتھی اب لفٹ میں پہنچ چکے تھے۔ اور صفدر نے لفٹ کا دروازہ بند کر دیا تھا۔

نوجوان عمران کے ہٹنے کے بعد لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شدید خوف نمایاں ہو گیا تھا۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اس کی تلاشی لی۔ لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔

"کیانام ہے تمہارا" ـــــ عمران نے ـــــ ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اُسے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا کر دیوار کے ساتھ ٹکراتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ نوجوان کا جسم اب بُری طرح کانپ رہا تھا۔

"آڈرے ـــــ میرا نام آڈرے ہے۔ میں سکس ایونیو کا انچارج ہوں" ـــــ نوجوان کے حلق سے اٹک اٹک کر لفظ نکلے۔

"یہ سکس ایونیو کہاں ہے۔ کس چیز کا شعبہ ہے" ـــــ عمران نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھے کا دباؤ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"بب ـــ بب ـــ بتاتا ہوں" ـــــ آڈرے نے بُری طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے انگوٹھے کا دباؤ کم کر دیا۔

"اسلحہ ـــ وہاں اسلحہ ہے۔ اسلحے کا سٹور ہے۔ اس بلڈنگ کے تہہ خانے میں ہے" ـــــ آڈرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اب کہاں جا رہے تھے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"مم ـــ مم ـــ میں سنٹر سے باہر جا رہا تھا۔ زیرو پوائنٹ پر۔ وہاں اسلحے کا دوسرا ڈپو ہے۔ اس کی چیکنگ کے لئے" ـــــ آڈرے نے کہا۔

"سنٹر سے باہر۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر سے باہر جا رہے تھے" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس بار واقعی غصے کی شدت موجود تھی۔ کیونکہ ظاہر ہے اتنا تو وہ جانتا تھا کہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر

سے کوئی بغیر ٹرانسمٹ فیوز کے باہر نہیں جا سکتا۔

"پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ یہاں کہاں۔ یہ تو ساجان سنٹر ہے۔ مادام لیڈی ایشلے کا پرانا اڈہ۔ ہیڈ کوارٹر تو نجانے کہاں ہوگا" ـــــ آڈرے نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

اور عمران اُسے یوں دیکھنے لگا جیسے آڈرے یک لخت شفاف شیشے کا بن گیا ہو۔ اور عمران اس کے پار لفٹ کی دیوار کو دیکھ رہا ہو۔

"مم ـــ مم ـــ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ ساجان سنٹر ہے۔ ساجان سنٹر" ـــــ آڈرے عمران کے اس طرح دیکھنے پر بُری طرح گھبرا کر بولا۔

"ہونہہ ـــ تو یہ ساجان سنٹر ہے۔ پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر نہیں۔ تو پھر یہاں لیڈی ایشلے کیوں موجود ہے" ـــــ عمران نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ عارضی طور پر یہاں آئی ہیں۔ کسی کو ٹریپ کرنے" آڈرے نے جواب دیا۔

اور اس بار عمران نے یوں سر ہلایا جیسے اب اس کی سمجھ میں ساری بات آ گئی ہو۔

"اچھا ہمیں اپنے سیکشن میں لے چلو۔ کتنے آدمی ہیں وہاں" عمران نے کہا۔

"چھ آدمی ہیں میرے سمیت چھ آدمی ہیں" ـــــ آڈرے نے جواب دیا۔

"تو چلو لے چلو۔ اور سنو۔ اگر کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش

کی تو گردن ایک جھٹکے میں توڑ دوں گا" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ مم ـــــ میں تعاون کروں گا۔ میں تو خود یہاں سے تنگ آ گیا ہوں۔ مجھے یہاں قید کیا گیا ہے" ـــــ آڈرے نے جواب دیا۔

"قید کیا گیا ہے۔ وہ کیسے" ـــــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں ویسٹرن کارمن کی مین اسلحہ ساز فیکٹری میں ملازم تھا۔ میں وہاں سپیشل ماہر تھا۔ میں جدید ترین اسلحے کی چیکنگ میں خصوصی مہارت رکھتا ہوں ـــــ مجھے وہاں سے اغوا کر لیا گیا۔ اور یہاں ساجان سنٹر میں لے آیا گیا۔ وہ لوگ یہاں ایک بہت بڑی خفیہ اسلحہ فیکٹری لگانا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے یہ فیکٹری لگانے کا کام سونپ دیا۔ اور وعدہ کیا کہ فیکٹری مکمل ہونے کے بعد مجھے چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن وہ وعدے سے مکر گئے اور میں یہاں قید ہوں ـــــ زیادہ سے زیادہ زیرو پوائنٹ تک جا سکتا ہوں اور بس۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے نجانے ان کا کیا ہوا ہو گا۔ وہ تو میرے بغیر رات کو سوتے بھی نہ تھے" آڈرے یک لخت رونے لگ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بارش کی صورت میں بہنے لگے۔

"سنو آڈرے۔ حوصلہ کرو۔ اگر تم وعدہ کرو کہ ہمارا پورا پورا ساتھ دو گے تو یقین کرو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں تمہارے بچوں تک پہنچا دوں گا" ـــــ عمران نے اس بار اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہی ایشیائی تو نہیں ہو جنہیں ٹریپ کرنے کے لئے مادام یہاں آئی ہوئی ہے" ـــــ آڈرے نے یک لخت چونک کر پوچھا۔

"تم واقعی صرف اسلحے کے ہی ماہر ہو۔ اس لئے بڑی دیر بعد اصل بات سمجھے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ ویری گڈ ـــــ میں تم سے پورا تعاون کروں گا۔ مجھے جب اطلاع ملی تھی تو میں سوچتا تھا کاش میں ان کا ساتھ دے کر کسی طرح یہاں سے نکل سکوں" ـــــ آڈرے نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔

اور اس کا لہجہ سنتے ہی عمران سمجھ گیا۔ کہ وہ پورے خلوص سے بات کر رہا ہے۔ آڈرے کی صورت میں اس سنٹر کے اندر مل جانا واقعی تائید غیبی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

آڈرے نے جلدی سے لفٹ کا بٹن دبایا۔ اور بٹن دبتے ہی لفٹ انتہائی تیزی سے نیچے جانے لگی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رک گئی۔

"سکس اوپیو آ گیا ہے۔ اندر پانچ افراد ہیں۔ ان کا کیا ہو گا" آڈرے نے پوچھا۔

"تم ان کی فکر نہ کرو۔ بس اندر جا کر کہہ دینا کہ ہمیں مادام نے بھیجا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور آڈرے سر ہلاتا ہوا لفٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت باہر آ گیا۔ اس وقت پھر وہ ایک دروازہ کھول کر ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے ـــــ ہال نما کمرے کی دیواروں کے ساتھ بڑے بڑے صندوق چھت تک چنے ہوئے

تھے۔ یہ سارے صندوق مخصوص ساخت کے تھے۔ ایسے صندوق
جن میں بارود رکھا جاتا ہے۔ ہال کے درمیان میں ایک طویل میز
کے پیچھے پانچ افراد بیٹھے میز پر رکھی ہوئی فائلوں کو دیکھ رہے تھے۔
ان پانچوں نے سر اٹھا کر دیکھا ۔۔۔ اور پھر آڈرے کے ساتھ اجنبی افراد
کو دیکھتے ہی وہ سب چونک کر کھڑے ہو گئے۔

"جوزف ۔۔۔ انہیں میڈم نے بھیجا ہے۔ یہ چیکنگ کے لئے آئے
ہیں" ۔۔۔ آڈرے نے آگے بڑھ کر ایک نوجوان سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"لیکن جناب یہ تو شاید ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ جوزف نے غور سے
عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"ہاں جناب جوزف صاحب۔ ہم شاید نہیں یقیناً وہی ہیں"
عمران نے اس کے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور وہ نوجوان
کنپٹی پر زوردار مکہ کھا کر چیختا ہوا فرش پر جا گرا ۔۔۔ اسی لمحے اسی
طرح مکے اور دھماکے ہوئے اور باقی افراد کا بھی یہی حشر ہوا۔ عمران
کے ہاتھ کے حرکت میں آتے ہی اس کے ساتھی بھی حرکت میں آ گئے
تھے ۔۔۔ چند لمحوں میں ہی ہال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے
علاوہ صرف آڈرے ہی اپنے پیروں پر کھڑا تھا۔ باقی افراد فرش پر
بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"کیا صرف یہی اسلحہ ہے یہاں" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر آڈرے
سے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ یہ تو صرف بارود ہے فیکٹری کو سپلائی کرنے کے
لئے۔ ادھر اوپر خفیہ کمرے ہیں جہاں ہر قسم کا اسلحہ بھرا ہوا ہے"
آڈرے نے جواب دیا۔

"دکھاؤ مجھے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور آڈرے اسے لے کر ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد عمران واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں نئی ساخت کے
جدید چھ ریوالور موجود تھے ۔۔۔ عمران نے ریوالور اپنے ساتھیوں کی
طرف بڑھا دیئے۔

"آڈرے ۔۔۔ اب یہ بتاؤ کہ تم لیڈی ایشلے سے بات کر سکتے
ہو" ۔۔۔ عمران نے آڈرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ انٹرکام پر بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔ آڈرے نے
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ ملاؤ اس کا نمبر۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"
عمران نے کہا۔

"تم ۔۔۔ لیکن اس طرح تو ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ آڈرے نے بری
طرح بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ صرف نمبر ملاؤ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

اور آڈرے نے میز پر پڑے ہوئے بڑے سے انٹرکام کا
رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی

آواز سنائی دی۔ اور پاس کھڑے ہوئے عمران نے جلدی سے رسیور
آڈرے کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔
"مم ——— مم ——— میڈم ——— میں آڈرے بول رہا ہوں"
عمران کے حلق سے آڈرے کی آواز بالکل اُسی کے لہجے میں نکلی۔ اور
آڈرے اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ
رہا ہو کہ یہ اجنبی بول رہا ہے یا وہ خود۔
عمران آڈرے کے لہجے میں لیڈی ایشلے کو بتا رہا تھا کہ چھ افراد
اچانک سکس ایونیو میں گھس آئے اور انہوں نے سکشن پر قبضہ کرنا
چاہا ——— لیکن ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے اور
اب وہ لاشوں کی صورت میں فرش پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کی
توقع کے عین مطابق لیڈی ایشلے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی
لاشوں کا سنتے ہی بغیر سوچے سمجھے وہیں آنے کا فیصلہ کر لیا اور کہا کہ
وہ پروفیسر ڈارک کے ساتھ وہیں آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عمران
نے رسیور رکھ دیا۔
"حیرت انگیز ——— انتہائی حیرت انگیز ——— میں تصور بھی نہ کر سکتا
تھا کہ میری آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل بھی کی جا سکتی ہے"
عمران کے رسیور رکھتے ہی آڈرے نے کہا۔
"یہ حیرت کا اظہار بعد میں کرنا۔ یہ بتاؤ کہ لیڈی ایشلے کس راستے
سے آئے گی" ——— عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔
"یہی لفٹ کا ذریعہ ہے۔ وہ سب سے اوپر والی منزل میں ہے"
آڈرے نے کہا۔

"اوکے ——— اب میری بات غور سے سن لو۔ میرے ساتھی مین
اسلحہ روم میں رہیں گے۔ تم دروازے کے قریب اس طرح لیٹ جاؤ۔
جیسے تمہیں بھی بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ میں اس باکس کے پیچھے چھپوں گا۔
اس کے بعد جب تک میں نہ کہوں تم نے ہوش میں نہیں آنا"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیو
کو مین اسلحہ روم کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ سب تقریباً دوڑتے
ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر پہلے عمران اور آڈرے
گئے تھے ——— جب کہ آڈرے عمران کی ہدایت کے مطابق دروازے
کے قریب ہی فرش پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب
کہ عمران اچھل کر دروازے کے قریب ہی موجود بارود کے باکسز کے
پیچھے سمٹ گیا۔
چند لمحوں بعد لفٹ کا دروازہ کھلا اور لیڈی ایشلے اور اس کے
پیچھے پروفیسر ڈارک تیزی سے کمرے میں داخل ہوتے۔
"ارے یہ تو آڈرے اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں"
لیڈی ایشلے نے بُری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ اور اس کے پیچھے آنے
والے پروفیسر ڈارک نے جو ابھی دروازے میں تھا یک لخت اچھل کر
واپس چھلانگ لگانی چاہی ——— لیکن اُسی لمحے بارود کے باکس کے
پیچھے سے دھماکہ ہوا اور پروفیسر ڈارک چیختا ہوا وہیں دروازے میں ہی
ڈھیر ہو گیا۔ لیڈی ایشلے اس کی چیخ سنتے ہی تیزی سے پلٹی۔ لیکن اُسی
لمحے عمران باکس کے پیچھے سے باہر آ گیا۔
"فکر نہ کرو لیڈی ایشلے۔ ابھی یہ مرا نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں اسے

اتنی آسانی سے مرنے دوں گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیڈی ایشلے اس کی آواز سنتے ہی یک لخت پلٹی۔ اور دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ اور وہ واقعی کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا ——— لیڈی ایشلے نے گھومتے ہوئے عمران پر کسی جدید اسلحے کا فائر کر دیا تھا اور بغیر کسی دھماکے کے عمران بس چیختا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا۔

اُسی لمحے پچھلا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور لیڈی ایشلے کسی وحشی ہرنی کی طرح اچھلی اور چھلانگ لگا کر دروازے سے باہر غائب ہو گئی۔

"پکڑو اسے۔ جانے نہ دینا" ——— صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹائیگر اور تنویر بے تحاشا اس کھلے دروازے کی طرف دوڑے لیکن اُسی لمحے دروازے میں پڑے ہوئے پروفیسر ڈارک کا جسم یک لخت حرکت میں آیا ——— اور وہ دونوں بُری طرح اس کی ٹانگ سے ٹکرا کر چیختے ہوئے منہ کے بل فرش پر گرے۔ اُسی لمحے کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلے اگلے اور پروفیسر ڈارک کے حلق سے چیخ نکلی ——— اور وہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا واپس فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

"وہ یہ کمرہ تباہ کر دے گی۔ نکلو یہاں سے جلدی" ——— اُسی لمحے فرش پر لیٹے ہوئے آڈرے نے یک لخت اٹھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور صفدر جو فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے عمران پر جھکا ہوا تھا یک لخت سیدھا ہوا۔

"عمران مر رہا ہے۔ اس کے سینے میں گولی لگی ہے۔ اس کی حالت خراب ہے" ——— صفدر کی آواز بُری طرح گھبرائی ہوئی تھی۔ اور اس کی آواز سنتے ہی اٹھ کر دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے ٹائیگر اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے مڑے۔

"گولی نکالنی ہو گی فوراً۔ مسٹر آڈرے کوئی محفوظ جگہ بتاؤ۔ جلدی اور خنجر۔ کہیں سے خنجر مل جائے گا" ——— صفدر کے ساتھ عمران پر جھکا ہوا بلیک زیرو یک لخت چیختا ہوا آڈرے سے مخاطب ہوا۔

"زیرو پوائنٹ پر سب کچھ مل جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ۔ جلدی کرو۔ ایک خفیہ راستہ ہے۔ جلدی کرو" ——— آڈرے نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے یک لخت جھک کر عمران کو اٹھا کر احتیاط سے کاندھے پر اس طرح لادا کہ اُسے زیادہ تکلیف نہ ہو اور پھر وہ سب آڈرے کے پیچھے اُسی دروازے کی طرف دوڑنے لگے جدھر سے مین اسلحہ روم میں راستہ جاتا تھا ——— صفدر اور بلیک زیرو ٹائیگر کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور عمران کا منہ بھی انہی کی طرف تھا۔ عمران کے چہرے کا رنگ نہ صرف تیزی سے زرد ہوتا جا رہا تھا۔ بلکہ اب اس پر ہلکی سی سیاہی پھیلنے لگی تھی ——— اور صفدر نے بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ چند لمحوں کا ہی مہمان ہے۔ اور یہ تصور کر کے ہی اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے ——— کہ کیا واقعی عمران طبی امداد ملنے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن سچویشن ہی ایسی تھی کہ فوری طور پر عمران کے لئے کچھ

نہ کیا جا سکتا تھا اور عمران ۔ عظیم عمران ۔ یقینی موت کے پنجے میں پھنسا ہوا شاید یہ آخری سانسیں لے رہا تھا ۔

"مم ۔۔۔۔ مم ۔۔۔۔ میڈم ۔ ہمارا اس طرح بغیر کسی حفاظتی اقدام کے وہاں جانا مناسب نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے ہمارے لئے کوئی جال بچھایا گیا ہو" ۔۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے لفٹ میں سوار ہوتے وقت ہمت کر کے لیڈی ایشلے سے کہہ دیا ۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا ۔ تم نے مجھے بھی اپنے ساتھ بزدل بنا دیا ہے ۔ تم مجھے نہتا سمجھ رہے ہو ۔ یہ دیکھو" ۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کوٹ کی جیب میں سے ہاتھ باہر نکالا ۔ تو اس کی ہتھیلی پر ایک چھوٹا سا ایلگم پستول چمک رہا تھا ۔ یہ انتہائی چھوٹا پستول تھا لیکن اس کی کارکردگی شاندار تھی ۔۔۔۔ یہ بغیر آواز کے چلتا تھا اور اس کی مار نہ صرف خاصی تھی بلکہ اس کی گولی میں یہ خاصیت تھی کہ یہ جسم میں داخل

ہونے کے بعد ٹیڑھی ہو کر آگے بڑھتی تھی ۔ اس طرح شکار کا خاتمہ یقینی ہو جاتا تھا ۔

"لیکن میڈم ۔ سکس ایونیو اسلحے سے بھرا ہوا ہو سکتا ہے ۔ ان لوگوں نے طاقت ور اسلحہ حاصل کر لیا ہو" ۔۔۔۔ پروفیسر ڈارک ابھی تک شاید ذہنی طور پر وہاں جانے کے لئے تیار نہ تھا ۔

"میں نے کہا تو ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا" ۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کرخت لہجے میں کہا ۔ اس پر شاید مخصوص نسوانی ضد سوار ہو گئی تھی ۔ اور پروفیسر ڈارک بے بسی سے کندھے اچکا کر رہ گیا ۔ اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا ۔

اُسی لمحے لفٹ رکی اور لیڈی ایشلے دروازہ کھول کر باہر آئی اور پھر برآمدہ کراس کر کے دروازہ کھول کر ہال میں داخل ہوئی ۔ پروفیسر ڈارک اس کے پیچھے تھا ۔۔۔۔ لیکن دوسرا لمحہ لیڈی ایشلے کے لئے بھی حیرت انگیز تھا ۔ کیونکہ سکس ایونیو ہال پر ایک نظر ڈالتے ہی اس نے چیک کر لیا تھا کہ وہاں عمران اور اس کے ساتھی تو موجود نہیں ہیں بلکہ آڈرے دروازے کے قریب فرش پر پڑا ہوا تھا ۔۔۔۔ اور اس کے دوسرے ساتھی میزوں کے قریب فرش پر پڑے ہوئے تھے ۔ پروفیسر ڈارک تو پہلے ہی اس طرح یہاں آنے پر رضامند نہ تھا ۔ اس لئے صورت حال کو ایک نظر دیکھتے ہی وہ تیزی سے مڑا ۔۔۔۔ اور اچھل کر واپس جانے ہی لگا تھا کہ گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور وہ چیختا ہوا دروازے میں ہی ڈھیر ہو گیا ۔ لیڈی ایشلے بے اختیار اس کی طرف پلٹی ہی تھی کہ اس نے اپنے پیچھے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنی ۔ اور یہ آواز سنتے ہی

لیڈی ایشلے کے ذہن میں زوردار دھماکہ ہوا۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے
پلٹی اور اس نے پلٹتے ہوئے ہتھیلی میں موجود ایلگم پسٹل کا فائر کر دیا۔
اور اس بار اس نے واقعی عمران کا شکار کر لیا ——— کیونکہ اس نے عمران
کو چیخ کر کسی لٹو کی طرح گھوم کر نیچے گرتے دیکھا۔ ایلگم پستول اپنا کام
دکھا چکا تھا۔ فائر کرتے اور عمران کے گرتے وقت لیڈی ایشلے کو
مین اسلحہ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ——— اور لیڈی ایشلے
نے یک لخت چھلانگ لگائی اور دروازے میں پڑے ہوئے پروفیسر
ڈارک کو پھلانگتی ہوئی دروازے سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے برآمدہ
کراس کر کے لفٹ کے اب تک کھلے دروازے میں داخل ہوئی۔ اور
اس نے لفٹ کا بٹن دبا دیا ——— دوسرے لمحے لفٹ انتہائی تیز
رفتاری سے اوپر چڑھتی گئی۔ لیڈی ایشلے کے پورے جسم میں خون
کھولاؤ کے درجہ تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے جسم میں چیونٹیاں رینگ
رہی تھیں ——— اسے خطرہ تھا کہ عمران کے ساتھی کہیں لفٹ کو کسی
طرح روک نہ لیں۔ اس کا دل بیک وقت خوف کے ساتھ ساتھ خوشی
سے بھی دھڑک رہا تھا۔ کیونکہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے عمران کو
ایلگم کا شکار ہو کر گرتے دیکھا تھا ——— اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ایلگم
کا شکار کسی صورت زندہ نہ بچ سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور لیڈی ایشلے دروازہ کھول کر
برآمدے میں آئی اور بے تحاشا دوڑتی ہوئی برآمدے کے آخری
حصے کی طرف دوڑنے لگی ——— اور پھر جب وہ ایک دروازہ کھول
کر اندر داخل ہوئی تو اس ہال نما کمرے میں موجود تقریباً دس افراد

بری طرح چونک پڑے۔ یہ ساجان سنٹر کا مین کنٹرول روم تھا۔ یہاں
بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں جن پر وہ دس افراد کام کر رہے تھے
ایک طرف ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا ——— یہ
پروفیسر ڈارک کا نمبر ٹو فرینکلن تھا۔ وہ بھی مادام کو اس انداز میں اندر
داخل ہوتے دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سکس ایونیو کو چیک کرو۔ پروفیسر ڈارک بھی وہیں ہیں۔ اور
عمران بھی۔ جلدی کرو۔ پورے سکس ایونیو کو اڑا دو۔ جلدی"
لیڈی ایشلے نے اندر داخل ہوتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور
ایک سائیڈ پر موجود مشین کا آپریٹر تیزی سے مشین پر جھک گیا۔ اس
نے جلدی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"مم ——— مم ——— مگر مادام وہ تو اسلحہ سٹور ہے۔ اس کی تباہی سے
تو پورا ساجان سنٹر اور ملحقہ اسلحہ فیکٹری سب کچھ تباہ ہو جائے گا"
فرینکلن نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ——— واقعی مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔ اسے تباہ مت
کرو۔ صرف چیک کرو۔ جلدی کرو جلدی" ——— مادام نے سر
جھٹکتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے مشین کے اوپر دیوار پر لگی ہوئی بڑی سی سکرین روشن
ہو گئی۔ اور ایک دو جھماکوں کے بعد اس پر سکس ایونیو کے مین ہال
کا منظر ابھر آیا ——— اور لیڈی ایشلے ہال کی صورت حال دیکھ کر بری
طرح اچھل پڑی۔ کیونکہ ہال میں صرف میزوں کے قریب پڑے ہوئے
سکس ایونیو کے افراد موجود تھے۔ نہ ہی عمران وہاں تھا اور نہ ہی آڈرے

نظر آرہا تھا۔ البتہ دروازے میں پروفیسر ڈارک کی لاش موجود تھی۔

"یہ لوگ کہاں گئے۔ انہیں ڈھونڈھو۔ جلدی۔ فوراً۔ یہ یہاں سے نکل کر کہاں جا سکتے ہیں۔ جہاں بھی ہوں انہیں اڑا دو۔ چاہے پورا شعبہ ہی کیوں نہ اڑانا پڑے ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ہال میں موجود تمام افراد اپنی اپنی مشینوں میں مصروف ہو گئے۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میڈم ۔۔۔ یہ زیرو پوائنٹ کی سرنگ میں جا رہے ہیں" ۔۔۔ اچانک ایک آپریٹر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور لیڈی ایشلے اور فرینکلن اس آپریٹر کی طرف دوڑ پڑے۔ مشین کے اوپر موجود سکرین پر ایک سرنگ نظر آرہی تھی۔ جس میں سب سے آگے آڈرے اور اس کے پیچھے ایشیائی دوڑ رہے تھے ۔۔۔ عمران آڈرے کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔ عمران کا چہرہ اس وقت سیاہی مائل نظر آرہا تھا۔

"تباہ کر دو۔ سرنگ کو اڑا دو" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے چیخ کر کہا۔ لیکن اُسی لمحے وہ سب دوڑتے ہوئے سرنگ کے آخر میں پہنچے اور پھر دوسرے لمحے سرنگ کے اختتام پر موجود دیوار تیزی سے کھسکی اور وہ سب اس خلا کو پار کر گئے۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میڈم ۔۔۔ وہ زیرو پوائنٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ پوائنٹ سنٹر کے کنٹرول سے باہر ہے۔ اب یہاں سے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی" ۔۔۔ آپریٹر نے مایوسی کے عالم میں کہا۔ اور لیڈی ایشلے بری طرح پیر پٹخنے لگی۔

"اوہ اوہ فرینکلن ۔۔۔ زیرو پوائنٹ کنٹرولر سے رابطہ کرو۔ جلدی کرو" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پاس موجود فرینکلن سے چیختے ہوئے کہا۔ اور فرینکلن سر ہلاتا ہوا واپس اپنی مشین کی طرف دوڑا۔ لیڈی ایشلے بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ فرینکلن نے جلدی سے مختلف بٹن دبائے ۔۔۔ اور ساتھ ہی ایک ناب کو دائیں طرف گھمایا۔ مشین کے کونے پر موجود سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ زیرو پوائنٹ کنٹرولر فرینکلن کالنگ فرام سنٹرل کنٹرول روم اوور" ۔۔۔ فرینکلن نے بلب جلتے ہی مشین کے ساتھ منسلک ایک مائیک کو ہاتھ میں لیتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یس ۔۔۔ رابرٹ کنٹرولر زیرو پوائنٹ اٹنڈنگ اوور" چند لمحوں بعد مشین سے ایک آواز برآمد ہوئی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ لیڈی ایشلے کالنگ یو۔ اوور" ۔۔۔ ایشلے نے رابرٹ کی آواز سنتے ہی مائیک فرینکلن کے ہاتھ سے لیتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یس میڈم اوور" ۔۔۔ رابرٹ کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر سے پانچ افراد جو کہ غیر ملکی دشمن ہیں اور انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ آڈرے سکس ایونیو کی غداری کی وجہ سے ان کے ساتھ فرار ہو کر مین سرنگ سے گزر کر زیرو پوائنٹ میں ابھی ابھی داخل ہوئے ہیں ۔۔۔ تم فوراً اپنے آدمیوں سمیت انہیں چیک کرو۔ اور انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دو۔ ان کے ساتھ ایک زخمی یا ایک

لاش ہے۔ اگر وہ زخمی ہے تب بھی اور اگر وہ لاش میں تبدیل ہو چکا ہے تب بھی اُسے گولیوں سے بھون ڈالو اور مجھے فوراً رپورٹ کرو اودر" ___ لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم ___ ابھی حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آڈرے سرنگ سے نکل کر کہاں جائے گا۔ میں ابھی انہیں گھیر کر ختم کر دیتا ہوں میڈم اودر" ___ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ابھی اور فوراً ___ اور مجھے رپورٹ دو۔ جلدی ___ فوراً ___ ابھی اور اسی وقت۔ اودر اینڈ آل" ___ لیڈی ایشلے نے بدستور چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ پلک جھپکنے میں سب لاشوں میں تبدیل ہو جائیں لیکن ظاہر ہے کچھ وقت تو بہرحال لگنا ہی تھا۔

لیڈی ایشلے کے اودر اینڈ آل کہتے ہی فرینکلن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"فرینکلن ___ پروفیسر ڈارک ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اب تم ساجان سنٹر کے انچارج ہو۔ تمہاری ترقی کی جاتی ہے۔ تم فوراً پورے سنٹر کا کنٹرول سنبھال لو۔ اور سنو۔ سب سے پہلے سنٹر کا حفاظتی نظام پوری طرح آن کر دو ___ اب ان لوگوں کو دوبارہ سنٹر میں داخل ہونے کا موقع نہیں ملنا چاہیے۔ کسی بھی طرح۔ اس سرنگ کے راستے کو جام کر دو" ___ لیڈی ایشلے نے مائیک واپس کرتے ہوئے فرینکلن سے کہا اور فرینکلن نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا۔

"اور سنو ___ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ جیسے ہی رابرٹ

کی طرف سے رپورٹ ملے مجھے فوراً اطلاع کرنا میں انتظار کروں گی" لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ دروازے سے باہر نکل گئی ___ اب اس کا چہرہ پہلے کی نسبت قدرے نارمل تھا۔ چونکہ ایک آدمی کے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو دیکھ کر اُسے یقین ہو گیا تھا کہ اول تو عمران مر چکا ہے اور اگر مرا نہیں ہے تو اس حالت میں پہنچنے کے بعد اس کی زندگی کا ایک فیصد بھی چانس نہ رہا تھا ___ اور سب سے بڑا مسئلہ عمران کا ہی تھا۔ باقی افراد کو تو کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا تھا۔ اور دوسرا اطمینان اُسے یہ ہوا تھا کہ یہ لوگ سنٹر کی حدود سے باہر نکل گئے تھے۔ اور اب کم از کم دوبارہ سنٹر کی حدود میں داخل نہ ہو سکتے تھے ___ پہلے بھی اس سے حماقت ہوئی تھی کہ ___ پروفیسر ڈارک کے کہنے پر انہیں سنٹر میں داخل ہونے کا موقع مل گیا تھا۔ اور پھر زیرو پوائنٹ اس جگہ تھی جہاں رابرٹ بڑی آسانی سے ان افراد کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اُسے خاصا اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔

مین اسلحہ روم کا ایک خفیہ دروازہ کھول کر آڈرے
انہیں ایک کھلی سرنگ میں لے آیا۔ یہ مصنوعی سرنگ تھی اور
نہ صرف خاصی کشادہ تھی بلکہ اس کے درمیان چھوٹی ریل کی پٹڑی
بھی موجود تھی ۔۔۔ شاید اس سرنگ کے راستے سے اسلحہ فیکٹری
کی پیداوار سنٹر میں لا کر سٹور کی جاتی تھی۔
سرنگ میں دوڑتے ہوئے جب وہ سرنگ کے اختتام پر
پہنچے تو آڈرے نے سامنے موجود دیوار کی جڑ کے مخصوص حصے پر
پیر مارا تو دیوار ہٹ گئی ۔۔۔ اور وہ سب اس خلا کو پار کر کے ایک
بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ آڈرے نے سب کے
دوسری طرف پہنچتے ہی دیوار برابر کر دی۔ اس ہال میں چھوٹی ریل کے
بہت سے کھلے ڈبے موجود تھے۔
"ادھر ادھر آجاؤ۔ ادھر نیچے ایک خفیہ تہہ خانہ ہے۔ وہاں سے

بہت کچھ مل جائے گا" ۔۔۔ آڈرے نے دیوار برابر کرتے ہی تیزی
سے دائیں طرف کی دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے کہا۔ وہاں پہنچ
کر وہ دیوار کی جڑ میں جھکا اور اس نے دیوار کے ایک حصے پر زور
سے ہاتھ مارا تو دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا ۔۔۔ اور دوسری
طرف نیچے جاتی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ بلیک زیرو اور اس
کے ساتھی تیزی سے سیڑھیاں اترتے گئے۔ سیڑھیوں کا اختتام
ایک بڑے کمرے میں ہوا ۔۔۔ جس میں واقعی ضرورت کی ہر چیز موجود
تھی۔ بیڈ۔ کرسیاں۔ میز اور جدید ترین اسلحہ۔ کپڑوں کی الماری۔
اور اسی طرح کا دوسرا سامان۔
بلیک زیرو نے وہاں پہنچتے ہی جلدی سے عمران کو بیڈ پر لٹایا اور
اس کی جیکٹ کے بٹن کھول کر اس کی قمیض کو اس حصے سے پھاڑ دیا۔
جو خون بہنے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں۔
اور چہرے پر خاصی سیاہی چھائی ہوئی تھی۔
"یہ لو ایمرجنسی باکس" ۔۔۔ آڈرے نے جلدی سے الماری
کھول کر ایک بڑا سا باکس لا کر بلیک زیرو کو دیتے ہوئے کہا۔
"تم آپریشن کر سکتے ہو۔ اس کی حالت تو بے حد خراب ہے"
ٹائیگر کے لہجے میں گھبراہٹ تھی۔ باقی ساتھی بھی بیڈ کے گرد اکٹھے
تھے ۔۔۔ اور ان کے چہرے بھی عمران کی حالت دیکھ کر بری طرح
لٹک گئے تھے۔ حتیٰ کہ تنویر جو ہر وقت عمران سے لڑتا جھگڑتا رہتا
تھا۔ اس وقت بے حد افسردہ نظر آ رہا تھا۔
"حالت تو واقعی بے حد سیریس ہے۔ لیکن بہرحال کوشش تو

کی جاسکتی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
اور جلدی سے ایمرجنسی باکس کھول کر اس میں سے ایک انجکشن نکالا
یہ ایمرجنسی انجکشن تھا جو کہ سرنج کے اندر پہلے سے بھرا ہوا تھا۔ اس
نے سرنج کی سوئی پر لگی ہوئی ٹیپ ہٹائی ـــــ اور عمران کے بازو
پہ انجکشن لگا دیا۔

"کوئی خنجر ـــ تیز دھار خنجر۔ اور گرم پانی۔ فوراً" ـــــ بلیک زیرو
نے انجکشن لگاتے ہوئے کہا۔

"اس باکس میں گرم پانی کی ٹیوب اور تیز دھار نشتر موجود ہے یہ
لو" ـــ آڈرے نے باکس کا ایک خانہ ہٹا کر گرم پانی کی بڑی
سی ٹیوب اور ایک تیز دھار نشتر نکال کر عمران کی سائیڈ میں رکھتے
ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے انجکشن لگا کر خالی سرنج ایک طرف
پھینکی ـــ اور پھر پانی کی ٹیوب کھول کر اس نے باکس میں سے روئی
نکال کر اس پانی میں ڈبوئی اور پھر گرم پانی سے زخم کو صاف کرنے
لگا۔

"یہ بچ جائے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے بے چین لہجے میں کہا

"دعا کریں۔ اس انجکشن سے کم از کم آپریشن تک کی مہلت تو مل
ہی جاتی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے زخم صاف کرتے ہوئے
کہا۔ اور پھر اس نے نشتر اٹھا کر اسے گرم پانی میں ڈبویا اور اس
کے بعد اس نے ـــــ زخم کی سائیڈوں کا گوشت
بڑی مہارت سے کاٹنا شروع کر دیا ـــ اس کے ہاتھ خاص مہارت
سے چل رہے تھے اور اس وقت وہ واقعی کوئی سرجن ہی لگ رہا

تھا۔ شگاف کو ذرا سا بڑا کر کے نشتر کو احتیاط سے سوراخ میں
ڈالا۔ اور پھر اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ ذرا سا ٹیڑھا ہو کر آگے بڑھتا
گیا ـــ اس کا چہرہ اس وقت پتھر جیسا ہو رہا تھا۔ اور پھر اس
کا ہاتھ رک گیا ـ کیونکہ نشتر کسی سخت چیز سے ٹکرایا تھا۔ بلیک زیرو
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اس سخت چیز کی سائیڈ میں نشتر کی نوک
ڈالی ـــ کیونکہ یہی لمحہ آپریشن کا سب سے خطرناک لمحہ تھا۔ اگر
نشتر کی نوک نے کسی بڑی شریان کو کاٹ دیا تو پھر عمران کی موت آناً
فاناً واقع ہو جاتی۔ اور وہ پورا حصہ کھول کر گولی کی پوزیشن نہ دیکھ
سکتا تھا ـــ کیونکہ یہاں پھر سارے حصے کو بند کرنے کا سامان
موجود نہ تھا۔ اس لئے سارا کام بس اندازے سے ہی ہو رہا تھا
ارد گرد موجود سارے لوگ سانس بند کئے ہوئے مجسموں کی صورت
میں کھڑے تھے ـــ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے
اپنے دلوں میں نشتر اتر رہے ہوں۔ ان کا عزیز ترین ساتھی عمران
اس وقت بھیانک موت کے پنجے میں پھنسا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کا
ہاتھ غیر محسوس طریقے سے ذرا سا ٹیڑھا ہوا ـــ اور پھر اس نے
بڑی احتیاط سے ہاتھ کو اسی ٹیڑھے انداز میں اوپر کو اٹھانا شروع کر
دیا۔ اس کا اپنا سانس بھی رکا ہوا تھا۔ اور آنکھیں پتھروں کی طرح زخم
پر جمی ہوئی تھیں ـــ ہاتھ اونچا ہوتا گیا اور چند لمحوں بعد جب نشتر کی
خون میں تھڑی ہوئی نوک باہر آئی تو اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی
گولی بھی خون میں تھڑی ہوئی باہر نکل آئی۔ اور بلیک زیرو نے
بے اختیار اسے باہر اچھال دیا ـــ اور اس کے ساتھ ہی اس

نے ایک طویل سانس لیا۔ نشتر ایک طرف رکھ کر اس نے جلدی
سے عمران کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔ نبض کی حالت بے حد تشویشناک
تھی ــــ لیکن بہرحال عمران زندہ تھا۔ اس کی نظر میں یہی غنیمت
تھا۔

"کیا ہوا عامر ــــ گولی تو نکل آئی" ــــ صفدر نے انتہائی
بے چین لہجے میں کہا۔

"دعا کریں" ــــ بلیک زیرو نے بھینچے ہوئے لہجے میں کہا۔
اور پھر اس نے باکس میں سے ایک ٹیوب نکال کر اس کا ڈھکن کھولا
اور اس میں موجود زرد رنگ کا پیسٹ نکال کر شگاف کے اندر ڈالا۔
اور اس کا کچھ حصہ زخم کے کناروں پر لگا کر اس نے دوا میں ڈوبی
ہوئی روئی زخم کے اوپر رکھ کر اس پر بینڈیج کی اور ــــ اس
کے بعد اس نے باکس میں ایک بار پھر پہلے جیسے انجکشن کی سرنج نکالی۔
اور عمران کے بازو میں اُسے انجکٹ کر کے ایک طویل سانس لیا۔

"ایسی حالت میں تو یہی کچھ ہو سکتا ہے اور یہ باکس بھی غنیمت
ہے۔ ورنہ تو شاید اتنا کچھ بھی نہ ہو سکتا" ــــ بلیک زیرو نے
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کی نبض پر انگلیاں رکھ
دیں۔

"کیا تم نے سرجری اور میڈیکل کی تعلیم لی ہوئی ہے" ــــ
صفدر نے پوچھا۔ اُسے واقعی بلیک زیرو پر رشک آ رہا تھا کہ اس
نے ڈاکٹر نہ ہونے کے باوجود اتنی مہارت سے سچویشن کو ڈیل کر
لیا تھا۔

"ہاں ــــ میں نے ایمرجنسی سرجری کا باقاعدہ کورس کیا ہوا ہے۔ اگر
یہاں آپریشن کی سہولیات ہوتیں تو پھر تو عمران کا بچ جانا یقینی تھا۔ بہرحال
ابھی صورت حال واضح ہو جائے گی" ــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔ اب وہ ان کو کیا بتاتا کہ یہ ساری ٹریننگ اُسے عمران نے
وسطی منزل میں خود دی تھی۔ تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ اس
صورت سے فائدہ اٹھا سکے ــــ عمران کے کہنے کے مطابق ایکسٹو
کو بہرحال ہر کام میں ماہر ہونا چاہیئے۔

اُسی لمحے کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز گونجی اور ایک طرف کھڑا
آڈرے یہ آواز سنتے ہی بُری طرح اچھل پڑا۔ یہ آواز کمرے کے کونے
میں موجود ایک میز پر رکھے انٹرکام سے نکل رہی تھی ــــ باقی لوگ
بھی یہ آواز سن کر چونک پڑے تھے۔

آڈرے جلدی سے انٹرکام کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے
رسیور اٹھا لیا۔ اور انٹرکام سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ــــ آڈرے پلیز اٹنڈ دی کال" ــــ آڈرے نے جیسے ہی
رسیور اٹھایا دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ــــ آڈرے اٹنڈنگ دی کال" ــــ آڈرے نے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"اوہ آڈرے ــــ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ تم ایلون تھرٹی پر
کیسے پہنچ گئے۔ میں تو تمہیں سکس تھرٹی میں تلاش کرتا رہا" ــــ دوسری
طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ساجان سنٹر سے میرے کچھ دوست بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں۔

اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ ہم یہاں ٹھہریں" ـــــ آڈرے نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــ اچھا اچھا ـــ بہرحال مجھے تمہاری فوری ضرورت ہے
ایک اہم مسئلہ ہے۔ اب یا تو تم خود میرے پاس آجاؤ یا پھر میں وہاں
تمہارے پاس آجاؤں۔ جیسے تم کہو" ـــ رابرٹ نے کہا۔

" کیا کام ہے۔ اس وقت تو میں دوستوں کے ساتھ مصروف ہوں
یہاں سے فارغ ہونے کے بعد میں خود آجاؤں گا" ـــ آڈرے
نے کہا۔

" صرف چند منٹ کی بات ہے۔ پلیز آڈرے" ـــ رابرٹ کا
لہجہ بے حد ملتجیانہ تھا۔

" اوکے ـــ میں خود آرہا ہوں" ـــ آڈرے نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں منتظر ہوں" ـــ دوسری طرف سے مسرت بھرے
لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آڈرے نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ کون ہے" ـــ صفدر نے آڈرے سے پوچھا۔

" زیرو پوائنٹ کا چیف ہے۔ میرا ذاتی دوست ہے" ـــ آڈرے
نے جواب دیا۔

" زیرو پوائنٹ کا چیف ـــ کیا مطلب ـــ کیا زیرو پوائنٹ کسی
تنظیم کا نام ہے" ـــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" زیرو پوائنٹ خفیہ اسلحہ ساز فیکٹری کا کوڈ نام ہے۔ یہ فیکٹری انتہائی
جدید ترین ہے۔ اور وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور زمین دوز ہے

ہم اس وقت اسی زیرو پوائنٹ کے ایک مخصوص حصے میں ہیں"
آڈرے نے جواب دیا۔

" کیا یہ اسلحہ ساز فیکٹری پاورلینڈ کے تحت ہے"
کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

" ہاں ـــ بالکل یہ پاورلینڈ کا ہی پراجیکٹ ہے۔ لیکن یہ ساجان سنٹر
سے علیحدہ ہے۔ ساجان سنٹر سے اس جگہ کو کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔
البتہ چیف رابرٹ ساجان سنٹر کے ماتحت کام کرتا ہے"
آڈرے نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ جگہ رابرٹ کی پہنچ سے باہر ہے" ـــ اچانک بلیک زیرو نے
جو عمران کی نبض پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا پوچھا۔

" یہ جگہ۔ ہاں ـــ یہ جگہ اس کے کنٹرول میں ہے۔ لیکن اس جگہ کا
سسٹم ایسا ہے کہ اسے اندر سے کلوز کر دیا جائے تو پھر باہر سے
کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک یہ سسٹم کھول نہ دیا جائے۔ دراصل
یہ جگہ رابرٹ نے اپنی عیاشی کی غرض سے خفیہ طور پر تیار کرائی ہوئی ہے۔
اور بحیثیت ذاتی دوست ہونے کے اس کے علاوہ صرف مجھے ہی اس
کا علم ہے ـــ چونکہ یہاں ایمرجنسی میڈیکل باکس موجود تھا جو رابرٹ نے
اپنے لئے رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بیماری کا شکار ہے جس کا
دورہ اچانک پڑتا ہے۔ اور اسے اس ایمرجنسی میڈیکل باکس کی ضرورت
پڑ سکتی ہے ـــ چونکہ تمہارے ساتھی کو فوری میڈیکل ایڈ کی ضرورت
تھی اس لئے میں سیدھا یہاں آگیا" ـــ آڈرے نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

"تو مسٹر آڈرے - آپ پلیز ابھی باہر نہ جائیں - مجھے یقین ہے کہ آپ کے ذاتی دوست رابرٹ کو لیڈی ایشلے نے ہمارے قتل کا حکم دے دیا ہوگا ---- اور اب وہ تمہیں اس لئے باہر بلا رہا ہے تاکہ سسٹم ختم ہو جائے" ---- بلیک زیرو نے کہا -

"ایسا ہونا ناممکن ہے - رابرٹ کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات اس قدر گہرے ہیں کہ وہ کسی صورت بھی میرے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتا" ---- آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا -

"کیا کسی طرح رابرٹ کی نیت کو چیک کیا جا سکتا ہے" ---- ٹائیگر نے اچانک پوچھا -

"ہاں ---- ایک طریقہ ہے" ---- رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا - اور پھر وہ تیزی سے اسی انٹرکام کی طرف بڑھا - اس نے انٹرکام کو اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا - اور پھر رسیور اٹھا کر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ---- اس کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا - اسی لمحے انٹرکام کی سائیڈ پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی - اور اس پر مسلسل جھماکے ہونے شروع ہو گئے - اس کے بعد اس پر ایک منظر ابھر آیا ---- اور آڈرے یہ منظر دیکھتے ہی بے اختیار جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹ گیا - کیونکہ منظر ایک بڑے کمرے کا تھا - جس میں دس افراد موجود تھے - اور درمیان میں رابرٹ کھڑا ہوا تھا - یہ ایک لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان تھا - آڈرے نے یہ منظر دیکھتے ہی جلدی سے انٹرکام کا ایک اور بٹن پریس کر دیا -

"سنو ---- چیئرمین میڈم ایشلے نے حکم دیا ہے کہ ہم نے آڈرے اور اس کے ساتھی حملہ آوروں کو دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے - نہیں کوئی وقفہ نہیں دینا - کیونکہ وہ بے حد خطرناک لوگ ہیں - اس لئے تم لوگ منتظر رہنا - جیسے ہی آڈرے سسٹم اوپن کرے تم نے ایون تھرٹی میں زبردستی داخل ہونا ہے اور جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دینا ہے" ---- رابرٹ کی گھمبیر آواز اب انٹرکام سے نکل کر کمرے میں گونج رہی تھی -

"باس ---- کیوں نہ ایون تھرٹی کو بم سے اڑا دیا جائے" ایک دبلے پتلے لیکن سرد مہر چہرے کے مالک نوجوان نے کہا -

"احمق ہو گئے ہو فرٹی - یہ اسلحہ ساز فیکٹری ہے - یہاں بم کا استعمال خطرناک بھی ہو سکتا ہے - دوسری بات یہ ہے کہ ایون تھرٹی کا حفاظتی نظام ایسا ہے کہ اس پر بم اثر نہیں کر سکتے ---- اور مجھے یقین ہے کہ آڈرے باہر ضرور آئے گا وہ مجھ پر اندھا اعتماد کرتا ہے" ---- رابرٹ نے فرٹی کو ڈانٹنے کے انداز میں کہا -

"ٹھیک ہے باس ---- حکم کی تعمیل ہوگی" ---- فرٹی نے سر جھکاتے ہوئے کہا -

"تم سب فوراً جا کر پوزیشنیں سنبھال لو - میں آڈرے کو دوبارہ کال کرتا ہوں اسے اب تک آ جانا چاہیے - بلکہ اسے کیوں دیر ہو گئی ہے - مادام رپورٹ کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہیں" ---- رابرٹ نے کہا - اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا - آڈرے نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بٹن پریس کر دیا - اور

سکرین تاریک ہو گئی۔

" تمہاری بات درست تھی۔ واقعی میں اس پر اندھا اعتماد کر رہا تھا۔ لیکن اب ہم یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے"۔۔۔ آڈرے نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" تم اس کی فکر نہ کرو۔ ہمارے ساتھی کی حالت ٹھیک ہو جائے تو پھر اس کے متعلق بھی سوچ لیا جائے گا"۔۔۔ صفدر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے انٹرکام سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ آڈرے نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ صفدر نے اسے اشارے سے منع کرتے ہوئے خود رسیور اٹھا لیا۔ انٹرکام سے سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔

" ہیلو ہیلو۔۔۔ رابرٹ کالنگ آڈرے"۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

" یس مسٹر رابرٹ۔۔۔ میں آڈرے کا مہمان بول رہا ہوں" صفدر نے آواز بدلتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ۔۔۔ آڈرے کہاں ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

" اس پر کوئی نامعلوم سا دورہ پڑ گیا ہے۔ میرا ایک ساتھی اسے طبی امداد دے رہا ہے۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

" اوہ اوہ۔۔۔ وہ تو مر جائے گا۔ اسے میں ہی ٹھیک کر سکتا ہوں۔

آپ ایسا کریں دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کے نیچے حصے میں ایک سرخ رنگ کا بٹن ہے۔ اسے تین بار پریس کر کے لمحہ کا وقفہ دے کر پھر دوبارہ پریس کر دیں تو دروازہ کھل جائے اور میں خود آ کر اسے بچا لوں گا"۔۔۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" سوری مسٹر رابرٹ۔۔۔ جب تک آڈرے ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ میں کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ ویری سوری"۔۔۔ صفدر نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

" عمران کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ وہ مر رہا ہے" اچانک بلیک زیرو نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر عمران کے بیڈ کے گرد پہنچ گئے۔ واقعی عمران کے چہرے پر نیلاہٹ تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔

" کیا ہوا۔۔۔ کیا ہوا عامر"۔۔۔ سب نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

" معلوم نہیں اچانک اس کی نبض ڈوبنے لگی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے بری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر جلدی سے اس نے میڈیکل باکس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

" اسے آکسیجن کی ضرورت ہے۔ اوہ۔ فوری آکسیجن کی۔ آکسیجن کی خون میں کمی ہو گئی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے باکس کو بری طرح الٹتے پلٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹیوب آ گئی۔ یہ بڑا سا کیپسول سا تھا جس کے اندر سنہری مائل مادہ بھرا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے بیڈ کی پٹی سے اس کا سرا توڑا۔ اور محلول کو عمران کی

ناک کے نتھنوں میں ٹپکانا شروع کر دیا۔
"یہ آکسیجن سیل ہے۔ کم از کم وقتی طور پر بچاؤ ہو سکتا ہے"
بلیک زیرو نے کہا۔ کیپسول خالی ہوتے ہی اس نے اسے پھینک دیا
عمران کے چہرے پر پھیلنے والی نیلاہٹ واقعی اب کم ہونا شروع ہو
گئی تھی۔
"کاش رابرٹ غداری نہ کرتا تو زیرو پوائنٹ میں ایک کافی بڑا
اور جدید ہسپتال اور ڈاکٹر موجود ہیں"۔۔۔ آڈرے نے افسوس
بھرے لہجے میں کہا۔
"عامر صاحب۔۔۔ آپ ہٹیں۔ میں ایک طریقہ آزماتا ہوں"
اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔
"کیسا طریقہ"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔
"آپ ہٹیں تو سہی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سخت لہجے
میں کہا اور بلیک زیرو کرسی سے ہٹ گیا۔
کیپٹن شکیل جلدی سے کرسی پر بیٹھا اور اس نے جلدی سے
عمران کے دونوں بازو پکڑ کر انہیں اس کے سر سے اونچا کر کے پیچھے
کی طرف رکھ دیا۔۔۔ اس طرح عمران کا سینہ ہلکا سا باہر کو ابھر آیا۔
کیپٹن شکیل نے جھک کر عمران کے ایک نتھنے کو انگلی سے بند کیا اور
دوسرے نتھنے پر اپنا منہ رکھ کر زور سے پھونک ماری اور سر کو پیچھے
ہٹا لیا۔۔۔ پھر دوسری پھونک ماری۔ وہ بار بار ایسا کرتا جا رہا تھا۔
اور ہر بار وہ نتھنا بدل دیتا۔ ایک نتھنا بند کرتا دوسرے میں پھونک
مارتا۔ باقی ساتھی خاموش کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ کیپٹن

شکیل مسلسل یہ عمل دوہرائے چلا جا رہا تھا۔ اور پھر اس کے ساتھیوں
کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے۔ کیونکہ کیپٹن شکیل کے اس عمل
کا مثبت نتیجہ نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ عمران کے چہرے پر آہستہ
آہستہ زندگی کی سرخی ابھرنا شروع ہو گئی تھی۔ عامر اب بیڈ کے سرہانے
عمران کی نبض پکڑے کھڑا تھا۔
"اوہ اوہ۔۔۔ حیرت انگیز۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز۔ عمران کی حالت
ٹھیک ہوتی جا رہی ہے۔ وہ خطرے سے باہر آ رہا ہے"
بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
اور صفدر اور باقی ساتھیوں کو واقعی یوں محسوس ہوا جیسے وہ خود موت
کے منہ سے باہر آ رہے ہوں۔ ان کے ڈوبتے ہوئے دل واقعی
ابھرنے لگ گئے تھے۔۔۔ کیپٹن شکیل مسلسل اپنا عمل جاری رکھے
ہوئے تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد واقعی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ گو اس
کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ تھی۔ لیکن زندگی کی چمک بہرحال
موجود تھی۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے عمل موقوف کر
دیا۔ اب وہ بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔
"ویری گڈ۔۔۔ عمران اب خطرے سے باہر ہو گیا ہے۔ یہ بچ گیا
ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
اسی لمحے انٹرکام سے سیٹی کی آواز ایک بار پھر نکلنے لگی۔ اس بار
آڈرے نے آگے بڑھ کر خود ہی رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔۔۔ آڈرے سپیکنگ"۔۔۔ آڈرے کا لہجہ سرد تھا۔
"آڈرے۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا تھا۔ تم ابھی تک باہر نہیں آئے میں

تمہارا منتظر ہوں" ـــــ رابرٹ کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔

"رابرٹ ـــــ میں تمہیں اتنا نیچ نہ سمجھتا تھا کہ تم ایک دوست کے خلاف ایسی گھناؤنی سازش کر دگے۔ تمہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ مجھے تمہارے اس انٹرکام سیٹ کے خفیہ آڈیو نظام کا بھی علم ہے اور میں نے اُسے آن کر کے تمہاری ساری سازش اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے ـــــ اور تم جو ہدایات کلنگ سیکشن کو دے رہے تھے وہ بھی میں نے اپنے کانوں سے سن لی ہیں۔ اور سن لو کہ اب میں باہر نہیں آؤں گا" ـــــ آڈرے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ آڈرے ـــــ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے آنکھیں دکھاؤ۔ میں اب تک صرف تمہیں بچانے کے لئے رکا ہوا تھا۔ لیکن اب پہلے میں تمہارے دل میں پورا برسٹ اتار دوں گا۔ یہ سسٹم میرا اپنا ایجاد کردہ ہے ـــــ اور مجھے اس کی خامیوں کا بھی علم ہے۔ دیکھو میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔ تم نے پاور لینڈ سے غداری کی ہے" ـــــ دوسری طرف سے رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ آڈرے نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ـــــ اُسی لمحے عمران کے حلق سے آواز نکلی۔

"عمران مبارک ہو۔ تم موت کے منہ سے بچ نکلے ہو۔ مسٹر عامر نے تمہارا آپریشن کیا اور کیپٹن شکیل نے تم میں زندگی پھونک دی ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں مسرت اپنی انتہا پر تھی۔

"شکریہ ـــــ لیکن یار ایک بات ہے موت تو بے حد حسین ہے۔

ہم خواہ مخواہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ لیڈی اینٹلے کے پلٹ کر اچانک مجھ پر وار کرنے سے لے کر اب تک نجانے کتنا وقت گزرا ہو گا۔ لیکن میرا یہ وقت بے حد حسین گزرا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کو اس طرح باتیں کرتا دیکھ کر سب ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

لیکن دوسرے لمحے وہ سب بُری طرح اچھل پڑے۔ جب اچانک انہیں ایک دیوار کے پیچھے دھماکے جیسی آواز سنائی دی۔ یہ دیوار عمران کی پشت پر تھی۔

"اوہ ـــــ رابرٹ کوئی کارروائی کر رہا ہے" ـــــ آڈرے نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ مجھے بتاؤ۔ کیا سچوئشن ہے" ـــــ عمران نے یک لخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

اور بلیک زیرو نے مختصر لفظوں میں ساری صورت حال بتا دی۔

"آڈرے ـــــ تم فوراً رابرٹ کو کال کرو کہ تم خود آ رہے ہو۔ تاکہ وہ کسی فوری کارروائی سے باز رہ جائے۔ اور صفدر اور عامر تم دونوں دروازے کی سائیڈوں میں چھپ جاؤ۔ جیسے ہی دروازہ کھلے تم نے مسلسل فائر کرتے ہوئے باہر نکلنا ہے ـــــ باقی لوگ بھی ان کے پیچھے جائیں گے۔ تم نے کسی طرح رابرٹ کو زندہ پکڑنا ہے"۔ عمران نے فوراً ہی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

اور آڈرے سر ہلاتا ہوا انٹرکام کی طرف دوڑا کیونکہ اس بار

دیوار کے پیچھے اتنا زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ کہ پورا کمرہ لرز اٹھا تھا۔ آڈرے نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ــــ آڈرے کالنگ رابرٹ" ــــ آڈرے نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس رابرٹ اٹنڈنگ ــــ اب کیا ہوا۔ اب کیوں چیخ رہے ہو۔ صرف چند منٹوں کی بات ہے۔ پھر تمہاری چیخیں تمہارے پھیپھڑے پھاڑتی ہوئی نکلیں گی آڈرے" ــــ رابرٹ نے بڑے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"رابرٹ ــــ میں باہر آرہا ہوں۔ مجھے اب احساس ہوگیا ہے کہ واقعی میں غداری کر رہا تھا۔ پلیز رابرٹ تم میرے دوست ہو۔ مجھے معاف کر دو۔ اور سنو۔ ایک آدمی تو ویسے ہی مر گیا ہے۔ باقی لوگوں کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ تم ان پر آسانی سے قابو پا سکتے ہو" ــــ آڈرے نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اس کی اداکاری اس قدر فطرتی تھی کہ عمران نے بھی بے اختیار تحسین آمیز انداز میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے ــــ اگر واقعی تمہیں احساس ہوگیا ہے تو ٹھیک ہے۔ دروازہ کھول دو اور ہاتھ اٹھا کر باہر آجاؤ" ــــ رابرٹ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پلیز میری جان بخش دینا" ــــ آڈرے نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

ب کیا کرنا ہے" ــــ آڈرے نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا۔

دروازہ کھول دو" ــــ عمران نے کہا۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس ے چہرے پر تکلیف کے آثار نہ تھے۔ حالانکہ اس کی حالت ایسی تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ سکتا۔ لیکن بہرحال وہ عمران تھا۔ وہ نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی بھی کوشش شروع ردی ــــ ٹائیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔ صفدر اور بلیک زیرو دروازے کی سائیڈوں پر چھپ گئے تھے۔ جب کہ باقی ساتھی سائیڈوں پر ہٹ گئے تھے۔ عمران کا بیڈ چونکہ دروازے کی بالکل سیدھ میں تھا ــــ اس لئے وہ یہاں سے ہٹ جانا چاہتا تھا جب کہ وہ ٹائیگر کی مدد سے ہٹ کر ایک سائیڈ پہ ہوگیا تو عمران نے آڈرے کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ ار آڈرے نے آگے بڑھ کر دروازے کی سائیڈ میں موجود سوئچ بورڈ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کرنا شروع کر دیا ــــ صفدر عامر اور دوسرے ساتھیوں نے اپنے اپنے ریوالور سنبھال لئے۔ بٹن پریس کر کے آڈرے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ٹنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا ــــ دروازے کی دوسری طرف کوئی نہ تھا۔ آڈرے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کے سر کے اوپر سے کوئی چیز اڑتی ہوئی آئی اور کمرے کے عین درمیان میں گر کر ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی ــــ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ پورا کمرہ بری طرح لرز اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود تمام افراد

بے اختیار منہ کے بل فرش پر گرتے چلے گئے۔ ان سب کے
جسم یوں ٹیڑھے میڑھے ہو رہے تھے جیسے کوئی طاقت ور
دیو ان کے گلے پوری قوت سے دبا رہا ہو ۔۔۔ دھماکے سے پھٹنے
والے بم میں سے ایسی ریز نکلی تھیں جو نظر تو نہ آتی تھیں لیکن انتہائی
باقوت تھیں۔ دروازے کی دہلیز میں موجود آڈرے کا بھی یہی حشر
ہوا تھا اور وہ بھی منہ کے بل دروازے کے سامنے ہی گرا تھا۔
بمشکل چند لمحے تڑپنے کے بعد ان سب کے جسم سیدھے ہوتے گئے

رابرٹ بڑے فاتحانہ انداز میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے سامنے
[illegible]وں پر عمران سمیت سیکرٹ سروس کے تمام ممبر زنجیروں کے
[illegible]موں سے بندھے ہوئے پڑے تھے ۔۔۔ جب کہ آڈرے کا
جسم ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ عمران سمیت سب
[illegible]گ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں رابرٹ کے علاوہ
دو مسلح افراد موجود تھے ۔۔۔ جن کے پاس جدید قسم کی مشین گنیں
تھیں۔ جب کہ ایک آدمی ہاتھ میں ایک بوتل اٹھائے اس میں سے
دو دو قطرے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نتھنوں میں ڈال رہا
تھا ۔۔۔ سب کے نتھنوں میں دوا کے قطرے ڈال کر وہ بھی دروازے
سے باہر چلا گیا۔ اور اس کے جانے کے چند لمحوں بعد کمرے کا
دروازہ دوبارہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔
"بات ہوئی انتھونی" ۔۔۔ رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"مادام نے کہا ہے کہ وہ خود آ رہی ہیں۔ ان کے آنے تک انہیں ہوش میں نہ لایا جائے" ——— آنے والے نے کہا۔

"کیوں ——— یہ ہوش میں آ کر کیا بگاڑ لیں گے۔ مادام تو خواہ مخواہ ان سے خوف زدہ ہیں۔ تم جا کر مادام کا استقبال کرو اور انہیں یہاں لے آؤ" ——— رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور پھر چند لمحوں کے وقفوں سے سب نے آنکھیں کھول دیں۔

"آڈرے ——— تمہیں ہوش آ گیا۔ سنو صرف تم ہی عقلمند نہیں ہو۔ جب تم نے آڈیو نظام کی بات کی تھی تو مجھے اس کا خیال آ گیا تھا اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ جس نظام کو تم یک طرفہ سمجھ رہے تھے وہ ڈبل نظام ہے ——— چنانچہ میں نے تمہاری ساری منصوبہ بندی چیک کر لی تھی۔ اس لئے اب دیکھو تمہاری کیا حالت ہے۔ اور ابھی مادام خود آ رہی ہیں۔ اس کے بعد میں اپنے ہاتھوں سے بوٹیاں اڑا دوں گا" ——— رابرٹ نے آڈرے کے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"مسٹر رابرٹ ——— آڈرے نے یہاں آنے سے پہلے مجھے بتایا تھا کہ زیرو پوائنٹ کا رابرٹ انتہائی بہادر آدمی ہے۔ لیکن تم تو اس قدر بزدل واقع ہوئے ہو کہ شاید چوہے بھی تمہارے مقابلے میں اپنی بہادری پہ فخر کریں گے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ میں

تے حلق سے کھینچ لوں گا" ——— رابرٹ نے غصے سے دہاڑتے ہوئے کہا۔

"شاید یہی کام تمہیں آتا ہے۔ اس لئے تم نے مجھ جیسے زخمی آدمی کو بھی لوہے کے کلپوں سے باندھ رکھا ہے۔ بہادری نام کی چیز کہاں غائب ہو گئی ہے" ——— عمران جان بوجھ کر اسے غصہ دلا رہا تھا۔

"اوہ ——— تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں تم لوگوں سے خوف زدہ ہوں۔ اس لئے تمہیں باندھ رکھا ہے۔ یہ بات نہیں۔ تم آزاد ہو کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ تو صرف مادام کی ہدایت پہ ایسا کیا ہے" رابرٹ نے کہا۔

"چھوڑو رابرٹ۔ اب اپنی بزدلی کے لئے مادام کا سہارا لینے کی کوشش نہ کرو۔ تم نہ صرف بزدل ہو بلکہ کمینے بھی ہو" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ——— تمہاری یہ جرأت۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا" رابرٹ اس بار واقعی بُری طرح کھول اٹھا۔ اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو قتل ہی کر ڈالے گا۔

"مادام کے سامنے اپنی بہادری کا مظاہرہ کرنا تاکہ اُسے بھی پتہ چل سکے کہ اس کے آدمی بندھے ہوئے زخمیوں پر ہی تشدد کر سکتے ہیں" ——— عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

اور رابرٹ یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی

طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"اسے کھول دو۔ میں مادام کے آنے سے پہلے اس کی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑنا چاہتا ہوں"۔۔۔ رابرٹ نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کی بنچ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی لوہے کے کلپ غائب ہو گئے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ سورما صاحب۔۔۔ میں دیکھتا ہوں تم میں کتنی جان ہے"۔۔۔ رابرٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی بزدل ہو رابرٹ۔۔۔ ایک زخمی کو للکار رہے ہو"
اُسی لمحے ستون سے بندھے ہوئے آڈرے نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور رابرٹ اُسے جواب دینے کے لئے تیزی سے گھوما ہی تھا کہ یک لخت عمران جو اب اٹھ کر بنچ پر اس طرح بیٹھ چکا تھا۔ کہ اس کے پیر نیچے زمین کو لگ رہے تھے نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور گھومتا ہوا رابرٹ یک لخت اچھل کر عمران کے سینے سے ایسے جا لگا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔۔۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد جم گیا۔ رابرٹ نے یک لخت جھٹکا دے کر عمران کو اپنے سر کے اوپر سے اچھالنا چاہا۔

"ابھی تم بچے ہو رابرٹ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے میں زخمی ہوں لیکن

تم جیسی چیونٹیوں کو اب بھی مسل سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے اس کی گردن کے گرد جمے ہوئے بازو کو ایک زوردار جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

اور رابرٹ کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔

"سب ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔ رابرٹ انہیں کہو"۔۔۔ عمران نے مسلسل دو تین جھٹکے دیتے ہوئے کہا۔

"پھینک۔۔۔ پھینک۔۔۔ پھینک دو"۔۔۔ رابرٹ نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اور مسلح افراد نے یک لخت ہتھیار پھینک دیئے۔

عمران ان کے ہتھیار پھینکتے ہی ایک جھٹکے سے بنچ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور رابرٹ نے ایک بار پھر اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران نے اُسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور رابرٹ کا جسم بُری طرح تڑپنے لگا۔

"اب اگر حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ رابرٹ کو گھسیٹتا ہوا ساتھ والی بنچ جس پر صفدر پڑا ہوا تھا پہنچ گیا۔ اس نے یک لخت رابرٹ کی گردن پر دباؤ بڑھا کر اس کی کمر کے گرد ہاتھ علیحدہ کیا۔۔۔ اور بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بنچ کے نیچے ڈال کر ایک ہک کھینچ لیا۔ اور دوسرے لمحے ہک غائب ہو گئے۔ اور صفدر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ صفدر کے کھڑے ہوتے ہی عمران نے یک لخت رابرٹ کو زوردار دھکا دے

کہ ان دو افراد پر اچھال دیا جنہوں نے ہتھیار نیچے پھینکے تھے۔ چونکہ ہتھیار ان کے سامنے پڑے ہوئے تھے اس لئے عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں وہ اچانک ہتھیار نہ اٹھالیں ــــ رابرٹ ان سے ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتا ہوا جیسے ہی پیچھے گرا۔ عمران اور صفدر دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گنوں پر قبضہ کیا اور دوسرے لمحے صفدر نے ٹریگر دبا دیا ــــ ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز کمرے میں ابھری اور رابرٹ سمیت دونوں افراد جواب اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے گولیوں کا شکار ہو کر دوبارہ فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

"تم دروازے کی سائیڈ میں ٹھہرو۔ میں باقی افراد کو کھولتا ہوں" عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کے سینے سے پھر خون بہہ رہا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں" صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے سینے پر موجود بینڈیج واقعی خون آلود نظر آنے لگ گئی تھی۔ شاید رابرٹ کے ساتھ دھکم پیل اور اسے جھٹکے دینے کی وجہ سے زخم کا منہ کھل گیا تھا۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ جلدی کرو" ــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر کے دروازے کی طرف بڑھتے ہی اس نے جلدی سے سب کو کیلوں کی گرفت سے آزاد کرنا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب۔ فوراً کنٹرول روم سنبھال لیجئے۔ اب وقت ہے ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے" ــــ آڈرے نے آزاد ہوتے ہی کہا۔

"کنٹرول روم ــــ کیسا کنٹرول روم" ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"زیرو پوائنٹ کا کنٹرول روم یہاں سے قریب ہی ہے۔ آئیے میرے ساتھ۔ اس پر قبضہ کرنے کے بعد ہم خاصے محفوظ ہو جائیں گے"۔

آڈرے نے کہا۔ اور تیزی سے پچھلی سائیڈ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب بھی آڈرے کے پیچھے اسی دروازے کی طرف بڑھنے لگے ــــ عمران بھی سینے پر ہاتھ رکھے آڈرے کے پیچھے تھا۔ لیکن اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ بالکل نہ تھی۔

دروازہ کھول کر آڈرے ایک تنگ لیکن خاصے طویل راستے سے انہیں گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔ اس کمرے میں ہر طرف مشینیں نصب تھیں جو سب مسلسل کام کر رہی تھیں ــــ لیکن وہ سب آٹومیٹک تھیں وہاں کوئی آپریٹر موجود نہ تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑی میز اور اس کے اوپر کنٹرولنگ مشین تھی۔ میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی تھی۔

"یہ کنٹرولنگ روم ہے" ــــ آڈرے نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا تیزی سے کنٹرولنگ مشین کی طرف لپکا۔ لیکن میز کے قریب پہنچتے ہی وہ یک لخت ٹھٹھک گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا ــــ اس نے ہاتھ بڑھا کر جلدی سے میز کے کنارے کو پکڑنا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ خلا میں تیر گیا اور دوسرے لمحے وہ توازن خراب ہونے کی وجہ سے منہ کے بل فرش پر

ڈھیر ہوتا گیا۔ اُسی لمحے کمرے میں لیڈی ایشلے کے قہقہے گونجنے لگے۔
عمران۔۔ نیچے گرنے کے باوجود سر کو جھٹک جھٹک کر ذہن اور آنکھوں
کے سامنے چھانے والے اندھیرے کو جھٹکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن
اندھیرے مسلسل اور لگاتار یلغار کرتے چلے آ رہے تھے ۔۔۔۔ اُسے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی قیامت خیز طوفان میں پھنس گیا ہو۔ اُسی
لمحے اس کے کانوں میں گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ اور
پھر اس کا جسم جیسے یک لخت خلا میں تیرتا ہوا بھاری چٹان کی طرح نیچے
گرتا چلا گیا۔

بیڈ کے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی
یڈی ایشلے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ۔۔۔۔ لیڈی ایشلے کے لہجے میں اشتیاق تھا۔
"فرینکلن بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔۔ فرینکلن کی آواز سنائی دی۔
س کا لہجہ خاصا پُرجوش تھا۔
"کیا رپورٹ ہے زیرو پوائنٹ سے" ۔۔۔۔ مادام نے چونک
کر پوچھا۔
"مادام ۔۔۔۔ رابرٹ کے آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ رابرٹ نے
یفا گیس بم کی مدد سے آڈرے سمیت سب کو بے ہوش کر کے
بخوں پر کلپ کر لیا ہے۔ اور اس وقت اس کے مین ہال میں بے بس
پڑے ہوئے ہیں" ۔۔۔۔ فرینکلن نے کہا
"اچھا چلو ٹھیک ہے۔ ویسے میں نے تو کہا تھا کہ وہ انہیں دیکھتے

ہی گولیوں سے اڑا دے ۔لیکن بہرحال ٹھیک ہے بے ہوش آدمی بھی مردہ کے ہی برابر ہوتا ہے ۔ہاں وہ عمران کے متعلق کیا رپورٹ دی ہے اس نے ۔وہ عمران جو زخمی تھا"۔۔۔۔ مادام نے کہا ۔

"یس مادام ۔۔۔۔ زخمی زندہ ہے ۔اس کے ساتھیوں نے اس کا آپریشن کر کے گولی نکال لی ہے ۔وہ بھی زخمی حالت میں بے ہوش پڑا ہے"۔۔۔۔ فرینکلن نے کہا ۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ عمران زندہ ہے ۔ایکم پسٹل کی گولی سینے میں کھا کر بھی زندہ ہے ۔اور آپریشن ۔یہ کیسے ممکن ہے ۔ایسے حالات میں اور آپریشن"۔۔۔۔ مادام عمران کے زندہ ہونے کا سن کر بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی ۔اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی ۔

"یس مادام ۔۔۔۔ رابرٹ کے آدمی انتھونی نے رپورٹ دی ہے کہ آڈرے ان لوگوں کو لے کر ایک مخصوص کمرے ایون تھرٹی میں لے گیا ۔اور وہاں پہنچ کر وہ قلعہ بند ہو گئے ۔۔۔۔ وہاں ایمرجنسی میڈیکل باکس موجود تھا ۔جس کی مدد سے انہوں نے عمران کا آپریشن کیا ۔ایون تھرٹی کو باہر سے کنٹرول نہیں کیا جا سکتا اس لئے رابرٹ نے بڑی مشکل سے اس سسٹم کو کھلوایا اور پھر خود اندر جانے کی بجائے اس نے ایلفام اندر پھینکوایا اس طرح وہ سب بے ہوش ہو گئے"۔ فرینکلن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔۔۔۔ حیرت ہے ۔۔۔۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔اگر عمران زندہ ہے تو پھر میں خود زیرو پوائنٹ جا کر اس کے سینے میں مشین گن کی گولیاں اتاروں گی ۔ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ تمہیں وہاں بھیج کر ان سب کو قتل

کرا دیتی ۔لیکن اب میرا وہاں جانا ضروری ہے"۔۔۔۔ لیڈی اشلے نے کہا ۔

"ٹھیک ہے مادام ۔۔۔۔ میں رابرٹ کے آدمی کو پیغام دے دیتا ہوں کہ آپ زیرو پوائنٹ پر تشریف لا رہی ہیں"۔۔۔۔ فرینکلن نے کہا ۔

"اوکے"۔۔۔۔ لیڈی اشلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی ۔گو اُسے رپورٹ مل گئی تھی کہ عمران بے ہوش ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اب لاشعوری طور پر عمران سے خوف زدہ ہو چکی تھی ۔۔۔۔ اُسے مکمل یقین تھا کہ ایکم فائر کے بعد عمران کا زندہ بچ جانا ناممکنات میں سے ہے ۔لیکن اس کے باوجود عمران کے زندہ ہونے کی رپورٹ سن کر وہ واقعی حواس باختہ سی ہو گئی تھی ۔اب عمران اس کے اعصاب پر سوار ہو گیا تھا ۔

"یہ شخص نہیں مر سکتا ۔ہنری ٹھیک کہتا ہے"۔۔۔۔ لیڈی اشلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"مجھے ساجان سنٹر سے باہر نہیں جانا چاہیئے ۔کسی صورت بھی"

اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا ۔اور پھر کمرے سے نکل کر وہ لفٹ میں سوار ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ مین کنٹرول روم میں بیٹھ گئی ۔

"فرینکلن ۔۔۔۔ فوراً سپیشل لنکنگ سسٹم کو آن کر دو ۔میں یہاں بیٹھ کر رابرٹ کو ہدایات دوں گی ۔اور یہیں بیٹھ کر عمران کو مرتے دیکھوں گی ۔میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی لاش بھی ساجان سنٹر میں نہیں

آنے دوں گی۔ نجانے کس وقت اس کی لاش بھی زندہ ہو جائے"۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور فرینکلن نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے اپنے سامنے رکھی مشین کے بٹن دباتے اور کسی کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

چند لمحوں بعد کمرے کے سامنے والی دیوار کے اوپر ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس میں جھماکے سے ہوئے اور اس کے بعد ایک منظر ابھر آیا ——— دوسرے لمحے مادام تو مادام فرینکلن بھی بری طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ سکرین پر نظر آنے والا منظر واقعی انتہائی حیرت ناک تھا۔ عمران نے رابرٹ کو گلے سے پکڑا ہوا تھا اور اس کے دو آدمی ہتھیار پھینک رہے تھے ——— پھر دیکھتے ہی دیکھتے سچوئیشن بدل گئی۔ عمران نے اپنے ایک ساتھی کو آزاد کرا لیا اور اس کے بعد عمران نے رابرٹ کو ان دونوں آدمیوں پر دھکیل دیا۔ اور خود مشین گنوں پر قبضہ کر لیا ——— اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی کی مشین گن نے شعلے اگلے اور رابرٹ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے جسم چھلنی ہو گئے۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— ویری بیڈ ——— یہ آخر کیا بلا ہے اس قدر زخمی ہونے کے باوجود" ——— مادام نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ویسے سب کچھ انتہائی حیرت انگیز ہے مادام" ——— فرینکلن نے بھی شدید اضطراری لہجے میں کہا۔

"فرینکلن ——— آواز لنک کرو جلدی" ——— یک لخت مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

اور فرینکلن نے چیخ کر مشین میں ہدایت دی اور چند لمحوں بعد عمران

کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ پھر انہوں نے آڈرے کو کہتے سنا۔ کہ کنٹرول روم پر قبضہ کیا جائے اور عمران اور اس کے ساتھی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"فرینکلن ——— آپریٹر سے میری بات کراؤ۔ جلدی۔ اب بھی وقت ہے۔ ہم ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں" ——— مین کنٹرول روم کے الفاظ سنتے ہی مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

اور فرینکلن نے جلدی سے مشین کے دو بٹن دبائے اور مشین سے منسلک گچھے دار تار کے سرے پر موجود مائیک مادام کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو آپریٹر سپیشل لنکنگ سسٹم لیڈی ایشلے سپیکنگ"۔ مادام نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ——— آپریٹر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو ——— فور نمبر آپریٹس کو لنک کر دو۔ فوراً۔ جلدی۔ ایک لمحے میں جلدی" ——— مادام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا۔

اور پھر خاموشی چھا گئی۔

مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔ اور اس نے اتنے زور سے دانت نچلے ہونٹ پر جما رکھے تھے کہ ہونٹ سے خون رسنے لگا تھا ——— اس کی نظریں دیوار پر روشن سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی ایک تنگ سے راستے میں دوڑتے چلے جا رہے تھے۔

"مادام — فور نمبر آپریٹس لنک ہو گیا ہے" — اُسی لمحے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"اب تیار ہو جاؤ۔ جیسے ہی میں فائر کہوں تم نے اسے آن کر دینا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مین کنٹرول روم کے فرش کو ہٹانے والا بٹن بھی آن کر دینا" — مادام نے چیخ کر کہا۔

"یس میڈم" — آپریٹر نے جواب دیا۔

اور مادام کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک اس تنگ راستے سے گزر رہے تھے۔ اور پھر ایک دروازہ کھول کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے — یہاں آٹومیٹک مشینیں نصب تھیں۔ مادام کے لب پھڑکنے لگے لیکن اس میں سے آواز نہ نکلی۔ لیکن جیسے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی کنٹرول روم میں داخل ہو گئے اور عمران کنٹرولنگ مشین کی طرف بڑھنے لگا۔

"فائر" — اچانک مادام نے چیخ کر کہا۔ اور ابھی اس کی آواز کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ اس نے عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو یک لخت لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا۔ وہ سب اس طرح لڑکھڑانے لگے تھے جیسے انہیں یک لخت نظر آنا بند ہو گیا ہو — اور پھر عمران ہاتھ آگے بڑھاتا ہوا نیچے فرش پر گرا۔ اس کے باقی ساتھیوں کا بھی یہی حشر ہوا۔

چند لمحوں بعد ہی زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کنٹرولنگ روم کا فرش یک لخت دو حصوں میں

بٹ کر نیچے لٹک گیا۔ جب کہ فرش کا وہ حصہ جس پر میز اور کرسی موجود تھی یک لخت اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ یک لخت فرش ہٹتے ہی عمران اور اس کے ساتھی جو فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے پلک جھپکنے میں غائب ہو گئے۔

"وہ مارا — وہ مارا — اب یہ نہیں بچ سکتے۔ کسی صورت نہیں بچ سکتے" — مادام نے انہیں نیچے گرتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور اس نے مائیک کو واپس فرینکلن کی طرف بڑھا دیا۔

اُسی لمحے فرش دوبارہ قائم ہو گیا۔ اور اوپر کو اٹھی ہوئی میز اور کرسی بھی نیچے اپنی جگہ پہنچ گئی۔ کنٹرولنگ روم ویسے ہی تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی البتہ غائب ہو چکے تھے۔

"مادام۔ یہ لوگ کہاں گرے ہیں" — فرینکلن نے پوچھا۔

"تمہیں نہیں معلوم — ہاں تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ سب سپیشل سسٹم ہے۔ اس مین کنٹرولنگ روم کے نیچے ایک گہری کھائی ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ نیچے گرے ہوں گے۔ اس کھائی میں موجود مشین ان کے دباؤ کی وجہ سے حرکت میں آگئی ہو گی۔ اور وہ ان کے بے ہوش جسموں کو آٹومیٹک ریلنگ کے ذریعے بارود مکسنگ پلانٹ میں پہنچا دے گی — جہاں بھاری مشینیں ان کے جسموں کو پیس کر بارود میں شامل کر دیں گی اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے ان کا وجود ختم ہو جائے گا۔ ہمیشہ کے لئے" — مادام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام ہمیں یہ تو چیک کرنا ہی چاہیئے کہ کیا وہ مشین واقعی حرکت

میں آگئی ہے یا نہیں" ـــــ فرینکلن نے کہا
"اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ـــــ اسے بھی چیک کیا جا سکتا ہے ۔ تم فوراً زیرو پوائنٹ کے کنٹرول روم میں پہنچو اور وہاں جا کر نمبر فور مشین کو آن کرو۔ اگر اس مشین کے ڈائل پر سرخ سوئی ایک ہندسہ آگے بڑھ جائے تو سمجھو کہ ریلنگ مشین نے کام کیا ہے ـــــ اور اگر وہ ایک ہندسے پر ہی رہے تو پھر اس کا مطلب ہوگا کہ مشین نے کام نہیں کیا۔ پھر یہ لوگ لازماً کھائی میں ہی بے ہوش پڑے ہوں گے پھر ان کا اور انتظام کرنا پڑے گا ـــــ جاؤ۔ فوراً ۔ میں یہاں بیٹھ کر تمہیں چیک کروں گی ۔ جلدی فوراً جاؤ" ـــــ مادام نے کہا ۔ اور فرینکلن سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف تقریباً دوڑ پڑا ۔
"مشین نے لازماً کام کیا ہوگا ۔ لازماً کیا ہوگا ۔ اور اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم باریک ذروں کی صورت میں بارود میں شامل ہو چکے ہوں گے ـــــ بارود کے ڈھیر ہی ان جیسے شیطانوں کی قبریں بنتی چاہئیں تھیں" ـــــ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔
اور تھوڑی دیر بعد اسے فرینکلن مین کنٹرول روم میں داخل ہوتا نظر آیا ۔ وہ سیدھا چار نمبر مشین کی طرف بڑھا جو دائیں کونے میں موجود تھی ـــــ مادام نے سانس روک لیا ۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا ۔ اتنی تیزی سے جیسے ابھی اچھل کر حلق سے باہر آ جائے گا ۔ مادام نتیجہ سننے کے لئے واقعی بری طرح بے چین تھی ۔ فرینکلن نے مشین آن کر دی تھی ۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا ۔

"مادام ـــــ آپ میری آواز سن رہی ہیں ۔ سوئی حرکت کر کے دو کے ہندسے پر پہنچ گئی ہے" ـــــ فرینکلن نے کہا ۔ اور فرینکلن کا یہ فقرہ جیسے مادام شے کے کانوں میں رس گھول گیا ۔
"ہرا ـــــ آخری فتح بہرحال پاور لینڈ کی ہی ہوئی" ـــــ مادام نے کہا ۔ اور ایک بار پھر اٹھ کر ناچنا شروع کر دیا ۔ اس کا چہرہ اس طرح کھلا پڑ رہا تھا ۔ جیسے اس نے پوری دنیا کو فتح کر لیا ہو ۔

ایک زوردار دھماکے سے عمران کا جسم نیچے بھربھری سی جگہ پر گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے سینے میں درد کی اتنی شدید اور تیز لہر اٹھی کہ اس کا اندھیروں میں ڈوبا ہوا ذہن درد کی اس تیز لہر کی وجہ سے یک لخت جاگ اٹھا ——— عمران کا ذہن جیسے ہی جاگا۔ اُسے دوسرے افراد کے گرنے کا بھی احساس ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کا جسم حرکت میں آگیا ہو۔ عمران چند لمحے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہا ——— کیونکہ گھپ اندھیرے میں اُسے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن پھر جلد ہی اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو گئیں اور اُسے دھندلا دھندلا منظر نظر آنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے اپنے جسم کی مسلسل حرکت کا جواز بھی سمجھ آگیا ——— اس کا جسم اس طرح ایک طرف بڑھ رہا تھا جیسے وہ کسی ریلنگ نما پٹی پر پڑا ہوا ہو۔ اور یہ ریلنگ نما پٹی اس کے جسم کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھ رہی ہو۔

عمران کی ناک میں ناگوار سی بُو ٹکرانے لگی تھی۔ اور جیسے جیسے اس کا جسم آگے بڑھتا جا رہا تھا یہ بُو تیز ہوتی جا رہی تھی۔ عمران کے سینے میں ابھی درد کی شدید ترین لہریں مسلسل دوڑ رہی تھیں ——— اور کبھی کبھی اُسے یوں محسوس ہوتا جیسے اس کا سانس رک رہا ہو۔ لیکن اس ناگوار بُو کے تیز احساس نے اس کے ذہن کی تمام حسیات یک لخت بیدار کر دی تھیں ——— وہ اس بُو کو پہچان گیا تھا۔ یہ بارود کی مخصوص بُو تھی۔ اور اُسی طرف سے آ رہی تھی جدھر اس کا جسم جا رہا تھا۔ اور اب اُسے مشینوں کے چلنے کی آوازیں بھی سنائی دینے لگ گئی تھیں۔ اور پھر یک لخت اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا ——— اور محاورتاً نہیں بلکہ واقعی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مشین بارود بنانے والی مشین ہے۔ اور جس جگہ یہ ریلنگ جا رہی ہے وہاں لازماً بارود کو باریک کیا جا رہا ہے ——— اب وہ سارا کھیل سمجھ گیا تھا کہ انہیں بے ہوش کر کے اس جگہ پھینکا جا رہا ہے جہاں بارود والی مشینیں موجود ہیں۔ اور جیسے ہی ان کے جسم ان مشینوں میں پہنچیں گے۔ ان کے جسم بھی ریزہ ریزہ ہو کر بارود کے ڈھیر میں مل جائیں گے ——— اور اگر وہ ایک بار بھی ان بھاری مشینوں کے آہنی چکر میں پھنس گئے تو پھر ان کی عبرت ناک موت ایک لازمی امر بن جاتی تھی۔ عمران کے باقی تمام ساتھی اسی ریلنگ میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے ——— انہیں قطعاً اس بات کا احساس نہ تھا کہ وہ یقینی اور خوفناک موت کی طرف تیزی سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ عمران اس بات کا احساس ہوتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ

گیا۔ ریلنگ ایک تنگ سی سرنگ میں چل رہی تھی اور یہ اتنی چوڑی
تھی جتنی یہ سرنگ —— اس لئے اس سے نیچے بھی نہ اترا جا سکتا تھا۔
بارود کی ناگوار بُو اب بے حد تیز ہو گئی تھی اور مشینوں کی آوازیں بھی
نمایاں ہو گئی تھیں اس لئے عمران سمجھ گیا کہ ان کی بارودی قبر اب
نزدیک آ گئی ہے —— اس لئے اگر فوری طور پر اس سے بچنے کی
کوئی کوشش نہ کی گئی تو پھر بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن صورتحال
کچھ ایسی تھی کہ یہاں سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔
ذاتی طور پر تو ایک تجویز اس کے ذہن میں تھی کہ وہ اسی ریلنگ پر
واپس چل پڑتا —— اس طرح وہ بارودی قبر سے دور ہو جاتا۔ لیکن
اس کے پانچ ساتھی جو بے ہوش پڑے تھے انہیں ساتھ کس طرح
لے جاتا اور پھر سینے کا درد بھی لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اور اب
تک اسے برداشت بھی عمران اپنی بے پناہ قوت ارادی کی وجہ سے
ہی کر رہا تھا —— ورنہ شاید کوئی اور آدمی ہوتا تو اس قدر خوف ناک
درد کو مشکل ہی برداشت کر سکتا۔ اب موت کی طرف چلتی ہوئی ریلنگ
پر بیٹھا عمران کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا جس سے وہ اور اس کے
ساتھی اس خوف ناک موت سے بچ نکلیں —— لیکن کوئی تدبیر اس
کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ موت کی طرف بڑھنے والی ریلنگ مسلسل
حرکت میں تھی۔ اور پھر عمران بوکھلا کر اٹھنے لگا لیکن اس کا سر
سرنگ کی نیچی چھت سے ٹکرایا اور وہ دھم سے ایک بار پھر نیچے
بیٹھ گیا —— اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ وہ دہانہ تھا جس کے بعد
بارود والی مشینیں موجود تھیں۔ اس دہانے پر گہرا دھواں چھایا ہوا تھا

جو آہستہ آہستہ نزدیک آتا جا رہا تھا۔ اب بارود کی بُو واقعی ناقابل
برداشت ہو گئی تھی۔ عمران نے ایک نظر غور سے اس دہانے کو دیکھا
اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی —— اس
کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ گو یہ ترکیب اس قدر خوف ناک تھی۔
کہ اگر ذرا سی بھی چوک ہو جاتی تو پھر کم از کم اس کی اپنی موت یقینی
تھی —— اور ایسی حالت میں جب کہ اس کا زخم بے پناہ درد کر رہا
تھا۔ اس تجویز پر عمل کرنا ہی تقریباً ناممکن تھا۔ لیکن عمران کی فطرت
ہی ایسی تھی کہ وہ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا تو پھر وہ اس پر ڈٹ
جاتا تھا —— وہ سب سے آگے تھا اور باقی ساتھی پیچھے بے ہوش
پڑے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں ہاتھ اونچے کئے اور سرنگ کی
چھت سے ہاتھ رگڑتا ہوا آگے دہانے کی طرف بڑھتا گیا۔ یہ دہانہ
کچھ زیادہ چوڑا نہ تھا۔ شاید اس ریلنگ کے ذریعے چھوٹی چھوٹی
چیزیں اس میں پھینکی جاتی تھیں —— اور دہانے کی اس تنگی کو دیکھ کر
ہی یہ تجویز اس کے ذہن میں آئی تھی۔

ریلنگ آہستہ آہستہ موت کے اس دہانے کی طرف بڑھ رہی
تھی۔ اور پھر جیسے ہی عمران کا جسم دہانے کے قریب پہنچا۔ عمران اٹھ
کر مڑا —— اور اپنے دونوں بازو پھیلا کر سائیڈوں پر جما دیئے اور
اپنی پشت سرنگ کی چھت سے جما دی۔ اب وہ اس تنگ سرنگ
میں رکوع کے بل کھڑا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں البتہ ریلنگ
کے فرش سے ٹکرا رہی تھیں —— اس کی پشت اب دہانے کی طرف
ہو گئی تھی۔ اس حالت میں کھڑا ہونے کی وجہ سے اس کے سینے

کا درد کئی گنا بڑھ گیا تھا لیکن وہ مسلسل اسے برداشت کر رہا تھا۔ ریلنگ مسلسل چل رہی تھی وہ دہانے کے بالکل قریب پہنچ کر نیچے غائب ہو جاتی ۔۔۔ شاید وہ نیچے سے ہو کر واپس نکتہ آغاز تک پہنچ رہی تھی۔ جب کہ عمران دہانے میں جما کھڑا تھا اور پھر صفدر کا جسم اس کی دونوں ٹانگوں سے ٹکرایا اور عمران نے اپنی دونوں ٹانگیں یک لخت اکڑا لیں ۔۔۔ اس کے جسم پر بے پناہ دباؤ پڑا۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور اپنی پوری قوت ارادی سے اس بے پناہ دباؤ کا مقابلہ کرنے لگا۔ صفدر کا جسم اس کی اکڑی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ رک گیا ۔۔۔ اور ریلنگ اس کے نیچے سے چلتی رہی۔ پھر کیپٹن شکیل کا جسم بھی صفدر کے ساتھ آ کر عبر گیا۔ اور دباؤ اور زیادہ بڑھ گیا۔ عمران کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے پیر اکھڑ جائیں گے اور وہ خود بھی اپنے ساتھیوں سمیت اچھل کر دہانے میں جا گرے گا ۔۔۔ لیکن وہ اپنی ناقابل شکست قوت ارادی کی بنا پر اس خوف ناک دباؤ کا ابھی تک کامیابی سے مقابلہ کر رہا تھا۔ پھر یکے بعد دیگرے دوسرے ساتھیوں کے جسم بھی پہلے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوتے چلے گئے ۔۔۔ اور ان سب کو دہانے میں گرنے سے روکنے کے لئے صرف عمران کی دو ٹانگیں تھیں جنہیں اس نے پوری قوت سے اکڑایا ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم پر ناقابل بیان دباؤ پڑ رہا تھا ۔۔۔ ریلنگ مسلسل چل رہی تھی ۔ اس لئے دباؤ مسلسل بڑھتا جا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ عمران کے سینے کے درد میں بھی مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اور اب اُسے یوں محسوس ہونے

تھا۔ جیسے اُسے باقی ساری زندگی اسی حالت میں گزارنی پڑے گی۔ وہ نہ ہی ریلنگ کو چلنے سے روک سکتا تھا اور نہ خود حرکت کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کی ذرا سی حرکت یا کمزوری کا لازمی نتیجہ یہی نکل سکتا تھا کہ وہ خود بھی اور اس کے باقی ساتھی بھی بارود کی قبر میں دفن ہو جاتے ۔۔۔ یہ لمحات اس کی زندگی کے واقعی سب سے کٹھن لمحات تھے۔ اس نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو دہانے میں گرنے سے وقتی طور پر تو روک لیا تھا لیکن کب تک ۔۔۔ وہ کب تک ایسی حالت میں رہ سکتا تھا۔ اور اب تو اس کے ذہن کو بھی جھٹکے لگنے لگ گئے تھے۔ گو وہ ان جھٹکوں سے مسلسل لڑ رہا تھا لیکن جھٹکے لمحہ بہ لمحہ بڑھتے جا رہے تھے۔ اس کی قوت ارادی شاید اپنی انتہا پر پہنچ کر اب کمزور ہونے لگ گئی تھی ۔۔۔ وہ بھی آخر انسان تھا۔ لیکن اس کی فطرت ایسی تھی کہ وہ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنے کا قائل تھا۔ اس لئے وہ مسلسل یہ خوف ناک جنگ لڑ رہا تھا ۔۔۔ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بقا کی خوف ناک جنگ۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ ہمیشہ ایسی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ اور نجانے کون سا لمحہ اس پر چھا جائے اور پھر سب کچھ ختم ہو جائے۔ ریلنگ مسلسل چل رہی تھی ۔۔۔ اور اس کی پشت پر مشینوں کی خوف ناک آوازیں مسلسل گونج رہی تھیں۔ بارود کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ کہ اچانک اس کے ذہن میں چھماکا ہوا۔ اس بار یہ چھماکا ریلنگ کے جھٹکے کا ہوا تھا۔ ایسا جھٹکا جیسے ریلنگ رک رہی ہو ۔۔۔ اور پھر واقعی چند لمحوں بعد ریلنگ رک گئی۔ اور اس کے پیر ریلنگ کے فرش پر جم گئے۔ پہلے تو چند لمحے اُسے ریلنگ کے رکنے کا یقین ہی نہ آیا۔ اس نے یہی سمجھا کہ یہ اس کے ذہن

کی خود فریبی ہے ۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اُسے یقین آتا گیا کہ یہ ذہنی خود
فریبی نہیں ہے بلکہ واقعی ریلنگ رک چکی ہے ۔ تو اس نے اپنے جسم کا
دباؤ ذرا کم کیا ـــــ اور دوسرے لمحے وہ دھڑام سے اپنے ساتھیوں
کے اوپر گر گیا ۔ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح ۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح
چل رہا تھا ۔ وہ چند لمحے گرا رہا پھر اس نے ساتھیوں کے جسم پر رینگ کر
آگے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا ـــــ اس کی دونوں ٹانگیں اب
تک اکڑی ہوئی تھیں ۔ اور اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اب یہ
ہمیشہ ہی اکڑی رہیں گی ۔ ان میں کبھی خم نہ آئے گا ۔ لیکن آہستہ آہستہ
وہ ان کو سمیٹتا رہا ـــــ اور جب ساتھیوں کے جسموں کے اوپر سے کسی
سانپ کی طرح رینگ کر دوسری طرف پلٹا تو اس نے بڑی مشکل سے
دونوں ٹانگوں کو خمیدہ کر کے سمیٹا اور اس کے چہرے پر فتح کی لازوال
مسکراہٹ رینگ گئی ـــــ اس نے واقعی موت کو شکست دے دی
تھی ۔ ایک بار پھر موت اس کی بے پناہ قوت ارادی اور قوت فیصلہ
کے سامنے ہتھیار ڈال گئی تھی ۔

چند لمحے سانس برابر کرنے کے بعد عمران اور پیچھے ہٹا ۔ اور پھر
اس نے سب سے پہلے پڑے ہوئے ٹائیگر کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف
واپس گھسیٹا ـــــ وہ اُسے اس طرح گھسیٹتا ہوا کافی دور لے آیا ۔ اور
اس کے بعد اُسے کراس کر کے وہ آگے بڑھا اور دوسرے ساتھی کو
گھسیٹ کر ٹائیگر کے پاس لے آیا ۔ اس طرح وہ باری باری سب کو
دہانے سے دور کھینچ لایا ـــــ سب سے آخر میں جب وہ صفدر کو
گھسیٹ کر موت کے اس دہانے سے دور لے آیا تو اس نے

درحقیقت اطمینان کا سانس لیا ۔ کیونکہ صفدر عین دہانے کے قریب
پڑا ہوا تھا اور اُسے خطرہ تھا کہ کہیں پھر اچانک ریلنگ نہ چل پڑے ۔
ایسی صورت میں وہ کم از کم صفدر کو تو کسی صورت بھی نہ بچا سکتا تھا ۔
جب اُسے اپنے ساتھیوں کی طرف سے اطمینان ہو گیا ۔ تو اس
نے اپنے زخم پر ہاتھ پھیرا ۔ اور پھر ہاتھ پر لگنے والی چپچپاہٹ کو محسوس
کرتے ہی وہ چونک پڑا ـــــ اس کا صاف مطلب تھا کہ زخم سے خون
مسلسل جاری ہے ۔ اور خون کا یہ اخراج کسی بھی لمحے اس کی موت کا باعث
بن سکتا تھا ۔ لیکن یہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے وہ خون کو روک سکتا ۔
کہ اچانک وہ ذہنی طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا ـــــ اور بے اختیار
اس کا دوسرا ہاتھ اپنی کھوپڑی پر رینگ گیا ۔ اُسے دراصل اپنے آپ
پر غصہ آ رہا تھا کہ اُسے پہلے اس بات کا خیال کیوں نہ آیا ۔ حالانکہ بات
بالکل سامنے کی تھی ـــــ ریلنگ کے فرش پر بھی بارود کی تہہ موجود تھی ۔
اور عمران جانتا تھا کہ بارود سے بڑی آسانی سے نہ صرف خون کا اخراج
روکا جا سکتا ہے بلکہ بارود زخموں کو مندمل کرنے میں بھی جادو کا اثر رکھتا
ہے ـــــ اُسے معلوم تھا کہ جنگوں کے دوران بارود کو ایسے موقعوں پر
بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور اس کا نتیجہ ہمیشہ کامیاب نکلتا
ہے ۔ اس نے جلدی سے اپنی خون آلود پٹی کھولی اور پھر بارود کی مٹھی بھر
کر اس نے زخم پر رکھ کر ہاتھ سے دبایا ـــــ ایک لمحے کے لئے تو اس
کا ذہن واقعی گھوم گیا ۔ اور آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی ابھریں ۔
اور عمران جیسے آدمی کے حلق سے بھی بے اختیار کراہ نکل گئی ۔ جیسے
زخم پر بارود لگتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے زخم میں

سرخ مرچیں بھر دی ہوں۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ عمران سکون محسوس کرنے لگا۔ درد میں بھی نمایاں کمی ہو گئی تھی۔ عمران کافی دیر تک ہاتھ کو زخم پر دبائے بیٹھا رہا۔۔۔۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ بارود اب زخم کے دہانے میں اچھی طرح جم گیا تھا۔ اور اس میں خون کی چپچپاہٹ نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ واقعی خون کا رسنا بند ہو گیا تھا۔ اس طرف سے تسلی ہونے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔ ظاہر ہے وہ اب باقی ساری عمر تو یہیں بیٹھ کر گزار نہ سکتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی کسی گیس کی وجہ سے ہی بے ہوش ہوئے ہیں۔ کسی ایسی گیس کی وجہ سے جو بے بو تھی اس لئے تو عمران بھی اس کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔۔ ورنہ اس کی فطرت سی بن گئی تھی کہ بے ہوش کرنے والی گیس کی بو جیسے ہی اس کی ناک سے ٹکرائی اس کا سانس خود بخود رک جاتا تھا۔ لیکن اس بار ایسا نہ ہوا۔ اور اگر نیچے گرنے کی وجہ سے اس کے زخم میں درد کی بے پناہ ٹیسیں نہ اٹھتیں تو یقیناً وہ بھی ہوش میں نہ آسکتا تھا۔۔۔۔ عمران چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس کے لبوں پر ایک شرارتی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے ایک نیا تجربہ کرنے کی ٹھانی۔ اس نے بارود کی چٹکی بھری اور آڈرے کے نتھنوں میں ڈال کر چٹکی سے اس کی ناک دبا دی۔۔۔۔ اس کی توقع کے مطابق بارود کی وجہ سے ناک میں سوزش پیدا ہوئی اور ساتھ ہی ناک میں حرکت کا احساس ہوتے ہی عمران نے ہاتھ ہٹا لیا۔ دوسرے لمحے آڈرے کو زبردست چھینک آئی۔ اور پھر یکے بعد دیگرے مسلسل دس بارہ چھینکیں آتی گئیں اور آڈرے

چھینکتا ہوا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ مسلسل چھینکوں نے ذہن پر گیس کا اثر ختم کر دیا تھا۔ اور وہ ہوش میں آگیا تھا۔ عمران کا یہ نیا تجربہ واقعی کامیاب نکلا تھا۔۔۔۔ چنانچہ اس نے آڈرے کو چھینکتا چھوڑ کر یہی عمل باری باری باقی ساتھیوں کے ساتھ بھی دوہرانا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد تو جیسے سرنگ میں چھینکوں کا طوفان سا آگیا۔

”واہ۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں چھینکوں کا عالمی مقابلہ“۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”عمر۔۔۔۔ عمر۔۔۔۔ آچھیں۔۔۔۔ آ۔۔۔۔ آپ آچھیں“۔۔۔۔ عمران کی آواز سنتے ہی سب نے اس سے کچھ کہنا چاہا لیکن چھینکیں ابھی جاری تھیں۔

”یہ بین الاقوامی زبان ہے۔ دنیا کے ہر فرد کو جب چھینک آتی ہے تو ایسی ہی آواز نکلتی ہے“۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار ہنسی بھری چھینکیں سرنگ میں پھیل گئیں۔

”میرے خیال میں چھینکوں کا یہ مقابلہ ابھی جاری رہے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ساتھ ساتھ چلتے جائیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ ریفری دانش منزل پہنچ جائیں اور سارے ہی مقابلے میں فیل ہو جائیں“۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر جھکے جھکے انداز میں وہ واپس چل پڑا۔ اور اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی ایک کورس کی صورت میں چھینکتے ہوئے چلنے لگے۔۔۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سرنگ میں چھینک ٹرین چل رہی ہو۔ گو اب چھینکوں میں خاصا وقفہ آگیا تھا۔ لیکن پھر بھی یہ پوری طرح ختم نہ ہوئی تھیں۔

ریلنگ خاصی طویل تھی۔ ایک جگہ اوپر چھت ایسی تھی کہ اُسے دیکھتے
ہی عمران سمجھ گیا کہ یہاں سے اوپر کنٹرول روم ہے۔ اور یہیں سے
انہیں نیچے پھینکا گیا تھا ــــ وہ ایک لمحے کے لئے وہاں رکا اور
پھر آگے بڑھ گیا۔ ریلنگ ابھی آگے جا رہی تھی۔ اب چھینکیں خاصی
کم ہو گئی تھیں۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اس ریلنگ پر چلتے ہوئے ایک
خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ ریلنگ کو چلانے والی مشینری
یہاں فکس تھی ــــ اور کمرے کی سائیڈوں میں بوریوں کے ڈھیر
لگے ہوئے تھے۔ ان بوریوں میں بارود میں شامل کئے جانے والا
کوئی مادہ موجود تھا۔ ہال میں اس وقت کوئی موجود نہ تھا۔ عمران کے
ساتھیوں کی چھینکیں اب مکمل طور پر بند ہو گئی تھیں ــــ وہ بڑے
اطمینان سے عمران کے پیچھے چل رہے تھے انہیں قطعاً یہ علم نہ تھا
کہ وہ کس قدر خوفناک موت کے پنجوں سے بال بال بچے ہیں اور
عمران ان کو بچانے کے لئے کس طرح اپنی جان پر کھیل گیا تھا۔

کمرے کی سائیڈ میں دروازہ نظر آ رہا تھا۔ اور عمران کمرے میں
داخل ہوتے ہی سیدھا اس دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے
کے قریب پہنچتے ہی وہ یکلخت ٹھٹھک گیا ــــ کیونکہ اُسے
دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی ابھرتی ہوئی آواز سنائی
دی تھی۔ اس نے سب کو سائیڈ میں ہو جانے کا اشارہ کرنے کے ساتھ
اچانک ٹوٹ پڑنے کا اشارہ دیا ــــ آنے والوں کی تعداد چار لگتی
تھی۔ قدموں کی آوازیں دروازے کے سامنے آ کر رک گئیں۔ اور پھر

ہلکا سا کھٹکا ہوا اور دروازہ کھل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی سائیڈ کی
دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ اور ان کا زاویہ ایسا تھا کہ دروازے
سے اندر داخل ہوئے بغیر انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا ــــ اس لئے
دروازہ کھلتے ہی چاروں افراد اندر داخل ہوئے۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔
اور انہوں نے ایسا لباس پہن رکھا تھا جیسے عام طور پر مال لوڈ کرنے
والے پہنتے ہیں ــــ اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور اس
کے ساتھی اچانک ان پر ٹوٹ پڑے۔ چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد
وہ چاروں بے ہوش ہو کر فرش پر گر گئے۔

"یہ لوڈر ہیں عمران صاحب" ــــ آڈرے نے کہا جو ایک
سائیڈ پر کھڑا تھا۔

"میں دیکھ رہا ہوں۔ ان کی بے ہوشی ضروری تھی مسٹر آڈرے۔
تاکہ لیڈی ایشلے کو یہ رپورٹ مل سکے کہ لوڈر کام کر رہے ہیں ورنہ وہ
مشکوک ہو جائے گی" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور آڈرے نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی دوراندیشی
پر ایمان لے آیا ہو۔

"صفدر ــــ تم رسیاں ڈھونڈو۔ یا پھر بوریوں کے منہ پر بندھی
ہوئی رسیاں کھول لو تاکہ انہیں باندھا جا سکے" ــــ عمران نے
صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور صفدر سر ہلاتا ہوا ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ نائلون
کی رسیوں کا ایک بڑا ڈھیر پہلے ہی وہاں دیکھ چکا تھا۔ اور چند لمحوں
بعد ان چاروں کے ہاتھ ان کی پشت پر باندھ دئیے گئے۔

"مسٹر آڈرے ـــــ ان لوڈرز کی رہائش گاہ کہاں ہے"۔
عمران نے آڈرے سے پوچھا۔

"یہیں قریب ہی ہے۔ ایک بڑی بیرک نما بلڈنگ ہے۔ جس میں سب لوڈرز ہی رہتے ہیں جو فیکٹری میں کام کرتے ہیں"۔
آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم سب یہیں ٹھہرو۔ اور ان کا خیال رکھنا۔ میں ذرا باہر کی صورتحال چیک کر لوں"ـــــ عمران نے کہا اور پھر کسی کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی مشین گن تھی۔

"انہیں یہیں رہنے دو۔ میرے ساتھ آؤ۔ فی الحال اسلحے کا ایک سٹور مل گیا ہے وہاں سے اسلحہ حاصل کر لیں"ـــــ عمران نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکل گئے۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور باہر سے اُسے لاک کر دیا۔

"یہ لوڈرز تو مر جائیں گے"ـــــ آڈرے نے کہا۔

"اتنی جلدی نہیں مرتے۔ خاصے سخت جان ہیں"ـــــ عمران نے بے پروائی سے کہا۔ اور پھر راہداری کراس کرتا ہوا ایک دروازے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک اور کمرہ تھا جس میں خاصے جدید اسلحے کا سٹور تھا۔

"مشین گنیں لے لو۔ کیونکہ اب آنکھ مچولی بہت ہو چکی اب اس

تھے کو ختم ہونا چاہیئے"ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور آڈرے سمیت باقی ساتھی تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں بھی چھوٹی مشین گنیں تھیں ـــــ گو یہ مشین گنیں ساخت میں چھوٹی تھیں لیکن وہ ڈیزائن اور کارکردگی کے لحاظ سے خاصی جدید لگ رہی تھیں۔

"مسٹر آڈرے ـــــ اب آپ کا کام ہے۔ لیڈی ایشلے یقیناً ہماری موت کا جشن منا کر اطمینان سے اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہو گی۔ اور میں براہِ راست اس تک پہنچنا چاہتا ہوں"ـــــ عمران نے آڈرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسا تو ناممکن ہے عمران صاحب۔ لیڈی ایشلے نے یقیناً حفاظتی سسٹم آن کر دیا ہو گا"ـــــ آڈرے نے کہا۔

"تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ کیا صورت حال گزر چکی ہے۔ تم بے ہوش پڑے تھے۔ لیڈی ایشلے کے نقطہ نظر سے ہم سب بارودی قبر میں دفن ہو چکے ہیں ـــــ یہ تو بس قسمت تھی کہ میں سینے کے درد کی وجہ سے ہوش میں آ گیا۔ اور ہم سب بچ گئے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ لیڈی ایشلے مکمل طور پر مطمئن ہو چکی ہو گی۔ اس لئے اب اُسے حفاظتی سسٹم کی ضرورت محسوس ہی نہ ہوئی ہو گی"ـــــ عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹاپ ہل ٹنل ہی بہترین راستہ ہو سکتا ہے۔ خدا کرے آپ کا اندازہ درست ہو۔ تب ہم سیدھے اس کے مخصوص کمرے تک براہِ راست پہنچ جائیں گے"ـــــ آڈرے

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب ——— آخر ہوا کیا تھا۔ کچھ ہمیں بھی تو بتلائیے" صفدر نے آڈرسے کے پیچھے چلتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لکھ کر بتاؤں گا۔ زبانی سنانے والی بات نہیں" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ اور صفدر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ابھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔

لیڈی ایشلے واقعی انتہائی اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے فرینکلن سے کہہ دیا تھا کہ وہ ہنری سے رابطہ قائم کر کے اس سے بات کر لے تاکہ وہ ساجان سنٹر کو چھوڑ کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ سکے ——— اس کے ساتھ ساتھ اب اُسے ترمذی کا بھی خیال آ رہا تھا کہ نجانے ترمذی وہاں کیا کر رہا ہو گا۔ ترمذی کا خیال آتے ہی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی ——— کیونکہ ترمذی جن لوگوں کے خاتمے کے لئے اتنی بڑی لیبارٹری بن رہا تھا۔ ان لوگوں کو اس نے پہلے ہی بابدوی قبر میں دفن کر دیا تھا" ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

لیڈی ایشلے نے فوراً ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— لیڈی ایشلے کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا۔

"فرینکلن بول رہا ہوں میڈم ـــ باس ہنری مین لیبارٹری میں کسی اہم پروجیکٹ میں مصروف ہیں۔ میں نے ان کے نمبر ٹو کو کہہ دیا ہے۔ جیسے ہی باس ہنری فارغ ہوں گے وہ آپ کو کال کر لیں گے" ـــ فرینکلن نے کہا۔

"او۔ کے ـــ تم ایسا کرو۔ مین ٹرانسمیٹر پر پاکیشیا کو سیٹ کر کے زیرو تھرٹی نائن الیون ون ایسٹ پر باس ترمذی کو کال کرو۔ اور جب وہ لائن پر آجائیں تو کال مجھے فون پر ڈائریکٹ کر دو" لیڈی ایشلے نے کہا۔

"یس مادام" ـــ فرینکلن نے جواب دیا۔ اور لیڈی ایشلے نے رسیور رکھ دیا۔

کچھ دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لیڈی ایشلے نے دوبارہ ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"باس ترمذی لائن پر ہیں۔ میں نے کال ڈائریکٹ کر دی ہے۔ آپ بات کر لیں" ـــ دوسری طرف سے فرینکلن کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک لمحے کی خاموشی کے بعد ہلکی سی کلاک کی آواز سنائی دی۔ اور پھر ٹرانسمیٹر کی مخصوص سائیں سائیں رسیور پر سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو ـــ ترمذی سپیکنگ اوور" ـــ چند لمحوں بعد ترمذی کی مخصوص آواز رسیور پر ابھری۔

"ترمذی ڈیئر۔ میں ایشلے بول رہی ہوں ساجان سنٹر سے اوور"

لیڈی ایشلے نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈیرسٹ ـــ خیریت سے ہو۔ ٹھیک ہے ناں اوور"
ترمذی نے بھی بڑے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بالکل ٹھیک ہوں۔ ویری او۔ کے۔ سناؤ پاکیشیا میں تمہاری ریڈیائی لیبارٹری کس سٹیج پر ہے اوور" ـــ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تکمیل کے قریب ہے۔ تم سناؤ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ مجھے ہنری نے بتایا تھا کہ وہ لوگ ساجان سنٹر پہنچ گئے ہیں اور تم نے ان پر قابو پا لیا ہے اوور" ـــ ترمذی نے پوچھا۔

"ہاں ـــ وہ پہنچ گئے تھے۔ اور اب میرے ہاتھوں بارودی قبر میں دفن ہو چکے ہیں۔ لیکن ترمذی ڈیئر۔ یہ لوگ واقعی شیطان تھے۔ ان سے مقابلے میں مجھے محاورتاً نہیں واقعی دانتوں پسینہ آگیا ہے۔ نجانے کتنی بار میں نے انہیں حتمی طور پر ختم کر دیا ـــ لیکن پھر پتہ چلتا کہ وہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ انہوں نے بازی ہی الٹ دی ہے۔ کئی بار تو ان کے مقابلے میں مجھے اپنی زندگی کے لالے پڑ گئے۔ لیکن آخر کار فتح میری ہوئی۔ وہ اب حتمی طور پر ختم ہو چکے ہیں اوور" لیڈی ایشلے نے بڑے پرغرور لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــ اتنے خطرناک لوگ تھے یہ اوور" ـــ ترمذی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اتنے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے

بڑے گردیوں سے مقابلہ کیا ہے مگر یہ لوگ تو انسانوں کی بجائے
بھوت لگتے تھے اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

" پھر تو ہنری کی تجویز درست ثابت ہوئی۔ اگر وہ ٹرانسمٹ فیوز کا
ٹارگٹ تبدیل نہ کرتا تو یقیناً یہ پادر لینڈ کے اصل ہیڈ کوارٹر میں
پہنچ جاتے ۔۔۔ اور نجانے وہاں کیا اودھم برپا کرتے۔ لیکن اب
تو مجھے بھی شک پڑ گیا ہے کہ یہ واقعی مرے بھی ہیں یا نہیں اوور"
ترمذی نے کہا۔

" ہاں ۔۔۔ واقعی یقین نہ آنے والی بات ہے۔ لیکن اب وہ واقعی
مرچکے ہیں۔ لیکن تمہاری اب لیبارٹری کا کیا ہو گا۔ تم نے خواہ مخواہ
وہاں خرچ کیا اور وقت ضائع کیا اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" ریڈیا در کی لیبارٹری کی بات کر رہی ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔
یہاں اس کی ضرورت تھی۔ پاکیشیا جغرافیائی لحاظ سے بے حد
اہم ہے ۔۔۔ یہاں ریڈیا در کی لیبارٹری ہمارے لئے بے حد
فائدہ مند ثابت ہو سکے گی اوور "۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

" وہاں کوئی پریشانی یا تکلیف تو نہیں ہوئی اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے
نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تکلیف اور پریشانی ترمذی کو۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ویسے یہاں آنے
کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ کچھ پراسرار لوگ ہماری لیبارٹری کے اطراف
میں دیکھے گئے ہیں۔ اور میں نے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت کر
دیئے ۔۔۔ اور ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اہم اطلاع ملی ہے کہ
ایک لڑکی کو پکڑا گیا ہے۔ وہ غیر ملکی ہے۔ اس کا نام جولیا ہے اور

وہ اپنے آپ کو یہاں کی سیکرٹ سروس کی چیف بتا رہی ہے۔ میں
نے اُسے ٹارچنگ سیکشن کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ اس
سے باقی افراد کا اتہ پتہ بھی پوچھ لیں ۔۔۔ اس کے بعد سب کو
اکٹھا ہی گولیوں سے اڑا دوں گا اوور "۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

" لیکن یہاں جس ٹیم کو میں نے مارا ہے وہ بھی تو سیکرٹ سروس
کی ٹیم ہے اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پریشان لہجے میں کہا۔

" سیکرٹ سروس میں صرف یہی لوگ تو نہ ہوں گے۔ خاصے
لوگ ہوں گے اوور "۔۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔

" اس لڑکی کو تم نے خود دیکھا ہے اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے نے
ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" میں نے ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ ابھی تو نہیں دیکھا ۔۔۔ کیوں اوور "۔۔۔ ترمذی
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے تمہاری ریشہ خطمی ہو جانے والی عادت سے ڈر لگتا ہے
کہ ذرا خوب صورت لڑکی دیکھی اور پھسل گئے اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے
نے اس بار خالصتاً بیوی کے انداز میں کہا۔

اور دوسری طرف سے ترمذی نے زور دار قہقہہ لگایا۔

" اوہ ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ڈیئر۔ تم سے زیادہ حسین کوئی
لڑکی ملے گی تو پھسلوں گا اوور "۔۔۔ ترمذی نے قہقہہ لگاتے ہوئے
کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ تم کب واپس آ رہے ہو۔ میرا مشن تو یہاں ختم ہو
گیا ہے اور میں فارغ ہوں اوور "۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"مجھے بھی اب بہت تھوڑے دن مزید لگیں گے۔ کیونکہ لیبارٹری تقریباً تیار ہو چکی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اور لگے گا اوور"۔ ترمذی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پھر ایک ہفتے کے لئے وہیں پاکیشیا آ جاتی ہوں۔ ویسے بھی وہ ملک مجھے پسند آیا ہے۔ اور اب وہاں خطرہ بھی باقی نہیں رہا اوور"۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ تم آجاؤ۔ لیکن اگر اس لڑکی کی وجہ سے آنا چاہتی ہو تو پھر مت آؤ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے تمہارے آنے سے پہلے ہی وہ بے چاری عالم بالا کو پرواز کر چکی ہو اوور"۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو۔ بہرحال میں ہنری سے بات کر کے اس کا فیصلہ کروں گی اوور اینڈ آل"۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور دوسری طرف سے گڈبائی کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"۔۔ لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔۔ مادام کیا رپورٹ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں"۔۔ ہنری نے پوچھا۔

"ہنری۔۔ میری طرف سے خوشخبری سن لو۔ آخر کار میں نے فتح حاصل کر لی۔ وہ سب اب بارود کی قبر میں دفن ہو چکے ہیں"۔ لیڈی ایشلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بارود کی قبر میں۔۔ کیا مطلب۔۔ کیا وہ زیرو پوائنٹ میں پہنچ گئے تھے"۔۔ ہنری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ سٹور انچارج آڈرے نے غداری کی۔ اور انہیں زیرو پوائنٹ نکال کر لے گیا۔ میں نے اس سے پہلے عمران کو ایگم پسٹل کا فائر کر کے سینے میں گولی مار دی تھی۔ لیکن اس کے ساتھی اسے زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے۔۔ پروفیسر ڈارک بھی ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور اگر میں حاضر دماغی سے کام نہ لیتی تو شاید میرا بھی حشر پروفیسر ڈارک جیسا ہی ہوتا۔ بہرحال میں عمران کو گولی مار کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئی۔۔ اور جب میں نے فرینکلن کی مدد سے دوبارہ کنٹرول سنبھالا تو آڈرے انہیں لے کر زیرو پوائنٹ کے مین کنٹرول روم کی طرف جا رہا تھا۔ اس پر میں نے فوراً سپیشل لنکنگ سسٹم آن کرایا۔۔ اور پھر اس کے آپریٹر کی مدد سے فور نمبر آپریٹس کو عین اس وقت فائر کرایا جب وہ سب مین کنٹرول روم میں پہنچے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب فور نمبر آپریٹس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو کر گرے۔۔ اور پھر مین کنٹرول روم کے فرش کو ہٹانے والا بٹن بھی آن کرایا گیا۔ اور وہ سب نیچے میکسم پاؤڈر لے کر جانے والی ریلنگ پر گرے اور ریلنگ سٹارٹ ہو گئی۔ اس طرح وہ سب بے ہوشی کے عالم میں بارود تیار کرنے والی مشینوں والے کمرے میں جا گرے۔۔ اور ان کے جسم ریزہ ریزہ ہو کر بارود کے ڈھیر میں شامل ہو گئے"۔۔ مادام نے بڑے فاتحانہ انداز میں پورا نقشہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے چیکنگ کر لی ہے کہ وہ واقعی بارود کے ڈھیر میں گم چکے ہیں" — ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل۔ میں نے اس بار مکمل چیکنگ کی وہ واقعی ختم ہو چکے ہیں" — لیڈی ایشلے نے کہا۔

"اب ریلنگ چل رہی ہے۔ کام ہو رہا ہے" — ہنری نے کہا۔

"ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے پتہ کیا تو لوڈر میکسم پاؤڈر ریلنگ پر لوڈ کرنے گئے ہیں اور باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ مین کنٹرول روم بھی دوبارہ کام کرنے لگ گیا ہے — میں نے وہاں مابرٹ کے نمبر ٹو انٹونی کو زیرو پوائنٹ کا چیف بنا دیا ہے" لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ویری گڈ — اگر لوڈر کام کر رہے ہیں تو پھر واقعی اس بار ان عفریتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور مادام یہ آپ کا اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ پوری مجرم دنیا اس پر فخر کرے گی۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے" — ہنری کے لہجے میں واقعی خلوص تھا۔ شاید مادام کی بتائی ہوئی تفصیل کے بعد اسے بھی یقین ہو گیا تھا کہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔

"تھینک یو ہنری" — مادام نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے" — ہنری نے پوچھا۔

اور مادام نے ترمذی کے ساتھ ہونے والی گفتگو اسے بتا دی۔

ر کہا کہ وہ چاہتی ہے کہ ایک ہفتہ پاکیشیا میں ترمذی کے ساتھ گزار آئے۔

"ترمذی نے اس لڑکی کا کیا نام بتایا ہے" — ہنری نے چونک کر پوچھا۔

"جولیا — بتا رہا تھا شاید — کیوں" — مادام نے بھی چونک کر پوچھا۔

"جولیانا تو عمران کی ساتھی ہے مادام — وہ سیکرٹ سروس کی چیف نہیں ہے۔ یقیناً ترمذی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا چیف تو ایکسٹو ہے۔ جس کی اصل شخصیت آج تک ٹریس نہیں ہو سکی — اس کا مطلب ہے ترمذی کے ساتھ کوئی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس غلط فہمی کی وجہ سے کسی کا شکار نہ ہو جائے" — ہنری کے لہجے میں تشویش تھی۔

"تو پھر کیا ہونا چاہیئے" — مادام نے بھی تشویش بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"آپ فوراً ترمذی سے بات کریں۔ اور اسے کہیں کہ وہ صرف اس لڑکی کو ختم کر کے مطمئن نہ ہو جائے۔ بلکہ پوری طرح ہوشیار رہے — اور میرا تو خیال ہے۔ لیبارٹری تیار ہوتے ہی کم از کم پاکیشیا کے دارالحکومت کی حد تک ریڈ یا در فائر کر دی جائے — تاکہ عمران کے ساتھ ساتھ اس ایکسٹو سے بھی ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوٹ جائے" — ہنری نے کہا۔

"تم اسے فوراً ہی کال کر کے تفصیل بتا دو۔ وہ تمہاری بات

زیادہ مانے گا۔ میں نے کچھ کہا تو وہ یہی سمجھے گا کہ میں اس لڑکی کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہوں" ___ مادام نے کہا۔

" ٹھیک ہے ___ میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔ آپ بھی ایسا کریں کہ ساجان سنٹر سے پاکیشیا چلی جائیں۔ ہو سکتا ہے آپ کی وہاں ضرورت پڑ جائے۔ پاکیشیا دارالحکومت تباہ ہونے کے بعد آپ دونوں واپس ہیڈ کوارٹر آ جائیں ___ تاکہ ہر طرف سے اطمینان ہونے کے بعد ہم اپنا سپر گرینڈ مشن مکمل کر کے پوری دنیا کو للکار سکیں" ___ ہنری نے کہا۔

" او۔ کے ___ ٹھیک ہے ___ گڈ بائی" ___ لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور دوسری طرف سے ہنری نے بھی گڈ بائی کہتے ہوئے کال ختم کر دی۔

لیڈی ایشلے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر حقیقی مسرت کے آثار موجود تھے۔ کیونکہ ہنری نے بھی اس کی فتح کو آخر کار تسلیم کر لیا تھا۔

رسیور رکھ کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تاکہ باتھ روم میں جا کر اطمینان سے نہا سکے کہ اچانک دروازے پر کھٹکا سا ہوا ___ اور مادام نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے مادام کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ دروازے کے درمیان میں عمران زندہ سلامت کھڑا تھا۔ وہی عمران

جس کی موت پر وہ مبارک بادیں وصول کر رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔

" تت ___ تت ___ تم بھوت ___ بھوت"

لیڈی ایشلے کے حلق سے بے اختیار ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ لہرا کر دھڑام سے بستر پر گر گئی۔ خوف اور حیرت کی شدت سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

آڈرے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر پہلے لفٹ کے ذریعے ایک تہہ خانے میں پہنچا۔ اس تہہ خانے میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا ـــــ آڈرے نے تہہ خانے کے فرش پر ایک مخصوص حصے پر تین مختلف جگہوں پر زور زور سے پیر مارا تو فرش کا وہ حصہ ایک طرف ہٹ گیا۔ اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگیں۔

"تمہیں یہاں کی پوری تفصیلات کا علم ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے آڈرے سے پوچھا۔

"ہاں ـــــ میں نے بتایا تھا کہ یہ فیکٹری میری نگرانی میں بنی ہے اسے چونکہ ساجان سنٹر سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس لئے مجھے راستوں کا بخوبی علم ہے" ـــــ آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک چوڑی سی

رنگ میں پہنچ گئے۔

"یہ سرنگ کس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی" ـــــ اس بار یب زیدی نے پوچھا۔

"ساجان سنٹر کے سابق انچارج آرتھر نے اسے خصوصی طور پر بنوایا تاکہ اس کے ذریعے وہ خفیہ طور پر اسلحہ ساز فیکٹری میں آجا سکے۔ م اور پروفیسر ڈارک کے یہاں آنے کے بعد آرتھر کو کہیں اور بھجوا یا گیا ـــــ اور پھر پروفیسر ڈارک نے جو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کا بڑا سائنسدان تھا۔ یہاں آتے ہی ساجان سنٹر کے گرد زبردست حفاظتی نظام قائم کیا۔ تاکہ کوئی غیر متعلقہ آدمی ساجان سنٹر میں داخل نہ ہو سکے۔ لیکن چونکہ میرا کام ایسا تھا کہ مجھے ساجان سنٹر کے سکس ایونیو سے اکثر زیرو پوائنٹ پر جانا پڑتا تھا اس لئے میرے لئے ایک خصوصی راستہ بنایا گیا ـــــ جس کے ذریعے میں آپ لوگوں کو ساجان سنٹر سے نکال کر زیرو پوائنٹ پر لے گیا تھا" ـــــ سرنگ میں چلتے ہوئے آڈرے نے پوری تفصیل بتائی

"وہ حفاظتی سسٹم اس سرنگ میں کہاں فٹ کیا گیا تھا" عمران نے اچانک پوچھا۔

"اب سرنگ ایک موڑ کاٹے گی اور پھر وہ اوپر کو بلند ہونے لگ جائے گی۔ وہاں حفاظتی دیوار موجود ہے" ـــــ آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور واقعی تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد سرنگ نے اچانک موڑ کاٹا اور پھر واقعی اس کی سطح بلند ہونے لگ گئی۔

لیکن سامنے ایک ٹھوس دیوار موجود تھی۔

"اس کا حفاظتی نظام آن نہیں ہے عمران صاحب میرا اندازہ درست تھا۔ ورنہ اس دیوار پر سرخ رنگ کی لکیروں کا جال پھیلا ہوا نظر آتا"۔۔۔۔ آڈرے نے دیوار کو دیکھتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

آڈرے نے آگے بڑھ کر دیوار کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبایا تو دیوار بے آواز درمیان سے کٹ کر سائیڈوں میں کھسک کر غائب ہو گئی۔۔۔۔ اور وہ سب تیزی سے وہاں سے گزر کر چڑھائی چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھتے گئے۔

تھوڑی دیر بعد سرنگ ختم ہو گئی اور سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دینے لگیں۔ آڈرے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سیڑھیاں اوپر چڑھ گئے۔۔۔۔ سیڑھیوں کے اختتام پر دیوار تھی۔ جسے آڈرے نے پہلی دیوار کی طرح کھول لیا۔ اور اسے کراس کرنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچ گئے۔ جس کے ایک طرف دروازہ تھا۔ اور دوسری طرف بند تھی۔۔۔۔ درمیان میں سامنے کی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا۔ جس کے پٹ معمولی سے کھلے ہوئے تھے۔ اور اندر سے لیڈی ایشلے کی آواز باہر راہداری میں سنائی دے رہی تھی۔ وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر خود وہ دبے پاؤں چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کی جھری کے ساتھ کان لگا لئے۔۔۔۔ لیڈی ایشلے کی آواز اب بالکل واضح تھی اور وہ ترمذی سے

بات چیت کرنے میں مصروف تھی۔ جیسے جیسے عمران اس کی گفتگو سنتا گیا اس کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار بڑھتے گئے۔ اور جولیا کے متعلق سن کر تو اس نے ہونٹ دانتوں میں دبا لئے۔۔۔۔ عمران کے باقی ساتھی بڑے محتاط انداز میں راہداری میں پھیل گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل راہداری کے دروازے کے قریب جا کھڑے ہوئے۔۔۔۔ تاکہ اگر کوئی باہر سے آئے تو اسے روکا جا سکے۔ خاصی طویل گفتگو کرنے کے بعد لیڈی ایشلے نے رسیور کریڈل پر رکھا اور عمران نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ایک بار پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور لیڈی ایشلے نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اب لیڈی ایشلے ہنری سے بات کر رہی تھی۔ ہنری سے بات چیت کے دوران عمران پر مزید انکشافات ہوئے اور اب وہ ساری بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ کہ ہنری کی تجویز پر خاصا لمبا چکر کھیلا گیا۔۔۔۔ جس کا عمران شکار ہو گیا۔ ہنری نے ٹرانسمٹ ٹارگٹ کو تبدیل کر کے انہیں پاور لینڈ کے ایک اور سنٹر ساجان سنٹر میں پہنچا دیا تھا جہاں لیڈی ایشلے ان کا شکار کھیلنے کے لئے تیار تھی۔۔۔۔ اور ترمذی اس دوران پاکیشیا کے دارالحکومت میں ریڈ پاور کی خفیہ لیبارٹری تعمیر کر رہا تھا تاکہ اس خوف ناک حربے سے پورا دارالحکومت تباہ کیا جا سکے اور اس نے جولیا کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔۔۔۔ اور لیبارٹری کو مکمل ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا۔ اور جولیا کی زندگی کے لئے تو بہر حال ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی ایک فیصلہ کر لیا۔ اور پھر جیسے ہی

لیڈی ایشلے نے رسیور رکھا عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنا چاہا۔ لیکن چھری کے باوجود لاک معمولی سا اٹکا ہوا تھا۔ اس لئے کھٹاک کی آواز پیدا ہوئی ــــ اُسی لمحے عمران نے پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔

لیڈی ایشلے کمرے کے درمیان میں کھڑی تھی لیکن اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔ دروازہ کھلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی ــــ اور پھر دروازے میں کھڑے عمران کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اور وہ بھوت بھوت کہتی ہوئی لہرا کر بیڈ پر گری اور بے ہوش ہو گئی۔

عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ لیڈی ایشلے کے بے ہوش ہوتے ہی وہ مڑ کر راہداری میں کھڑے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔

"ہر طرح سے خیال رکھنا کوئی مداخلت نہ ہو" ــــ عمران نے گہرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

لیڈی ایشلے بدستور بستر پر بے ہوش پڑی تھی۔ عمران نے اس کے قریب جا کر اس کے گال پر ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا ــــ اور چٹاخ کی زوردار آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ لیڈی ایشلے کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور عمران نے اس کی شہ رگ پر مشین گن کی نال رکھ دی۔

"سنو لیڈی ایشلے ــــ ترمذی کو کال کر کے کہو کہ وہ جولیا نا کو تمہاری آمد تک بالکل کچھ نہ کہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر اس نے جولیا کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچائی تو میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا" ــــ عمران کے لہجے میں بھوکے بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔

"تت ــــ تت ــــ تم زندہ کیسے ــــ کیسے زندہ بچ گئے" لیڈی ایشلے نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کسی گیند کی طرح سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر زوردار جھٹکا دیتے ہوئے اُسے اچھال دیا تھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ وقت ضائع مت کرو" ــــ عمران نے اس کے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہی بڑھ کر اس کی گردن دوبارہ پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ راہداری میں کھڑے ہوئے سب ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں دوڑنے لگیں ــــ جب کہ آڈرے جو کہ دروازے کے باہر کھڑا تھا نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

عمران نے ایک بار پھر لیڈی ایشلے کو گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔ عمران کے چہرے پر نجانے کیا بات تھی کہ لیڈی ایشلے کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے اُسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"مم ــــ مم ــــ میں کرتی ہوں ــــ کرتی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے

نے بُری طرح گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے جھٹکا دے
کر اُسے اس میز کے قریب پھینک دیا جس پر فون پڑا ہوا تھا۔
"اٹھو ___ جلدی کال کرو" ___ عمران نے دھاڑتے ہوئے
کہا۔

اور لیڈی ایشلے نے اس طرح اٹھ کر رسیور اٹھا لیا جیسے وہ
انسان نہ ہو بلکہ روبوٹ ہو۔
"فرینکلن ___ ترمذی سے بات کراؤ۔ فوراً۔ جلدی۔ فوراً ابھی"
لیڈی ایشلے کے لہجے میں بے پناہ خوف تھا۔
"کیا بات ہے مادام ___ آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں"
فرینکلن شاید مادام کے لہجے پر ہی گھبرا گیا تھا۔
"جلدی بات کرو۔ اٹ از ایمرجنسی" ___ لیڈی ایشلے نے چیختے
ہوئے کہا۔

"بب ___ بب ___ بہتر" ___ دوسری طرف سے فرینکلن نے
گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔
"سنو ___ اگر اٹ از ایمرجنسی سے تم نے اُسے کوئی اشارہ
دیا ہے تو یقین رکھو میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماردوں گا" ___ عمران نے
غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسی بات نہیں۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ وہ
جلدی کرے" ___ لیڈی ایشلے نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔
عمران کے اس طرح اچانک زندہ سلامت سامنے آنے کے ساتھ
ساتھ اس کا انداز۔ لہجہ اور چہرے کے تاثرات سب نے مل کر

لیڈی ایشلے کو ایک طرح سے ہپناٹائز کر دیا تھا اور اس کے سوچنے سمجھنے
کی صلاحیتیں ماؤف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ عمران کے حکم کی تعمیل اس
طرح کر رہی تھی جیسے کوئی معمول کرتا ہے۔
اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران کے اشارے پر
لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ___ لیڈی ایشلے نے کہا۔
"باس ترمذی لائن پر ہیں۔ میں کال ڈائرکٹ کر رہا ہوں آپ
بات کر لیں" ___ دوسری طرف سے فرینکلن کی آواز سنائی دی۔
اور ایک لمحے کی خاموشی کے بعد ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی اور
پھر ٹرانسمیٹر کی مخصوص سائیں سائیں رسیور پر سنائی دینے لگی۔
"ہیلو ہیلو ترمذی آن دی لائن اوور" ___ چند لمحوں بعد ترمذی
کی آواز سنائی دی۔
"ترمذی ___ میں ایشلے بول رہی ہوں۔ تم نے اس لڑکی جولیا کا
کیا کیا اوور" ___ لیڈی ایشلے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
"آخر تمہیں اس کی کیا فکر پڑ گئی ڈیئر ایشلے ___ پہلے تو تم نے کبھی
ایسی بے اعتمادی کی بات نہ کی تھی اوور" ___ ترمذی کے لہجے میں
ناراضگی تھی۔
"بے اعتمادی کی بات نہیں ڈیئر ___ میری ہنری سے بات ہوئی
تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ جولیا سیکرٹ سروس کی چیف نہیں۔ بلکہ
عمران کی ساتھی ہے۔ سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے۔ جس کی
شخصیت آج تک سامنے نہیں آئی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں

تم اس لڑکی کو ہی سیکرٹ سروس کا چیف سمجھ کر کسی مصیبت کا شکار نہ ہو جاؤ اوور" ـــــ لیڈی لیشلے نے جواب دیا۔

"میری ابھی ہنری سے بات ہوئی ہے۔ اس نے بھی مجھے یہی بتایا ہے۔ وہ لڑکی جولیا تو میری توقع سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہوئی ہے وہ نہ صرف کلنگ سیکشن سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ بلکہ اس نے چار افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے ـــــ میں نے اپنے آدمیوں کو اس کی تلاش پر لگا دیا ہے۔ جلد ہی میرے آدمی اُسے دوبارہ گھیر لیں گے اور میں نے حکم دے دیا ہے کہ اس بار وہ جیسے ہی نظر آئے اُسے گولی مار دو اوور" ـــــ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

اور لیڈی لیشلے اب عمران کی طرف دیکھنے لگی کہ اب وہ کیا کہے کہ عمران نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ترمذی ڈیئر ـــــ میری بات غور سے سنو۔ تم سیکرٹ سروس کے چکر میں نہ پڑو۔ اور اپنی لیبارٹری کی طرف پوری توجہ کرو۔ میں خود فوراً تمہارے پاس آ رہی ہوں۔ میں خود انہیں سنبھال لوں گی۔ اوور" ـــــ عمران نے نسوانی آواز میں کہا۔ اس کی آواز اور لہجہ بالکل لیڈی لیشلے جیسا تھا۔

اور لیڈی لیشلے کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ ایک مرد کے منہ سے نہ صرف نسوانی آواز کا نکلنا بلکہ لہجہ اور آواز بھی ہو بہو ہونا اس کے خیال کے مطابق ناممکن تھا۔

"میں سمجھتا ہوں تم فکر نہ کرو۔ ویسے تم آجاؤ تو بہتر ہے۔ ہنری

نے بھی یہی رائے دی ہے اوور" ـــــ ترمذی نے جواب دیا۔ اُسے ذرا برابر بھی شک نہ پڑا تھا کہ بولنے والا تبدیل ہو چکا ہے۔

"لیکن ڈیئر ـــــ میں تمہارے پاس پہنچوں گی کس طرح اوور" عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہ رہا تھا۔ تم ہیڈ کوارٹر میں تو نہیں ہو کہ وہاں سے ٹرانسمٹ ہو کر یہاں آسکو۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ ساجان سنٹر سے قریبی سنٹر لاڈیم چلی جاؤ اور وہاں سے جیٹ طیارہ لے کر یہاں پاکیشیا آجاؤ ـــــ اس طرح تم جلدی پہنچ جاؤ گی۔ ورنہ تو سفر اتنا طویل ہے کہ تمہیں طیارے تبدیل کرتے کرتے خاصا وقت لگ جائے گا۔ پاکیشیا کے ایئرپورٹ سے تم سیدھی ہوٹل منگورا آجانا ـــــ یہ ہوٹل مین ہائی وے پر ہے اور خاصا مشہور ہے۔ وہاں کے منیجر الفرڈ سے مل لینا اور پاور لینڈ کا حوالہ دے دینا۔ وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دے گا۔ میں نے ہنگامی صورت حال کے لئے اپنا آدمی وہاں رکھوایا ہوا ہے۔ الفرڈ میرے کلنگ سیکشن کا آدمی ہے اوور" ـــــ ترمذی نے کہا۔

"او۔ کے ـــــ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کا چہرہ قدرے نارمل تھا۔ کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ ترمذی سے بات کرتے ہوئے کہیں لیڈی لیشلے درمیان میں نہ بول پڑے ـــــ لیکن لیڈی لیشلے خاموش کھڑی رہی تھی۔ اس لئے اس نے بھی مزید سختی کرنا مناسب نہ سمجھا تھا۔

"ہاں تو لیڈی لیشلے ـــــ تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو

مارنے کی آخری کوشش بھی کر ڈالی۔ لیکن تم نے دیکھا کہ ہم سب
زندہ سلامت تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔ اب بولو تمہیں کیا
سزا دی جائے" ۔۔۔۔ عمران نے سخت اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"تم ۔۔۔۔ تم بچ کیسے گئے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا"
لیڈی ایشلے نے کہا۔ ویسے وہ بھی اب نارمل ہو چکی تھی یوں لگتا تھا جیسے
ٹرانس سے نکل آئی ہو۔
"آڈرے" ۔۔۔۔ عمران لیڈی ایشلے کو جواب دینے کی بجائے
دروازے سے باہر کھڑے آڈرے سے مخاطب ہو گیا۔
"یس" ۔۔۔۔ آڈرے نے چونک کر کہا۔
"سنو ۔۔۔۔ یہ لیڈی ایشلے پاور لینڈ کی چیئرمین ہے۔ اور اس
پاور لینڈ نے تمہیں تمہارے بچوں سے جدا کیا ہوا ہے۔ کیا تم
اس کا انتقام لینا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے گہرے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"میں انتقام تو لینا چاہتا ہوں عمران صاحب۔ میرا دل تو کہہ رہا
ہے کہ اس خبیث عورت کا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دوں۔ اور
اسے تڑپا تڑپا کر ماردوں۔ بالکل اسی طرح جس طرح میرے معصوم
بچے میری جدائی میں تڑپ رہے ہوں گے ۔۔۔۔ لیکن عمران صاحب
ایک تو یہ عورت ہے اور دوسری نہتی۔ میں اس پر کیسے ہاتھ اٹھاؤں"
آڈرے نے کہا۔
"گڈ شو آڈرے ۔۔۔۔ تم نے یہ بات کہہ کر میری نظروں میں
اپنی وقعت بڑھا لی ہے۔ تم واقعی اعلیٰ ظرف کے حامل ہو"

عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔
"سنو عمران ۔۔۔۔ تم مجھے اتنا بے بس نہ سمجھو جتنا تم نے
سمجھ رکھا ہے۔ میں جس وقت بھی چاہوں مرنے سے پہلے تم سب
کو خاک کا ڈھیر بنا سکتی ہوں" ۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے یک لخت
تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک لہرانے لگی تھی۔
"تو پھر اب تک تم نے ایسا کیوں نہیں کیا" ۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جولیا کے متعلق تسلی ہو جانے کے بعد اس
کا بگڑا ہوا ذہن درست ہو گیا تھا۔
"اس لئے کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم جیسے افراد کو پاور
لینڈ کا غلام بناؤں گی۔ تم واقعی عام افراد سے منفرد ہو"
لیڈی ایشلے نے کہا۔
"لیکن اب تو تمہارے ہاتھ میں وہ فائر کرنے والا دستانہ موجود
نہیں ہے۔ اب کیا حربہ اختیار کرو گی" ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ طنزیہ تھا۔
"میرے پاس صرف ایک حربہ نہیں ہوتا۔ میں پاور لینڈ کی چیئرمین
ہوں۔ اس پاور لینڈ کی جو مستقبل میں پوری دنیا پر حکومت کرے گا"
لیڈی ایشلے کے لہجے میں اب مکمل اطمینان عود کر آیا تھا۔
"چیئرمین تم کیسے ہو سکتی ہو چیئر لیڈی کہو۔ مجھے غلط الفاظ بولنے
والے بالکل اچھے نہیں لگتے" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقت کا نقاب چڑھ چکا
تھا۔
"مجھے تمہارے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں" ۔۔۔۔ لیڈی ایشلے

نے یک لخت نفرت بھرے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ
بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور چھوٹی تپائی یک لخت اڑتی ہوئی عمران
کے چہرے طرف بڑھی ——— لیڈی ایشلے نے تپائی کو اپنے پیر سے
اچھال دیا تھا۔ لیکن عمران شاید پہلے ہی اس کے لئے تیار تھا وہ اس
سے بھی زیادہ تیزی سے سائیڈ میں ہوا۔ اور تپائی سیدھی دروازے
کے باہر کھڑے آڈرے کی طرف بڑھی ——— لیکن وہ بھی بچ گیا۔ ادھر
لیڈی ایشلے نے اچھلتے ہوئے انتہائی تیز رفتاری سے بلاؤز سے
ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کی مشین گن تڑتڑائی
اور اس کے ہاتھ سے ریوالور اچھل کر دور جا گرا اور وہ بری طرح
چیختی ہوئی دھڑام سے بیڈ پر گری۔

"اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ لیڈی ایشلے ——— میں چاہتا تو باقی گولیاں
تمہارے جسم میں بھی سوراخ کر سکتی تھیں۔ لیکن میں تمہیں اتنی جلدی
مرنے نہیں دوں گا۔ ابھی تم نے اپنے ہاتھوں سے ساجان سنٹر
اور اس اسلحہ فیکٹری کو اڑانا ہے" ——— عمران نے انتہائی کرخت
لہجے میں کہا۔

اور لیڈی ایشلے یوں اچھل کر کھڑی ہوئی جیسے اس کے جسم میں
ہڈیوں کی جگہ سپرنگ فٹ ہوں۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ساجان سنٹر اور فیکٹری کو میں اڑاؤں گی۔ یہ
ناممکن ہے بالکل ناممکن" ——— لیڈی ایشلے یک لخت بپھری ہوئی
شیرنی کی طرح عمران پر کود پڑی۔ اس نے عمران کے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی مشین گن کی پرواہ نہ کی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کا تھپڑ

کھا کر چیختی ہوئی پلٹ کر بیڈ کے اوپر سے گھوم کر دوسری طرف جا
گری اور کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔

"اٹھو ورنہ" ——— اچانک عمران نے اچھل کر بیڈ کی سائیڈ پر
جاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کیونکہ لیڈی ایشلے نیچے گرنے کے بعد بیڈ
کی اوٹ میں چھپ گئی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے عمران حیران رہ گیا۔
کیونکہ وہ جگہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ لیڈی ایشلے غائب تھی ——— عمران
نے یک لخت بیڈ کی سائیڈ کو پکڑ کر ایک جھٹکے سے پچھلی دیوار کی طرف
ہٹا دیا۔ لیکن لیڈی ایشلے غائب تھی۔ جیسے اسے زمین کھا گئی ہو۔
اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"مجھے تلاش کر رہے ہو گے۔ ویسے میں تو تمہیں عقلمند سمجھتی تھی۔
لیکن آج یہ تجربہ ہو گیا ہے کہ تم بنیادی طور پر احمق واقع ہوئے ہو"
دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔
اور عمران واقعی اس بار اپنے آپ کو احمق تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔
لیڈی ایشلے کی آواز سن کر ہی اسے بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ لیڈی ایشلے
آخر کہاں غائب ہو گئی ——— اسے خیال ہی نہ رہا تھا کہ لیڈی ایشلے
کی پنڈلی میں آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز نصب ہے اور جیسے ہی وہ
اوٹ میں ہوئی اس نے اسے آن کر دیا۔ اور وہ واقعی احمقوں کی
طرح اسے کمرے میں تلاش کرتا رہ گیا۔

"چھپ کر ٹرانسمٹ فیوز آن کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں کہتی
ہم اپنا منہ دوسری طرف کر لیتے تاکہ تمہاری ننگی پنڈلی پر نظر نہ

پڑتیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم سمجھ گئے ہو۔ بہرحال۔ میں نے اپنا کمرہ اور گیلری کیموفلاج کر دی ہے۔ اب تم کسی صورت وہاں سے نہیں نکل سکتے اور چند لمحوں بعد ایک خوف ناک دھماکہ ہو گا اور یہ کمرہ گیلری سمیت ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں اڑ جائیں گے۔۔۔ اگر تم سمجھ سکتے ہو تو جانتے ہو گے کہ الیکٹرون بم کتنا طاقت ور ہوتا ہے۔ اور تمہیں شاید علم نہیں کہ یہاں ہر سیکشن میں الیکٹرون بم لگے ہوئے ہیں تاکہ ہنگامی صورت حال میں کسی سیکشن کو بھی تباہ کیا جا سکے۔۔۔ اور میں نے کمرے اور گیلری سیکشن کے الیکٹرون بم کو چارج کر دیا ہے۔ مجھے تمہاری موت سے زیادہ اس بات پر افسوس رہے گا کہ تمہاری وجہ سے مجھے ایک سیکشن اڑانا پڑا۔۔۔ لیکن یہ مجھے مارے گئے تھپیڑوں کا جواب ہے ہمیشہ کے لئے۔ بائی بائی" لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ کٹ گیا۔

عمران نے انتہائی پھرتی سے رسیور کریڈل پر پھینکا اور اچھل کر دروازے کی طرف لپکا۔

"جلدی کرو ٹرانسمٹ فیوز آن کر دو۔ جلدی۔ فوراً"۔۔۔ عمران نے چیخ کر گیلری میں کھڑے ہوئے سب ساتھیوں سے کہا۔ اور خود اس نے آڈرے کی تلاش میں نظریں گھمائیں لیکن آڈرے کافی فاصلے پر تھا۔

اسی لمحے تیز تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور

رہ اور گیلری اس طرح لرزنے لگے جیسے تیز آندھی میں سوکھا پتہ لرزتا ہے۔

اور چند لمحوں بعد ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک جیسے ہزاروں آتش فشاں اکٹھے پھٹ پڑے ہوں۔

ایک بڑی سی مشین جس پر بے شمار چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے اور ہر خانے میں تین بلب موجود تھے۔ ہر خانے کے اوپر نمبر لکھے ہوئے تھے۔۔۔ کہ خانہ نمبر بارہ پر سبز رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ بلب کے نیچے ایک ڈائل تھا۔ جس میں موجود سرخ رنگ کی سوئی آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھی۔۔۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں صرف یہی ایک مشین تھی۔ اور اس کے آگے لوہے کا سٹول رکھا ہوا تھا۔ جس پر اس وقت لیڈی ایشلے بیٹھی تھی۔ یہ کمرہ لیڈی ایشلے کی خصوصی

ہدایات پر تیار کیا گیا تھا۔ اور وہ اسے فائر روم کہتی تھی۔ اس کے دروازے پر صرف ایک چوکھٹا لگا ہوا تھا جس پر لیڈی ایشلے ہاتھ رکھتی تب دروازہ کھل سکتا تھا۔ لیڈی ایشلے نے واقعی پورے ساجان سنٹر کو مختلف سیکشنوں میں تقسیم کرا کر ہر سیکشن میں خفیہ طور پر طاقت ور الیکٹرون بم نصب کرائے ہوئے تھے ــــ اور ان الیکٹرون بموں کو اسی مشین سے آپریٹ کیا جا سکتا تھا۔ یہ انتظام لیڈی ایشلے نے ہنری کی باتوں سے اور عمران کے ساتھ چند جھڑپوں کے بعد اس خوف سے کرایا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ساجان سنٹر میں گھس بھی آئیں اور انہیں کسی طرح سے بھی ہلاک نہ کیا جا سکے تو آخری صورت میں وہ سیکشن ہی اڑا دیا جائے جس میں وہ موجود ہوں ــــ الیکٹرون بموں میں یہ خصوصیت تھی کہ ان کی تباہ کاری کا رخ ہمیشہ افقی ہوتا ہے۔ چنانچہ جو سیکشن تباہ ہوتا اس کا ملبہ کسی آتش فشاں کے لاوے کی طرح فضا میں اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا جاتا ــــ اور چونکہ بم کی بے پناہ طاقت ہر چیز کو ریزوں میں بدل دیتی تھی اس لئے یہ سارا ملبہ جو ریزوں کے بادل کی صورت میں ہوتا بالائی فضا میں جا کر ہوا میں شامل ہو جاتا تھا۔ اس طرح کسی بھی سیکشن کے اڑا دینے سے باقی کسی سیکشن کو بھی نقصان نہ پہنچ سکتا تھا ــــ ورنہ تو ایک سیکشن کے اڑنے کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ پورا ساجان سنٹر ہی تباہ ہو جاتا۔ اور ساجان سنٹر کی تباہی سے زیرو دیوا اسٹنٹ بھی خوف ناک تباہی کا شکار ہو جاتا جہاں اسلحہ اور بارود کے بے پناہ ڈھیر موجود تھے۔

عمران کے اس طرح اچانک کمرے میں آ جانے کے بعد جب لیڈی ایشلے کو عمران نے تھپڑ مار کر بیڈ کی دوسری طرف گرایا تو یہ اتفاق ہی تھا کہ گرتے وقت لیڈی ایشلے کا ہاتھ خود بخود ٹرانسمٹ بٹن پر پوری قوت سے پڑا ــــ اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لیڈی ایشلے کمرے سے غائب ہو کر جہاں نمودار ہوئی وہ جگہ فائر روم کے قریب تھی۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں ورکروں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا ــــ اور جس وقت لیڈی ایشلے وہاں پہنچی اس وقت ہال میں کوئی موجود نہ تھا۔ اس لئے کسی نے اسے اس طرح آتے نہ دیکھا۔ لیڈی ایشلے کو یہاں پہنچتے ہی فائر روم کا خیال آ گیا۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے وہاں سے نکل کر فائر روم میں آ گئی اور پھر اس نے وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے کمرے اور گیلری کے سیکشن کو مشین کے بٹن دبا کر کیموفلاج کر دیا ــــ اس طرح کمرے اور گیلری کی بیرونی دیواروں میں موجود تمام سسٹم اور دروازے جام ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد اس نے ٹیلی فون پر عمران سے بات کی ــــ وہ عمران کو اس کی موت سے پہلے یہ جتلا دینا چاہتی تھی کہ اسے مارنے والی بہرحال لیڈی ایشلے ہی ہے۔ وہی لیڈی ایشلے جسے وہ بے بس سمجھ رہا تھا۔ چنانچہ فون پر بات کرتے ہوئے اس نے الیکٹرون بم آن کر دیا تھا ــــ اور جب اس نے فون کا رسیور رکھا تو الیکٹرون بم کے چارج ہونے کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا تھا۔ سبز بلب بجھ کر اب دوسرا زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تھا۔ اور سوئی اب مزید تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی ــــ تیسرا ریڈ بلب تھا۔ اس

کے جلتے ہی الیکٹرون بم پھٹ جاتا تھا۔ اس کی نظریں ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ سوئی اب آخری ہندسوں کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اور پھر یک لخت ریڈ بلب جل اٹھا ـــــ اور دوسرے لمحے سوئی واپس پہلے ہندسے پر آگئی اور بلب بجھ گیا۔

لیڈی ایشلے نے ایک طویل سانس لیا۔ سیکشن فور ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں غائب ہو چکا تھا اور اپنے ساتھ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی لے گیا تھا۔

اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کئے۔

"فرینکلن سپیکنگ" ـــــ فرینکلن کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ خاصا دہشت زدہ تھا۔

"مادام سپیکنگ" ـــــ لیڈی ایشلے نے اس کی دہشت کو سمجھتے ہوئے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام ـــــ تھینک گاڈ۔ آپ زندہ ہیں۔ مادام سیکشن فور اچانک تباہ ہو گیا ہے۔ اس کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔ اور آپ سیکشن فور میں تھیں۔ اس لئے مادام میں تو بے حد گھبرا گیا تھا"۔ فرینکلن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"نانسنس ـــــ تم احمق ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ الیکٹرون بم صرف فائر روم سے آپریٹ کیا جا سکتا ہے۔ اور فائر روم میں صرف میں ہی داخل ہو سکتی ہوں۔ اس لئے جب الیکٹرون بم آپریٹ ہو گا تو میں لازماً فائر روم میں ہوں گی" ـــــ لیڈی ایشلے نے اسے بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ویری سوری میڈم۔ مجھے واقعی اس بات کا خیال نہ رہا تھا۔ لیکن میڈم۔ سیکشن فور" ـــــ فرینکلن نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم۔ عمران اور اس کے ساتھی جنہیں ہم مردہ سمجھ رہے تھے زندہ تھے۔ اور نجانے کس طرح اچانک میرے کمرے میں نمودار ہو گئے ـــــ چنانچہ مجھے وہاں سے نکل کر وہ سیکشن ہی اڑانا پڑا۔ اب سیکشن فور کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو چکے ہیں" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"حیرت انگیز میڈم حیرت انگیز ـــــ انہیں مین کنٹرول روم سے نیچے ریلنگ میں گرایا گیا اور وہ بارود کے ڈھیر میں گر گئے تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا کہ ریلنگ حرکت میں آئی ہے" فرینکلن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لیکن وہ عفریت پھر بھی بچ نکلے تھے۔ نجانے کس طرح۔ بہرحال تم اب ایسا کرو کہ کمپیوٹر سیکشن سے اس ریلنگ کی حرکت کی فلم منگوا لو اور اسے لے کر بلیو روم میں آجاؤ ـــــ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ ریلنگ چلنے کے باوجود یہ لوگ آخر کس طرح بچ نکلے"۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــ میں ابھی فلم لے کر حاضر ہو جاتا ہوں"۔ فرینکلن نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھی اور فائر روم کے بند دروازے کی طرف

بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آگئی۔ پھر تھوڑی
دیر بعد وہ ایک خصوصی لفٹ کے ذریعے ایک اور کمرے میں پہنچ
گئی ـــــ یہ کمرہ بھی خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہ کمرہ
ساجان سنٹر کے پہلے انچارج آرتھر کا ذاتی کمرہ تھا۔ اس پورے
سیکشن کو بلیو سیکشن کہا جاتا تھا۔ اس لئے اس کمرے کا کوڈ بلیو روم
تھا ـــــ یہاں آنے سے پہلے لیڈی ایشلے نے آرتھر کو سنٹر سے
باہر بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ آرتھر کے ساتھ کسی زمانے میں اس کے
خاصے گہرے تعلقات رہے تھے۔ اور آرتھر کی شخصیت ہی ایسی
تھی کہ اُسے دیکھنے کے بعد لیڈی ایشلے کو اپنے آپ پر کنٹرول رکھنا
مشکل ہو جاتا تھا ـــــ اور چونکہ اس وقت عمران اور اس کے
ساتھیوں کی آمد کا ہوا اس کے ذہن پر سوار تھا۔ اس لئے لیڈی
ایشلے نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ آرتھر وہاں موجود ہی نہ ہو۔ تاکہ
اس کی وجہ سے وہ کسی چکر میں نہ پھنس جائے ـــــ بلیو روم چونکہ
آرتھر کا ذاتی کمرہ تھا۔ لیکن اب سیکشن فور کی تباہی کے بعد اور
کوئی مناسب کمرہ باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے اُسے مجبوراً یہاں آنا
پڑا۔

بلیو روم میں داخل ہوتے ہی لیڈی ایشلے کی نظریں سامنے دیوار
پر لگی ہوئی آرتھر کی قد آدم تصویر پر پڑیں جس میں آرتھر کھڑا مسکرا
رہا تھا ـــــ اُسے دیکھتے ہی لیڈی ایشلے کے حلق سے بے اختیار
ایک طویل سانس نکل گیا۔

"کاش آرتھر اس وقت تم یہاں ہوتے۔ تاکہ ہم مل کر عمران

کی موت کا جشن مناتے" ـــــ لیڈی ایشلے نے تصویر کی طرف
دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر ایک آرام کرسی پر ڈھیر ہو گئی۔
عمران کے اس چکر نے واقعی اُسے اعصابی طور پر بُری طرح تھکا
دیا تھا ـــــ گو اُسے یقین تھا کہ سیکشن فور کے ساتھ ہی عمران
اور اس کے ساتھی بھی یقیناً ختم ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ کیموفلاج
ہو جانے کے بعد وہ وہاں سے کسی صورت نکل نہ سکتے تھے۔
اور کیموفلاج ہونے کے بعد اس نے عمران سے فون پر بات چیت
بھی کی تھی ـــــ اس لئے اس بار ان کے بچ نکلنے کی کوئی بھی صورت
باقی نہ رہی تھی۔ لیکن پھر بھی اس کے ذہن کے کسی کونے میں یہ خدشہ
موجود تھا کہ کہیں پھر یہ بچ نہ گئے ہوں۔ لیکن پھر اُسے اپنے اس
خدشے پر خود ہی ہنسی آجاتی ـــــ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور
کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

پھر نجانے کتنی دیر بعد اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو
لیڈی ایشلے بُری طرح چونک پڑی۔

"یس ـــــ لیڈی ایشلے سپیکنگ" ـــــ لیڈی ایشلے نے
رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

"مادام ـــــ میں فرینکلن بول رہا ہوں۔ کوئی اجنبی مجھے بیہوش
کر کے الماری میں ٹھونس کر چلا گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو وہ
غائب ہے۔ اور مادام ٹاپ سیکشن اور ایکس سیکشن میں بھی
اجنبی نمودار ہوئے ہیں جنہیں میں نے بلیک روم میں پہنچوا دیا ہے۔
اور ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ مادام

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اجنبیوں کے نمودار ہونے کا سن کر اس کا ذہن ایک بار پھر زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔ اس نے رسیور رکھتے ہی چیخ کر پوچھا "کون ہے" ——— اور دروازے کے باہر سے فرینکلن کی آواز سنائی دی تو لیڈی ایشلے بُری طرح اچھل پڑی۔ اس نے جلدی سے بیڈ کی سائیڈ دراز کھولی۔ اس میں ریوالور موجود تھا۔ ریوالور ہاتھ میں لیتے ہی وہ مڑی۔

"یس — کم ان" ——— لیڈی ایشلے نے ریوالور کو پشت کی طرف کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور فرینکلن اندر داخل ہوا۔ مادام ایک لمحے کے لئے چکرا گئی کیونکہ آنے والا ہر لحاظ سے فرینکلن ہی تھا۔

"فلم لے آئے ہو" ——— لیڈی ایشلے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس کی تیز نظریں فرینکلن کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس میڈم" ——— فرینکلن نے جواب دیا۔ اور پتلون کی جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور کی جھلک نظر آئی اور یہ جھلک دیکھتے ہی مادام نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ آگے کیا ——— اور دوسرے لمحے کمرہ ریوالور کے دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ کی آواز سے گونج اٹھا۔

گڑگڑاہٹ کی آواز سنتے ہی عمران آڈرے کا خیال چھوڑ کر اپنی پنڈلی پر جھک گیا۔ کیونکہ آڈرے کافی فاصلے پر تھا اور اب اتنا وقت نہ رہا تھا کہ وہ آڈرے تک پہنچ سکتا۔

پنڈلی میں موجود ٹرانسمٹ فیوز کو دباتے ہی عمران کے ذہن پر یک لخت اندھیرے کا پردہ سا تن گیا۔ اس کے ذہن میں آخری احساس خوفناک گڑگڑاہٹ اور گیلری کے بُری طرح لرزنے کا تھا ——— دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تن جانے والا پردہ یکلخت غائب ہو گیا۔ اور اس نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا۔ جس میں بے شمار مشینیں نصب تھیں ——— اور ہر مشین کے سامنے ایک آپریٹر کام کر رہا تھا۔ عمران جس جگہ موجود تھا۔ اس طرف لوہے کی دو بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ یہ الماریاں ہال کمرے سے

ذرا سائیڈ پر ہٹ کر تھیں اور نسبتاً اندھیرے میں تھیں۔ عمران
جلدی سے اٹھ کر الماری کی سائیڈ ہو گیا۔
مشینوں پر مسلسل کام ہو رہا تھا۔ اُسی لمحے عمران کے کانوں پر
ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران یک لخت چونک
پڑا ـــــ اور اُسے پہلی بار احساس ہوا کہ اس کے دائیں طرف کسی
کمرے کا دروازہ ہے۔ اور جس جگہ الماریاں تھیں وہاں راہداری
تھی۔ اس لئے یہ جگہ ہال سے قدرے ہٹ کر تھی۔ عمران پلک
جھپکنے میں آگے بڑھا اور دروازے سے ٹک گیا ـــــ دروازہ
لاک نہ تھا اس لئے اس کے ساتھ لگتے ہی دروازہ بے آواز کھلتا گیا
عمران نے دیکھا کہ یہ دفتر نما چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کی سائیڈ میں
میز اور اس کے پیچھے کرسی تھی ـــــ کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا
تھا۔ اور فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ ریوالونگ کرسی دوسری
طرف گھومی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ دروازہ کھلتے ہوئے نہ دیکھ
سکا تھا ـــــ عمران بڑی احتیاط سے آگے بڑھا اور دروازے
کے ساتھ ہی ایک الماری کی سائیڈ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔
دوسرے لمحے گفتگو سن کر وہ چونک پڑا۔ کیونکہ گفتگو سے اُسے
پتہ چلا کہ نوجوان کا نام فرینکلن ہے۔ جب کہ وہ لیڈی اینشلے سے
بات چیت کر رہا تھا ـــــ لیڈی اینشلے اُسے بتا رہی تھی کہ اس
نے کس طرح سیکشن فور کو اڑا کر عمران اور اس کے ساتھیوں
کو ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد لیڈی اینشلے نے اُسے فلم لے
کر بلیو روم میں آنے کے لئے کہا۔ اور فرینکلن نے او۔ کے کہہ کر

رسیور رکھ دیا۔ اور کرسی میز کی طرف گھمائی۔ لیکن اب چونکہ عمران الماری کی
سائیڈ میں تھا۔ اس لئے وہ فرینکلن کو نظر نہ آسکتا تھا۔ فرینکلن نے رسیور
رکھ کر میز پر رکھے ہوئے ایک انٹر کام کا بٹن دبایا اور کسی کو کمپیوٹر سیکشن
سے فلم منگوانے کا حکم دیا ـــــ انٹر کام پر حکم دیتے ہوئے اچانک
میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے ایک ٹیلی فون سے تیز گھنٹی بج اٹھی۔
اور فرینکلن نے چونک کر اس کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس ـــــ فرینکلن سپیکنگ" ـــــ فرینکلن نے تحکمانہ لہجے
میں کہا۔
"باس ـــــ میں ہٹی بول رہا ہوں۔ ایکس سیکشن سے۔ باس یہاں
اچانک دو افراد ایکس روم میں نمودار ہوئے ہیں۔ دو اجنبی۔ باس وہ
ایکس روم سے باہر نکلنا چاہتے تھے۔ لیکن میں نے انہیں دیکھتے ہی
روم سسٹم جام کر کے انہیں بے ہوش کر دیا ہے ـــــ باس ان
کے پاس تھرٹی سکس سٹور کی مشین گنیں ہیں باس۔ ان کا کیا کرنا ہے
باس" ـــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
"دو اجنبی افراد نمودار ہوئے ہیں ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہیں یہ۔
ایکس روم میں کیسے نمودار ہو گئے۔ وہاں تو انتہائی قیمتی مشینری موجود
ہے۔ اچھا تم انہیں فوراً بلیک ہال میں پہنچا دو۔ میں خود چیک کر لوں
گا" ـــــ فرینکلن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"بہتر باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"کمال ہے۔ دو اجنبی افراد نمودار ہو گئے ہیں۔ کیا ہٹی نے شراب پی

رکھی ہے۔ لیکن ممی تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہے" ۔۔۔ فرینکلن نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور رسیور کو کریڈل پر رکھا۔ لیکن رسیور کریڈل پر رکھتے ہی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور فرینکلن نے چونک کر رسیور دوبارہ اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ فرینکلن سپیکنگ" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"باس۔ میں ڈیگران بول رہا ہوں۔ باس ٹاپ سیکشن میں اچانک تین افراد نمودار ہوئے ہیں۔ لیکن ٹاپ سیکشن میں پھیلی ہوئی گیس کی وجہ سے وہ نمودار ہوتے ہی بے ہوش ہو چکے ہیں ۔۔۔ یہ تینوں اجنبی افراد ہیں۔ میں نے انہیں فوراً کریڈل مشین کے ذریعے ٹاپ سیکشن سے نکال کر اپنے کمرے میں منگوا لیا ہے۔ کیونکہ اگر وہ زیادہ دیر ٹاپ سیکشن میں رہتے تو ختم ہو جاتے" ۔۔۔ ڈیگران کی تیز آواز سنائی دی۔

"تین اجنبی افراد۔ یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ کہاں سے آ رہے ہیں یہ افراد۔ پہلے ایکس سیکشن کے انچارج نے رپورٹ دی ہے کہ دو افراد وہاں نمودار ہوئے ہیں ۔۔۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ تین افراد ٹاپ سیکشن میں نمودار ہوئے ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تب ۔۔۔ باس۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے باس ان کے نمودار ہونے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہیڈ کوارٹر سے آ رہے ہوں۔ ٹرانسمٹ نیوز کے ذریعے ۔۔۔ اس لئے باس میں نے انہیں فوراً ٹاپ سیکشن سے نکال لیا تھا" ۔۔۔ ڈیگران نے گھبرائی ہوئی آواز

میں جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اوہ مجھے تو خیال ہی نہ آیا تھا۔ لیکن وہاں سے آنے والوں کی تو پہلے باقاعدہ اطلاع دی جاتی ہے۔ اور پھر وہاں سے آنے والے ٹاپ سیکشن اور ایکس روم میں کیسے نمودار ہو سکتے ہیں۔ وہ تو مین ہال میں پہنچتے ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ جیسے آپ حکم فرمائیں" ۔۔۔ ڈیگران کا لہجہ خاصا سہما ہوا تھا۔

"اوکے ۔۔۔ تم ان تینوں کو بلیک ہال میں بھجوا دو۔ پہلے بھی دو آدمی وہاں پہنچائے گئے ہوں گے۔ میں چیک کرتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"انہیں چیک کرنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے تم اپنے کمرے میں نمودار ہونے والے کو تو چیک کر لو" ۔۔۔ اچانک عمران نے الماری کی سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ہلکی مشین گن بدستور موجود تھی۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کون ہو" ۔۔۔ فرینکلن عمران کو دیکھتے ہی گھبرا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے پتلون کی جیب کی طرف بڑھنے لگا۔

"خبردار ۔۔۔ ورنہ بھون ڈالوں گا" ۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور فرینکلن نے گھبرا کر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اتنی دیر میں عمران

اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے مشین گن والے ہاتھ کو بجلی کی سی تیزی سے حرکت دی اور مشین گن اچھل کر دوبارہ اس کے ہاتھ میں آئی تو اس بار اس کی نال اس کی مٹھی میں تھی ——— اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا بٹ لہراتا ہوا پوری قوت سے فرینکلن کی کھوپڑی سے ٹکرایا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے عمل پذیر ہوا کہ فرینکلن سنبھل ہی نہ سکا ——— اور مشین گن کے بٹ کی بھرپور ضرب کھا کر وہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کے جسم پر پیر رکھا۔ فرینکلن نے تڑپ کر اٹھنا چاہا لیکن اُسی لمحے عمران نے اس کی کھوپڑی پر دوسری ضرب جمائی ——— اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ عمران ضرب لگا کر تیزی سے مڑا۔ اور اس نے گہری نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے میں دو الماریوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ عمران ان الماریوں کی طرف بڑھا ——— اُسے فوری طور پر میک اپ کی تلاش تھی۔ کیونکہ فرینکلن کا قدوقامت اور جسم اس سے کافی حد تک ملتا جلتا تھا۔ لیکن الماریوں میں سوائے مختلف ٹیپوں اور فلموں کے باکسز کے اور کوئی چیز نہ تھی ——— عمران واپس میز کی طرف آیا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— فرینکلن سپیکنگ" ——— عمران نے فرینکلن کے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"باس ——— روکس بول رہا ہوں۔ کمپیوٹر سیکشن سے فلم پہنچ گئی ہے" ——— ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوکے ——— ابھی اسے اپنے پاس رکھو۔ میں منگوا لیتا ہوں اور

ہاں سنو روکس۔ مادام نے میک اپ باکس کی فرمائش کی ہے"
عمران نے کسی خیال کے تحت کہا۔

"میک اپ باکس ——— لیکن باس۔ سا جان سنٹر میں تو میک اپ باکس نہیں ہے۔ البتہ زیرو پوائنٹ کا شفٹ انچارج پارکر میک اپ میں تجربے کرتا رہتا ہے۔ اس کے پاس مختلف قسموں کے میک اپ باکس موجود ہیں" ——— روکس نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ٹھیک ہے۔ تم اس سے فوراً جدید قسم کا کوئی میک اپ باکس منگوا لو۔ لیکن انتہائی جلدی۔ تمہیں معلوم ہے کہ مادام اپنے حکم کی تعمیل میں دیر پسند نہیں کرتی۔ اور پھر مجھے بتاؤ۔ لیکن فوراً کام ہونا چاہیئے" ——— عمران نے سخت اور تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— میں ابھی منگواتا ہوں" ——— روکس نے کہا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اُسے قدرے اطمینان ہو گیا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے متعلق تو سن ہی چکا تھا کہ وہ کسی بلیک روم میں موجود ہیں ——— اور پانچ افراد کا مطلب تھا۔ کہ بے چارہ آڈرے نہ آ سکا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اپنے بچوں سے جدا ہو چکا تھا۔ عمران کو اس کا افسوس ضرور تھا۔ لیکن سچویشن ہی ایسی ہو گئی تھی کہ وہ اسے بچا نہ سکا تھا ——— ساتھیوں کے متعلق اسے فی الحال فکر نہ تھی کیونکہ جب تک فرینکلن یا مادام ان کے متعلق ہدایات نہ دیتے ان کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہ ہو سکتی تھی۔ اور مادام کو تو علم ہی نہ تھا اور فرینکلن اس کے سامنے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

اس نے پہلے اپنا لباس اتارا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر

بے ہوش پڑے ہوئے فرینکلن کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ فرینکلن کے لباس میں اور فرینکلن اس کا لباس پہن چکا تھا۔ جس میں ایک ریوالور بھی موجود تھا ___ عمران نے اس کی نبض چیک کی تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ فرینکلن کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ جلدی ہوش میں آنے والا نہیں ہے۔ اس نے جلدی سے میز کی درازیں کھولیں ___ اور ان میں موجود کاغذات باہر نکال کر انہیں دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اور پھر ایک کاغذ کھولتے ہی وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے کاغذ کی مزید تہیں کھولیں یہ ساجان سنٹر کا تفصیلی نقشہ تھا ___ جس میں ہر سیکشن اور اس کی کارکردگی کی بھی تفصیل شامل تھی۔ عمران اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے بلیک ہال کے ساتھ ساتھ بلیو روم کو بھی مارک کر لیا ___ اس کے بعد اس نے کاغذ کو تہہ کر کے پتلون کی پچھلی جیب میں ڈال دیا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ___ عمران نے فرینکلن کے لہجے میں کہا۔

"باس ___ روکس بول رہا ہوں۔ میک اپ باکس پہنچ گیا ہے" روکس نے کہا۔

"اوکے ___ میک اپ باکس میرے کمرے میں پہنچا دو۔ اور سنو۔ باکس میز پر رکھ دیا جائے۔ میں باتھ روم میں جا رہا ہوں" عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے ایک سائیڈ پر موجود چھوٹا دروازہ دیکھ لیا تھا۔ جس پر باتھ کے

الفاظ موجود تھے۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھتے ہی جھک کر فرش پر پڑے ہوئے فرینکلن کو اٹھایا اور تیزی سے باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ___ فرینکلن کو باتھ روم کے فرش پر لٹا کر وہ مڑا اور اس نے باتھ روم کے دروازے کی جھری سے آنکھ لگا دی۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری جسم کا نوجوان کمرے میں داخل ہوا ___ اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے باکس میز پر رکھا اور پھر باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھتا ہوا مڑ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو عمران باتھ روم سے باہر نکلا ___ اور سب سے پہلے وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو لاک کیا اور مڑ کر میز سے باکس اٹھا لیا۔ اور واپس باتھ روم میں آ گیا ___ باکس میں موجود ٹیوبز خاصی جدید تھیں۔ عمران نے مختلف ٹیوبز باہر نکالیں اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے مصروف ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد جب اس نے ہاتھ روکے تو باتھ روم کے آئینے میں فرینکلن کی شکل نظر آنے لگی ___ عمران نے فنشنگ ٹچز لگائے اور پھر باکس بند کر دیا۔ اب مسئلہ تھا فرینکلن کا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن باتھ روم میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس سے وہ فرینکلن کے ہاتھ پیر باندھ سکتا ___ چنانچہ وہ اسے اٹھا کر باہر لے آیا۔ وہ اگر چاہتا تو اُسے گولی مار کر ہمیشہ کے لئے ختم کر سکتا تھا۔ لیکن کسی نہتے اور بے ہوش آدمی کو اس طرح موت کے گھاٹ اتارنا عمران کی فطرت کے خلاف تھا ___ اس نے الماری کھولی اور

اس کے نچلے خانے میں فرینکلن کو توڑ موڑ کر ٹھونس دیا۔ یہ خانہ خالی تھا۔ الماری چونکہ خاصی بڑی اور گہری تھی۔ اس لئے کسی نہ کسی طرح وہ فرینکلن کو اندر ایڈجسٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ الماری کے پٹ بند کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا ـــــ اس نے لاک کھولا اور ہال میں آ گیا۔ ہال میں موجود آپریٹر چونک کر مڑے اور ان سب کے ہاتھ تیزی سے سلام کے لئے اٹھ گئے۔ عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ـــــ اس کا ایک ہاتھ پتلون کی جیب میں رکھے ہوئے چھوٹے ریوالور کے دستے پر ہی جما ہوا تھا۔ سب مشین گن اس نے وہیں کمرے میں ہی چھوڑ دی تھی ـــــ کیونکہ فرینکلن کا چست لباس ایسا تھا کہ اس میں سب مشین گن کے چھپانے کی کوئی گنجائش نہ تھی ـــــ بیرونی دروازے سے باہر نکلتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری میں آگے بڑھتا گیا۔ نقشہ اس جیب میں تھا اس لئے اس بار اُسے کوئی پریشانی نہ تھی ـــــ بلیو روم کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے اُسے بلیو روم تک پہنچنے میں کم از کم پندرہ منٹ لگ گئے۔ بلیو روم کا دروازہ بند تھا۔ دروازہ لکڑی کا تھا۔ اس نے عمران نے ہاتھ اٹھا کر مؤدبانہ انداز میں دستک دی۔

"کون ہے" ـــــ اندر سے لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مادام ـــــ میں فرینکلن ہوں" ـــــ عمران نے اونچی لیکن مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔ پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"یس۔ کم ان" ـــــ لیڈی ایشلے کی آواز دوبارہ سنائی دی اور عمران کا منہ بن گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ دروازہ اندر سے لاک نہ تھا۔ اگر عمران کو پہلے سے اس کا اندازہ ہوتا تو پھر شاید وہ دستک دینے کا تکلف ہی نہ کرتا۔ اس نے خالی ہاتھ سے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"فلم لے آئے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس میڈم" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے پتلون کی جیب میں موجود ہاتھ باہر کھینچا۔

اُسی لمحے مادام کا پشت کی طرف موجود ہاتھ تیزی سے باہر آیا۔ لیکن عمران اس کے کھڑے ہونے کے انداز سے ہی سچویشن کو سمجھ گیا تھا ـــــ اس لئے جیسے ہی مادام کا وہ بازو آگے آیا۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی مادام کے ہاتھ پر پڑی اور نہ صرف مادام کے ہاتھ سے ریوالور بلکہ اس کے حلق سے ساتھ ہی چیخ بھی نکلی ـــــ اور وہ بے اختیار اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ لیکن دوسرا لمحہ عمران کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا۔ شاید اُسے مادام سے اتنی پھرتی کی توقع نہ تھی۔ ہاتھ کو جھٹکنے کے دوران ہی مادام اپنی جگہ سے اچھلی اور عمران کے سینے پر پوری قوت سے فلائنگ کک ماری ـــــ اور عمران اچھل کر پیچھے بند دروازے سے جا ٹکرایا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے بھی نکل گیا۔ مادام کسی ماہر جمناسٹک کی طرح قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ اس بار عمران اپنی جگہ سے اچھلا ـــــ مادام بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹی اس کا خیال تھا کہ عمران بھی اس کی طرح فلائنگ کک لگانے کے لئے اچھلا ہے

لیکن عمران اس کے قریب پہنچتے ہی یک لخت رکا اور دوسرے لمحے مادام بُری طرح چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر بیڈ کے اوپر سے ہوتی ہوئی دیوار کے ساتھ پوری قوت سے ٹکرائی ـــــ اور پھر دھڑام سے بیڈ کے اوپر آ گری۔ عمران نے اس کے گرتے ہی ایک قدم آگے بڑھایا۔ اور مادام کا بازو پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا ـــــ اس بار مادام مقابل کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ زوردار دھماکہ ہوا۔ اور مادام کسی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر گری۔ اس بار اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اور یہ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ مادام ہوش و حواس کھو بیٹھی ـــــ مادام کے نیچے گرتے ہی عمران ایک بار پھر آگے بڑھا۔ اور اس نے مادام کو گلے سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا۔ لیکن مادام کا جسم بے حس و حرکت رہا تو اس نے اُسے بیڈ پر اچھال دیا ـــــ اور خود ایک طرف رکھی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اُسے نائلون کی رسی کا ایک بڑا سا ٹکڑا نظر آ گیا تھا۔ رسی کے اس ٹکڑے کے ساتھ ایک خوب صورت فریم دیوار کے ساتھ بندھا ہوا تھا ـــــ عمران نے فریم کو پکڑ کر کھینچا۔ اور پھر رسی اس سے علیحدہ کر کے وہ واپس بیڈ کی طرف مڑا۔ اس نے مادام کے ہاتھ پشت پر کر کے انہیں اچھی طرح باندھ دیا۔ کیونکہ اُسے فکر تھی کہ مادام پھر ٹرانسمٹ فیوز کی مدد سے غائب نہ ہو جائے ـــــ یہی وجہ تھی کہ اس نے مادام کو ایک لمحے کے لئے بھی سنبھلنے کا موقع نہ دیا تھا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے

ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ عمران کے حلق سے مادام جیسی آواز نکلی۔

"مادام ـــــ میں فرینکلن بول رہا ہوں۔ مادام غضب ہو گیا ہے۔ وہ تبھی میرا لباس پہن کر اور میرا میک اپ کر کے یہاں سے باہر نکلا ہے۔ میز کی درازیں بھی کھلی پڑی ہیں۔ اور ساجان سنٹر کا نقشہ بھی غائب ہے۔ اس نے آپ کا نام کہہ کر روکس سے میک اپ باکس منگوایا تھا۔" فرینکلن کی بُری طرح گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"احمق آدمی۔ تمہیں اب یہ سب کچھ یاد آ رہا ہے۔ اگر میں بھی تمہاری طرح غافل ہو جاتی تو پورا سنٹر اڑ جاتا۔ وہ تمہارے میک اپ میں میرے پاس پہنچ گیا تھا۔ لیکن میں نے اُسے بے ہوش کر دیا ہے ـــــ اب وہ بے ہوشی کے عالم میں میرے سامنے پڑا ہے" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ مادام ـــــ وہ حیرت انگیز آدمی ہے مادام۔ اگر مجھے اچانک ہوش نہ آ جاتا تو سنجلنے کیا ہوتا۔ مادام یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں شاید" ـــــ فرینکلن نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"وہ مر چکے ہیں یہ اور گروپ ہے۔ ان سے بھی زیادہ خطرناک ایک خوف ناک بات سامنے آئی ہے۔ یہ بتاؤ ساجان سنٹر اور زیرو دیو اسٹنٹ میں اس وقت کل کتنے افراد ہوں گے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"مادام۔ ڈیڑھ سو کے قریب افراد ہیں ـــــ کیوں مادام" فرینکلن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس اجنبی نے ایک انکشاف کیا ہے۔ انتہائی خوف ناک انکشاف

ساجان سنٹر میں انہوں نے کہیں خفیہ طور پر ہائی پاور میگما بم پھینک
دیا ہوا ہے۔ تم جانتے ہو میگما بم کیا ہوتا ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ
بے حد تیز تھا۔ اس نے جان بوجھ کر ایک فرضی بم کا نام لے دیا۔
"میگما بم۔۔۔ نہیں مادام۔۔۔ میں تو یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں"
فرینکلن نے عمران کی توقع کے عین مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ انتہائی خوفناک اور جدید بم ہے۔ یہ ہوا میں ملنے والی
اس گیس سے آپریٹ ہو جاتا ہے جو انسانی سانسوں سے پیدا ہوتا
ہے۔۔۔ جہاں یہ بم موجود ہو وہاں دس یا دس سے زیادہ افراد
جیسے ہی اکٹھے ہوں گے یہ بم پھٹ پڑے گا۔ اور اس میں اتنی طاقت
ہے۔ کہ یہ ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ دونوں کو بیک وقت خاک
کا ڈھیر بنا سکتا ہے۔۔۔ اور اس میں ایک اور حیرت انگیز بات یہ ہے
کہ یہ کسی مشینری سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کی حالت عام
دوا کے کیپسول سے بڑی نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے
کہ تم زیرو پوائنٹ اور ساجان سنٹر میں موجود اپنے تمام افراد کو لے
کر فوراً لاڈیم سنٹر پہنچ جاؤ۔ پھر وہاں سے مجھے کال کرنا۔ اس کے بعد
میں نیا پروگرام بتاؤں گی"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔
"لیکن مادام۔۔۔ اس خوفناک بم کی موجودگی میں آپ یہاں
رہیں گی"۔۔۔ فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"احمق آدمی۔ مجھے کیا خطرہ ہے۔ جب یہاں دس افراد ہی نہ ہوں گے
تو بم پھٹے گا ہی نہیں۔ اس لئے جو میں کہہ رہی ہوں فوراً اس پر عمل کرو۔

فوراً"۔۔۔ عمران نے اُسے بُری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس نے
ساجان سنٹر کی تباہی کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ یہاں
موجود بے گناہ افراد کی اتنی بڑی تعداد کو نہ مارنا چاہتا تھا۔ اس
لئے مجبوراً اُسے یہ چکر چلانا پڑا۔
"زیرو پوائنٹ اور ساجان سنٹر دونوں کو کلوز کرنا پڑے گا"
فرینکلن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"فرینکلن۔۔۔ میں آخری بار تمہیں وارننگ دے رہی ہوں۔ حکم
کی تعمیل کرو۔ کیا تم نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے"۔۔۔ عمران نے
لیڈی ایشلے کی آواز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے مادام۔۔۔ ٹھیک ہے مادام"۔۔۔ فرینکلن نے
بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ
دیا۔۔۔ رسیور رکھنے کے بعد وہ الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے
الماری کے پٹ کھولے تو اس کی نظریں ایک کونے میں موجود کیپسول
سے بھری ہوئی دوا کی شیشی پر پڑ گئیں۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر
آئی۔۔۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر اس میں سے ایک کیپسول
نکالا اور پھر شیشی واپس رکھ کر الماری بند کرنے ہی لگا تھا کہ اُسے
ایک تھیلے کی تھوڑی سی کھلی ہوئی زپ میں سے خنجر کا دستہ نظر آیا۔
اس نے جلدی سے تھیلا اٹھایا اس کی زپ کھولی تو واقعی اس میں
مختلف سائزوں کے تیز دھار اور نوکیلے خنجر خاصی تعداد میں موجود
تھے۔۔۔ عمران نے ایک خنجر منتخب کیا اور تھیلا واپس الماری میں

ڈال کردہ مڑا اور بیڈ کی طرف بڑھ آیا۔ مادام کی پنڈلی پر فل جراب چڑھی ہوئی تھی۔ عمران نے خنجر کی نوک سے جراب کو کاٹا۔ اور پھر اُسے وہ مخصوص ابھار نظر آ گیا۔۔۔ جہاں ٹرانسمٹ فیوز پنڈلی کے اندر موجود تھا۔ عمران نے خنجر کی مدد سے کسی ماہر سرجن کی طرح پنڈلی میں خنجر کی نوک اتار دی۔ دوسرے لمحے مادام کے جسم میں حرکت ہوئی اور ساتھ ہی اس کے حلق سے درد بھری چیخ نکل گئی۔۔۔ لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آپریشن مکمل کیا۔ اور خون میں لتھڑا ہوا ٹرانسمٹ فیوز پنڈلی سے باہر نکال لیا۔ مادام اب بُری طرح پھڑکنے لگی تھی۔ اس کی پنڈلی سے خون رسنے لگا تھا۔

"میں نے تمہاری یہ سلیمانی ٹوپی ٹائپ فیوز نکال لیا ہے مادام۔ تاکہ تم پھر نہ غائب ہو جاؤ۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے ٹارگٹ بدل جانے کی وجہ سے ٹرانسمٹ فیوز بے کار ہو چکا ہے۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ فیوز اس سنٹر کی حد تک کارآمد ہے۔۔۔ اور انہی فیوز کی وجہ سے ہی ہم تمہارے الیکٹرون بم کا شکار ہونے سے بچ گئے تھے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ خون آلود خنجر ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم درندے ہو۔ بھیڑیئے ہو"۔۔۔ مادام نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ درندے بھی ہم ہیں۔ سیکشن فور کو الیکٹرون بم سے اڑاتے وقت تو تم نے معصوم بھیڑ کا کردار ادا کیا تھا۔ بہرحال میری بات سن لو مادام۔۔۔ اب میں نے اس کھیل کو ختم کرنے کا فیصلہ

کیا ہے۔ یہ کیپسول دیکھ رہی ہو۔ اس کیپسول کے اندر ایک خوفناک بم موجود ہے۔ اور اب یہ کیپسول تمہیں کھانا پڑے گا۔ یہ تمہارے معدے میں پہنچ کر پھٹ جائے گا۔۔۔ اور تمہارا یہ خوب صورت جسم واقعی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ لو اسے کھا لو" عمران نے کیپسول اس کی آنکھوں کے سامنے نچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ مجھے مت مارو۔ میں اسے نہیں کھاؤں گی" مادام نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسے نہیں کھاؤ گی"۔۔۔ عمران نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اور ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر دبا دی۔ گردن پر زور پڑتے ہی مادام کا منہ خود بخود کھل گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے بُری طرح تڑپنا شروع کر دیا۔

"مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک"۔۔۔ مادام نے بُری طرح تڑپتے ہوئے کہا۔

عمران نے کیپسول اس کے جبڑا کھلے ہوئے منہ کی طرف بڑھایا تو مادام کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

"ارے۔۔۔ تم تو رونے لگیں۔ واہ۔ پاور لینڈ کی چیئرمین اس طرح رونے لگ جائے گی۔ میں تو یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا"۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔ مجھے زندہ رہنے دو۔ مت مارو"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بُری طرح گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ ویسے میں جب چاہوں یہ کیپسول تمہارے حلق میں ٹھونس سکتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میں کسی عورت کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا ——— کمزور دل کا آدمی ہوں۔ اس لئے یہ کیپسول والی موت میں نے تمہارے لئے منتخب کی تھی۔ کیونکہ کیپسول کھلنے کے دس منٹ بعد تمہارا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہو گا۔ اور میرے یہاں سے جانے کے لئے یہ دس منٹ کافی ہیں ——— ورنہ تو ریوالور کی ایک ہی گولی تمہاری چیئرمین شپ کے خاتمے کے لئے کافی ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو۔ تم جیسے چاہو گے ویسے ہی ہو گا۔ مجھے مت مارو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی" ——— لیڈی ایشلے اب واقعی منتوں پر اتر آئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں تمہیں ساتھ لے کر فائر روم میں جانا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کیپسول پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"فائر روم میں ——— مگر کیوں" ——— لیڈی ایشلے نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تاکہ میں دیکھ سکوں کہ اسکیڑدن بم کس طرح آپریٹ ہوتے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مم ——— مم ——— میں تیار ہوں" ——— مادام نے فوراً ہی کہا۔ اور عمران اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام کی آنکھوں میں چمک کیوں ابھری ہے۔

مادام کا یقیناً یہ خیال تھا کہ یہاں سے باہر نکلتے ہی اس کے آدمی اسے بچا لیں گے ——— لیکن اب اسے کیا معلوم تھا کہ عمران نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر رکھا ہے۔

مادام بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔ لیکن پھر وہ سنبھل گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا ——— اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔

لیڈی ایشلے کمرے سے باہر نکل کر جیسے ہی دائیں طرف مڑنے لگی۔ عمران نے اسے بازو پکڑ کر بائیں طرف موڑ دیا ——— اور لیڈی ایشلے لنگڑاتی ہوئی بائیں طرف چل پڑی۔

"مجھے فائر روم کے راستے کا علم ہے لیڈی ایشلے ——— اور تم معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے یہیں برآمدے میں ہی یہ کیپسول تمہارے حلق میں اتارنا پڑے" ——— عمران کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

لیڈی ایشلے نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموشی سے آگے بڑھتی رہی۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ فائر روم کے دروازے تک پہنچ گئی ——— لیکن اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔ کیونکہ اتنا سفر کرنے کے باوجود سنٹر کا ایک بھی آدمی اسے نظر نہ آیا تھا۔ بلکہ وہ کمرے جہاں ان لوگوں کو لازماً موجود ہونا چاہیئے تھا وہ بھی خالی پڑے ہوئے تھے ——— اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا سنٹر خالی ہو چکا ہو۔ لیکن اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا۔ اور خاموشی

سے فائر روم کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی ۔ فائر روم کے دروازے کے درمیان شیشے کا ایک چوکھٹا تھا ۔ باقی دروازے سپاٹ تھے ۔

" میرے ہاتھ کھولو ۔ تاکہ میں اس کا لاک کھول سکوں "
لیڈی ایشلے نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔۔۔ اب ٹرانسمٹ فیوز تو تمہارے پاس نہیں ہے ۔ اس لئے تمہارے ہاتھوں کا بندھا رہنا فضول ہے " ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور آگے بڑھ کر وہ لیڈی ایشلے کے دونوں ہاتھ کھولنے لگا ۔

" یہ تمہاری زندگی بچانے کا آخری موقع ہے مادام ۔ اگر تم نے ذرا بھی کوئی غلط حرکت کی تو پھر ہمارا تمہارا معاہدہ ختم " ۔۔۔ عمران نے اس کے ہاتھ کھولتے ہوئے کہا ۔

" تم فکر نہ کرو ۔ میں معاہدے کی خلاف ورزی نہ کروں گی "
لیڈی ایشلے نے کہا ۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے شیشے کے اوپر اپنی ہتھیلی رکھ دی ۔ ہلکی سی کھٹاک کی آواز ابھری ۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا ۔۔۔ مادام نے قدم آگے بڑھا دیئے ۔ عمران اس کے ساتھ چپکا ہوا تھا ۔ کمرہ خاصا چھوٹا تھا ۔ اور اس میں صرف ایک ہی مشین موجود تھی ۔

اندر داخل ہوتے ہی مادام یکلخت بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس کے ساتھ ہی اس کا مکہ پوری قوت سے عمران کے پیٹ میں پڑا ۔ لیکن عمران اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہ ہلا ۔

" بس اتنی ہی طاقت ہے پاورلینڈ کی چیئرمین میں ۔ تمہاری مملکت کا نام اب پاورلینڈ کی جگہ کچھ اور رکھنا پڑے گا " ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اور مادام مکہ مار کر تیزی سے پیچھے ہٹتی گئی ۔ اس کے چہرے پر جھلاہٹ کی بجائے طنزیہ مسکراہٹ تھی ۔

عمران ابھی اس کی اس طنزیہ مسکراہٹ کی وجہ تسمیہ سوچ رہا تھا ۔ کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں کوئی دھماکہ سا ہوا ہو ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی دھماکے بڑھنے لگے ۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے پیٹ کے اندر زبردست بمباری کی جا رہی ہو ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بھی اس کی انگلیوں سے خود بخود پھسل کر نیچے جا گرا ۔۔۔ اور عمران ساکت و جامد کھڑا کا کھڑا رہ گیا ۔ اس کا جسم قطعاً مفلوج اور بے حس ہو چکا تھا ۔

" اب پتہ چلا کہ میں واقعی پاورلینڈ کی چیئرمین ہوں "
لیڈی ایشلے نے آگے بڑھ کر فرش پر گرا ہوا عمران کا ریوالور اٹھاتے ہوئے کہا ۔

اور عمران خاموش بت بنا کھڑا تھا ۔ اس کی زبان بھی حرکت کرنے سے معذور ہو چکی تھی ۔ البتہ صرف اس کی آنکھیں اور پلکیں حرکت کر رہی تھیں ۔ اس لحاظ سے وہ ایک زندہ بت تھا ۔

" میں پہلے تمہارے دوسرے ساتھیوں کا پتہ کر لوں ۔ اگر تم سیکشن فور سے نکل آئے ہو تو پھر لازماً وہ بھی کہیں نہ کہیں ضرور نمودار ہوئے ہوں گے " ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا ۔ اور مشین کی سائیڈ پر پڑے

ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھالیا اور دو تین نمبر پریس کئے۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔ مادام کے چہرے پر حیرت کے آثار بڑھتے جا رہے تھے۔

"یہ کیا ہوا — فرینکلن اٹنڈ کیوں نہیں کر رہا" — لیڈی ایشلے تیز لہجے میں بڑبڑائی۔ اور اس نے کریڈل دبا کر دوسرے نمبر پریس کئے۔ لیکن پھر بھی دوسری طرف پر خاموشی طاری رہی۔

"اوہ — یہ کیا ہو گیا" — لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران اسی طرح بت بنا خاموش اور بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

بلیک روم ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیواریں بہت مضبوط اور ٹھوس تھیں اور دیواروں کے ساتھ قدیم زمانے کے تشدد کے آلات لٹکے ہوئے تھے — کمرے کی ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی لیکن اونچی باکس نما مشین کھڑی تھی جس کے سامنے ایک لوہے کا بنچ پڑا ہوا تھا۔ اس مشین میں سے تاریں نکل کر اس بنچ کے نیچے غائب ہو رہی تھیں — کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ کمرے کے سپاٹ فرش پر عمران کے ساتھی لاشوں کی صورت میں ایک قطار میں پڑے ہوئے تھے۔ البتہ آڈر ان میں موجود نہ تھا وہ سیکشن فور کے ساتھ ہی ختم ہو چکا تھا۔

کمرے میں خاصی زیادہ ٹھنڈک تھی۔ خاص طور پر فرش تو بے حد ٹھنڈا تھا۔ اور شاید فرش کی اسی ٹھنڈک نے ہی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کو ختم کرنے میں حصہ لیا تھا۔ کیونکہ

بلیک زیرو کی آنکھیں خود بخود کھل گئی تھیں۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کا جسم یخ پانی کے کسی ٹب میں ڈوبا ہوا ہو۔ وہ چند لمحوں تک تو بے حس و حرکت پڑا رہا ــــ پھر اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ جسم واقعی بے حد سرد ہو رہا تھا۔ لیکن بہرحال وہ حرکت کر سکتا تھا۔ بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے ساتھیوں کو قطار کی صورت میں بے ہوش پڑے دیکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا ــــ اُسے سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ سب یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیونکہ عمران کے کہنے پر اس نے جب پنڈلی میں فٹ ٹرانسمٹ فیوز کو دبایا تو اس کے ذہن پر یک لخت تاریکی چھا گئی ــــ اور اُسے ہوش پہلی بار یہاں آیا تھا۔ اُسی لمحے صفدر اور تنویر کے جسموں میں بھی حرکت ہوئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ دونوں بھی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ ہم کہاں آ گئے ہیں" ــــ صفدر نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ نجانے وہ کہاں ہے" بلیک زیرو نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران کی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ واقعی عمران نہیں ہے" ــــ صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ٹائیگر اور کیپٹن شکیل دونوں کو ہوش میں لانا پڑے گا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ خطرہ قریب ہی ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران والا حربہ اس پر آزمانا شروع کر دیا تھا۔ ناک اور منہ بیک وقت بند کر دیئے ــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل کے جسم میں واقعی حرکت پیدا ہونے لگی تو وہ اُسے چھوڑ کر ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی تھوڑی دیر بعد ہوش میں آ گیا۔

صفدر اس دوران دروازے کی طرف بڑھا لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ اور فولاد کا بنا ہوا دروازہ بے حد مضبوط تھا اُسے توڑا بھی نہ جا سکتا تھا۔

"اب کیا کیا جائے۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہیئے" ــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن نکلیں کیسے۔ یہ دروازہ تو ٹوٹنے والا نہیں ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھہرو ــــ میں ایک تدبیر کرتا ہوں" ــــ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اور اس کے قریب جا کر اکڑوں بیٹھ گیا۔ اس کا سر اب دروازے کے نصف تک آ گیا تھا ــــ یہ وہی جگہ تھی جہاں باہر سے لاک نصب تھا۔ اور اس کے آثار اندر بھی نظر آ رہے تھے۔ لیکن اس جگہ پر ایک فولادی پلیٹ علیحدہ سے نصب تھی۔ کیپٹن شکیل چند لمحے اس پلیٹ اور اس کی سائیڈوں کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"یہ دروازہ بڑی آسانی سے کھولا جاسکتا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ——— اس کے پیچھے کھڑے ہوئے سارے ساتھیوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے اس مخصوص لاک کا سسٹم سمجھ لیا ہے۔ یہ اروناسسٹم کا لاک ہے۔ جس میں صرف ایک کمزوری ہوتی ہے۔ دیکھو یہ کیسے کھلتا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جس جگہ فولادی پلیٹ نصب تھی۔ اس کی مخالف سمت میں دروازے کے دوسرے حصے پر اس نے زور زور سے مکے برسانے شروع کر دیئے۔ باقی ساتھی حیرت سے اس کی یہ کارروائی دیکھ رہے تھے۔

"کیا تمہارے دماغ میں تو خلل نہیں آگیا شکیل صاحب۔ لاک کدھر ہے۔ اور تم کدھر مکے برسا رہے ہو" ——— تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

لیکن کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اپنا عمل جاری رکھا۔ وہ مسلسل دروازے پر مکے برسا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اچانک کھٹاک کی آواز ابھری اور کیپٹن شکیل نے مکے برسانے بند کر دیئے۔

"لیجئے تنویر صاحب۔ دروازہ کھل چکا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دباتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کمال ہے۔ یہ تو جادو ہے" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے

"جادو نہیں تنویر صاحب۔ تکنیک ہے۔ اروناسسٹم میں مین لیور ایک راڈ ہوتا ہے۔ جو دروازے کی دوسری سائیڈ پر ایک ہک نما آلے میں پھنسا ہوتا ہے۔ اگر راڈ اس ہک سے نکل آئے تو دروازہ کھل جاتا ہے ——— اس تکنیک کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح یہ تالا کسی بھی تار یا ماسٹر کی سے نہیں کھولا جاسکتا۔ سوائے اس تکنیک کے۔ اور تم نے دیکھا کہ اس کی اس کمزوری کا علم ہو تو دروازہ کتنی آسانی سے کھل جاتا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور سب مسکرا دیئے۔ کیپٹن شکیل نے اس دوران ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک راہداری سی تھی۔ وہ کمرے سے نکل کر راہداری میں آگئے۔ راہداری خالی تھی۔

"اب کدھر جانا ہے" ——— تنویر نے کہا۔

"چل پڑو کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے" ——— صفدر نے کہا۔ اور وہ سب سر ملاتے ہوئے ایک طرف کو چل پڑے۔ راہداری کا موڑ مڑتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا ——— اندر ایک بڑا ہال کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں۔ لیکن اندر کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ مشینیں بھی بند تھیں۔

"یہ تو مین کنٹرول روم لگتا ہے۔ لیکن یہاں نہ کوئی آدمی ہے اور نہ ہی کوئی مشین چل رہی ہے۔ یہ چکر کیا ہے" ——— صفدر نے کہا۔ اور پھر وہ ہال میں داخل ہو گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کے پیچھے بنے ہوئے کمرے میں

پہنچ گئے ۔ یہ کمرہ بھی خالی پڑا ہوا تھا ۔
" ارے یہ مشین گن ــــ یہ تو وہی ہے جو ہم سب کے ہاتھوں
میں تھی " ــــ اچانک میز پر پڑی ہوئی مشین گن پر نظریں پڑتے ہی
ٹائیگر بول پڑا ۔
" اوہ ــــ یہ تو عمران کی گن ہے ۔ اس کا دستہ گہرے نیلے
رنگ کا ہے ۔ ہمارے والی مشین گنوں کے دستے کا رنگ ہلکا نیلا
تھا " ــــ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا ۔ اور تنویر نے آگے بڑھ کر
مشین گن اٹھالی ۔
ابھی وہ کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ یک لخت میز پر پڑے
ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ اور وہ سب چونک پڑے ۔
" رسیور نہ اٹھانا ۔ شاید یہاں ہماری موجودگی چیک کی جا رہی
ہے " ــــ صفدر نے کہا ۔
اور بلیک زیرو کا رسیور کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ یک لخت رک
گیا ۔
ٹیلی فون کی گھنٹی کافی دیر تک بجتی رہی پھر خاموشی ہو گئی ۔
" دفتر کی پوزیشن بتا رہی ہے کہ یہاں لوگ کام کرتے رہے ہیں ۔
لیکن یہ سب آخر چلے کہاں گئے " ــــ کیپٹن شکیل نے ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔
" ہمیں مین کنٹرول روم میں چلنا چاہیئے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس کمرے
میں پھنس جائیں " ــــ صفدر نے کہا ۔
اور پھر وہ سب سر ہلاتے ہوئے واپس مین کنٹرول روم میں

پہنچ گئے ۔ وہاں پہنچتے ہی وہ سب مین کنٹرول روم کی بند مشینوں کا
جائزہ لینے لگے ۔ اور پھر ایک مشین کو غور سے دیکھتے ہی بلیک زیرو
چونک پڑا ۔ یہ ویژن مشین تھی ــــ ایسی ہی مشین دانش منزل میں
بھی نصب تھی ۔ اور بلیک زیرو اس مشین کو آسانی سے آپریٹ کر سکتا
تھا ۔
" دروازہ بند کر دو ۔ میں وژن مشین آپریٹ کرتا ہوں ۔ اس سے پورے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں علم ہو جائے گا " ــــ بلیک زیرو
نے اونچی آواز میں کہا اور ٹائیگر نے بھاگ کر دروازہ بند کر دیا ۔ اور خود
وہ اس کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا ۔ کیونکہ دروازے کو اندر سے لاک
کرنے کا سسٹم موجود نہ تھا ۔
" یہ تو کوئی پیچیدہ مشین ہے ۔ تم اسے آپریٹ کیسے کرو گے ۔ ایسا نہ
ہو الٹا ہی چکر چل پڑے " ــــ تنویر نے مشین کو دیکھتے ہوئے کہا ۔
" میرا خیال ہے یہی سوچ کر ایکسٹو نے مجھے اسی مہم پر بھیجا ہو گا ۔
میں مشینری کو آسانی سے آپریٹ کرنا جانتا ہوں " ــــ بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اور ساتھ ہی اس نے بڑے اطمینان
بھرے اور ماہرانہ انداز میں مشین کو آن کر کے آپریٹ کرنا شروع کر
دیا ــــ اور اسے اس طرح بظاہر انتہائی پیچیدہ مشین کو آپریٹ
کرتے دیکھ کر سب نے ہی سر ہلا دیا ۔ اب انہیں بھی یقین ہو گیا تھا
کہ مشینری کو آپریٹ کرنے کے لحاظ سے عامر واقعی ان سے زیادہ
معلومات کا حامل ہے ۔
مشین کے درمیان میں موجود چھوٹی سی سکرین پر مختلف مناظر ابھر

رہے تھے ۔ یہ مختلف چھوٹے بڑے کمروں کے مناظر تھے ۔ لیکن یہ سب کمرے انسانوں سے خالی تھے ۔

" کمال ہے ۔۔۔ یہاں تو ایک بھی آدمی نظر نہیں آ رہا "
بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں کہا ۔

سوائے ٹائیگر کے باقی ساتھی بھی اب اس مشین کے گرد جمع ہو گئے تھے ۔ وہ بھی یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے ۔

مختلف مناظر بدلتے رہے ۔ بلیک زیرو مسلسل مختلف بٹن پریس کر رہا تھا ۔ اور ایڈجسٹنگ ناب کو آہستگی سے گھما رہا تھا کہ اچانک ایک منظر سکرین پر ابھرا ۔ اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے ۔

" ارے اس میں ایک آدمی موجود ہے " ۔۔۔ ان سب نے کہا ۔
اور بلیک زیرو نے بھی ناب سے بے اختیار ہاتھ اٹھا لیا تھا ۔ اور سکرین پر منظر ٹھہر گیا تھا ۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی اکلوتی مشین موجود تھی ۔۔۔ جس پر مختلف خانے بنے ہوئے تھے ۔ اور ہر خانے پر نمبر درج تھے ۔ اور ہر خانے میں مختلف رنگوں کے بلب تھے مشینری تو انہیں اب تک بہت سے کمروں میں نظر آئی تھی اس لئے وہ سب اس مشین کو دیکھ کر نہ اچھلے تھے ۔۔۔ بلکہ اس مشین کے ساتھ اور گیٹ کے قریب ایک آدمی کھڑا تھا ۔ اور چونکہ انسانی شکل انہیں پہلی بار نظر آئی تھی اس لئے وہ سب اسے دیکھ کر چیخ پڑے تھے ۔

" یہ تو کوئی بت ہے ۔ حرکت ہی نہیں کر رہا " ۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

" نہیں ۔۔۔ پلکیں جھپکا رہا ہے ۔ اور سانس بھی لے رہا ہے لیکن

بے حس و حرکت ہے " ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

" ارے ارے ۔۔۔ ٹھہرو ٹھہرو ۔ یہ تو آئی کوڈ ہے ۔ میں نے واضح طور پر محسوس کیا ہے " ۔۔۔ صفدر نے اچانک چیختے ہوئے کہا ۔ اور وہ سب حیرت سے سکرین کو دیکھنے لگے ۔ ان سب کی نظریں اب سکرین پر نظر آنے والے نوجوان کی آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں جو خاموش کھڑا صرف پلکیں جھپکا رہا تھا ۔۔۔ گو پلکیں جھپکنے کی رفتار معمول سے بھی سست تھی ۔ لیکن اس کے باوجود پلکیں مسلسل جھپک رہی تھیں ۔

" عمران ۔۔۔ یہ عمران ہے ۔ اس نے آئی کوڈ میں بتایا ہے کہ وہ عمران ہے میک اپ میں " ۔۔۔ صفدر نے یک لخت چیختے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔۔۔ یہ عمران ہے ۔ تم نے صحیح سمجھا ہے " ۔۔۔ اچانک ہال کے کونے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور وہ سب بری طرح اچھل کر اس کونے کی طرف مڑے ۔ لیکن کونہ خالی تھا ۔

" میں لیڈی ایشلے بول رہی ہوں پاور لینڈ کی چیئرمین ۔ تم نے اپنے لیڈر عمران کی حالت دیکھ لی ہے ۔ وہ میرے لئے اب راکھ کا ڈھیر بن چکا ہے ۔۔۔ میں جس وقت چاہوں ایک لمحے میں اس کے جسم کو ریزے ریزے کر سکتی ہوں ۔ اور اب رہ گئے تم ۔ تو تم اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ " ۔۔۔ لیڈی ایشلے کی کرخت اور گونجتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

ٹائیگر نے جلدی سے بند دروازے کو کھولنا چاہا لیکن دروازہ اب جام ہو چکا تھا ۔

"وہ ہمارا لیڈر نہیں ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"
اچانک بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔
"مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ میں سب سمجھتی ہوں۔ شروع
سے لے کر آخر تک تم اس کے ساتھ رہے ہو۔ اور اب کہہ رہے
ہو کہ وہ تمہارا لیڈر نہیں ہے۔۔۔ اور اگر لیڈر نہیں ہے تب بھی
تم مجرم ہو۔ اور سزائے موت تمہارا مقدر ہے"۔۔۔ لیڈی ایشلے
کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"سنو لیڈی ایشلے۔۔۔ جذبات میں آکر کوئی قدم نہ اٹھانا ورنہ
ہو سکتا ہے کہ تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے۔ تم کیا سمجھ رہی ہو۔
کہ ہم ریت کی بوریاں ہیں جن پر تم آسانی سے نشانہ بازی کر سکتی ہو۔ یہ
تمہارا مین کنٹرول روم ہے۔۔۔ جہاں اس وقت ہم موجود ہیں۔ اور
جیسے ہی تم نے ہم پر حملہ کیا۔ میں ایک لمحے میں پورا کنٹرول روم اڑا
دوں گا اور اس کے بعد تم جانتی ہو کہ تمہارے اس سنٹر کا کیا حشر ہو
گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔
"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو مجھے۔ لیڈی ایشلے کو۔ پاورلینڈ
کی چیئرمین کو۔ تمہاری یہ جرأت۔۔۔ تو پھر دیکھو پہلے اپنے لیڈر عمران
کا حشر دیکھو۔ دیکھو وہ کس طرح اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ تاکہ تمہیں
میری طاقت کا اندازہ ہو سکے"۔۔۔ لیڈی ایشلے کی بری طرح چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔ اور اس کے
ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی مائیک آن کیا جاتا ہے۔
یہ آواز سنتے ہی بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے ایک اور مشین

ن دوڑا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کے قریب پہنچ کر
ے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ یہ مشین لیڈی ایشلے
سنائی دیتے ہی اپنے آپ کام کرنے لگ گئی تھی۔۔۔ اور
م کرتے دیکھ کر بلیک زیرو اس کی ساخت اور کارکردگی کو
ی تھا۔ یہ مشین اوور ہیڈ کنٹرولنگ مشین تھی۔ یہ مختلف سسٹم
ول کرنے والی مشین تھی۔۔۔ اور بلیک زیرو نے تیزی سے
ے مختلف بٹن دبائے۔ تو مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی
ا اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ
ن کنٹرول روم کا بند دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔
سب لوگ اس دروازے کے ساتھ اسے پریس کر کے کھڑے
ں تاکہ پھر یہ بند نہ ہو جائے۔ میں لیڈی ایشلے کو ٹریس کر
۔۔۔ بلیک زیرو نے واپس ویژن مشین کی طرف دوڑتے
ے کہا۔
اور باقی سب ساتھی دوڑ کر کھلے دروازے کے سامنے قطار
اس کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔
بلیک زیرو نے جلدی جلدی مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔
ژن مشین کی سکرین پر ایک بار پھر منظر بدلنے لگ گئے۔ بلیک زیرو
ریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ اور پھر ایک جھماکے سے جیسے ہی
منظر ابھرا بلیک زیرو نے بے اختیار ناب کو گھمانے والا اپنا
ے کھینچ لیا۔ کیونکہ سکرین پر اب جو منظر ابھرا تھا اس میں ایک
ن موجود تھی جو ابھی اس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اور تیزی

سے ایک کونے میں موجود بڑی سی مشین کی طرف بڑھ رہی تھی
کے اوپر سیاہ رنگ کا غلاف چڑھا ہوا تھا ۔ اس عورت نے
جھٹکے سے غلاف اس مشین سے اتار کر ایک طرف پھینکا
پھر وہ مشین کے نیچے سے ایک سٹول کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی ۔ سٹ
مشین کے ساتھ ہی لنک تھا ۔ اس سٹول کی ساخت ایسی تھی جیسے
تختہ ہو ۔۔۔ جس کا پہلا حصہ سٹول بنا ہو ۔ بلیک زیرو اس سٹول
دیکھتے ہی چونکا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ اسی کنٹرولنگ مش
کی طرف دوڑ پڑا ۔

" صفدر ۔۔۔ سکرین پر دیکھو جب سٹول پر بیٹھی ہوئی عورت
کمرے مجھے بتانا ۔ میں ایک کوشش کر رہا ہوں دعا کرو کامیا
ہوجائے " ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔ اور اس نے انتہائی تیز
سے اوور ہیڈ کنٹرولنگ مشین کے نچلے حصے میں ایک سرخ
کا ہینڈل باہر کو کھینچا اور اس کے ساتھ اس کی سائیڈ میں لگ
ایک بٹن دبا دیا ۔۔۔ مشین میں گونج سی پیدا ہوئی اور اس
ساتھ ہی ایک زوردار دھماکے سے مین کنٹرول روم کا کھلا دروا
یک لخت بند ہو گیا ۔ اس دروازے کے اس طرح بند ہو جا
سے اس کے سامنے کھڑے ہوئے ساتھی بھی گیند دل کی
اچھل کر کمرے سے باہر جا گرے ۔۔۔ اب وہاں صرف صف
اور بلیک زیرو رہ گئے تھے ۔

" وہ گر گئی ہے ۔۔۔ اچانک مشین کے ساتھ ٹکرا کر گر گئی
وہ سٹول مشین کے اندر گھس گیا ہے ۔ وہ فرش پر پڑی ا

شش کر رہی ہے " ۔۔۔ صفدر نے اسی لمحے چیختے ہوئے

کوشش یہ کچھ دیر کے لئے بے ہوش ہو جائے " ۔
زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔
نہیں ۔۔۔ وہ بے ہوش نہیں ہوئی ۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی ہے ۔
یہ اس سٹول کو کھینچنے کی کوشش کر رہی ہے " ۔۔۔ صفدر
یخ کر کہا ۔
ور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دوبارہ وہی
ریس کیا اور ساتھ ہی ہینڈل کو واپس اپنی جگہ فٹ کر دیا ۔ دوسرے
شین میں پہلے جیسی گونج پیدا ہوئی ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی
زوردار دھماکے سے مین کنٹرول روم کا بند ہونے والا دروازہ
ہ کھل گیا ۔

ارے ارے ۔۔۔ وہ پھر گر گئی ہے ۔ مشین میں سے وہ سٹول
لخت باہر نکل کر اس سے ٹکرایا ہے وہ اس بار حرکت نہیں کر رہی
بے ہوش ہو گئی ہے " ۔۔۔ صفدر نے چیختے ہوئے کہا ۔
آؤ جلدی آؤ ۔۔۔ اب اسے ڈھونڈھنا ہو گا ۔ جلدی آؤ "
ب زیرو نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور اچھل کر کھلے دروازے سے
کل آیا ۔ صفدر بھی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے باہر آ گیا ۔
ان کے ساتھی باہر راہداری میں موجود تھے ۔ وہ پہلے ہی دروازہ
ے بند ہو جانے کی وجہ سے باہر آ چکے تھے ۔
آؤ میرے ساتھ ۔۔۔ میرا خیال ہے میں نے اس کمرے کی

ساخت کو پہچان لیا ہے۔ یہ اس عمارت کے کونے والا کمرہ ہے
بلیک زیرو نے باہر نکلتے ہی کہا اور پھر وہ دائیں طرف بھاگ کھڑا
باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔ راہداری کے اختتام
پر ایک پتلا سا دروازہ موجود تھا ۔۔۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔
وہاں پہنچتے ہی بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ
یہ وہی کمرہ تھا جس میں وہ مشین اور اس کے سامنے فرش
پڑی ہوئی لیڈی ایشلے موجود تھی۔

"کمال ہے مسٹر عامر ۔۔۔ آپ نے تو واقعی حیرت انگیز صلا
کا مظاہرہ کیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے مڑ کر بلیک زیرو کی طر
دیکھتے ہوئے کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی مسٹر صفدر ۔۔۔ پہلے ہمیں عمران کو
کیفیت سے نکالنا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے
کہا۔ ویسے اندرونی طور پر اس کے دل میں لڈو پھوٹ رہے
کہ اس نے سیکرٹ سروس کے ممبران پر اپنا تاثر ڈال دیا
ورنہ اس سے پہلے وہ یہاں آکر سخت بوریت محسوس کر رہا
سوائے عمران کے ساتھ لٹکے رہنے کے اور کوئی کام ہی نہ
اور بلیک زیرو چونکہ بحیثیت ایکسٹو سب پر حکم چلانے اور
رہنے کا عادی ہو چکا تھا ۔۔۔ اس لئے وہ عام ممبر کے طور پر
بھی ایک اجنبی کے نیچے اپنے آپ کو کچھ زیادہ ہی انڈر اسٹیمیٹ کر
لیکن اسی تھوڑے سے وقفے میں اس کا سارا موڈ ہی بدل گیا
قسمت کی بات تھی کہ اس کا داؤ چل گیا تھا ۔۔۔ ویٹرن مشین

سے دانش منزل میں موجود تھی۔ اس لئے اُسے آپریٹ کرنا تو اس
کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ لیکن اوورہیڈ کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ
کرنا ہی اس کے خیال کے مطابق اصل کام تھا ۔۔۔ اور یہ وہ اس
لئے کر گزرا تھا کہ عمران نے ایک بار ایک بین الاقوامی سائنسی نمائش
کے متعلق شائع شدہ کتابچے میں اس مشین کی کارکردگی پر اُسے
تفصیلی لیکچر دیا تھا ۔۔۔ کیونکہ عمران کا خیال تھا کہ دانش منزل میں
اس مشین کو نصب کیا جائے۔ لیکن پھر بعد میں اس نے اس کا خیال
ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ اس مشین کی کارکردگی میں ایک اہم نقص یہ تھا
کہ اس میں نصب کمپیوٹر ایک عام کمپیوٹر پر مخصوص کوڈ پنچ کرنے
سے بھی خود بخود چل پڑتا تھا ۔۔۔ اور اس مشین کی ساخت اور اس
کے اس طرح خود چل پڑنے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی مشین ہے۔
چنانچہ اس نے نہ صرف اسے آپریٹ کر لیا بلکہ اسے اپنے کنٹرول
میں کر کے اس سے فائدہ بھی اٹھا لیا ۔۔۔ باقی رہی کمرے کی تلاش
کی بات تو یہ بڑی معمولی سی بات تھی۔ کیونکہ اُسے اس مشین کی ساخت
کے متعلق اتنا علم تھا کہ اس کی بیرونی آپریٹنگ رینج سو گز سے زیادہ
نہیں ہے ۔۔۔ اس لئے ظاہر ہے لیڈی ایشلے جس کمرے میں تھی
وہ اس کی رینج میں تھا۔ اس لئے مشین نے اس سٹول کو آپریٹ کر
لیا۔ کیونکہ اس مشین میں خاصیت تھی کہ یہ متحرک فولادی چیزوں کو
خود حرکت دیتی تھی ۔۔۔ اور سٹول فولادی ہونے کے ساتھ ساتھ اس
مشین کے ساتھ لنک تھا اس لئے اس کی رینج میں آ گیا۔ اور پھر
کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ کسی بلڈنگ کے کونے کا کمرہ ہے۔

اس لئے ضرورت سے زیادہ ہی مستطیل تھا۔ ایسے کمرے بڑی بلڈنگوں کے انتہائی کونے میں ہی ہو سکتے ہیں۔ اور مین کنٹرول روم سے باہر نکلتے ہی بلیک زیرو نے دیکھ لیا تھا کہ دائیں طرف راہداری کا اختتام تھا ——— جب کہ بائیں طرف راہداری حد نظر تک چلی گئی تھی۔ اس لئے وہ دائیں طرف دوڑتا ہوا اس کمرے تک پہنچ گیا تھا۔

لیڈی اینٹلے مشین کے سامنے بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ سٹول کی اچانک ضرب اس کے پیٹ کے نچلے حصے پر اس قدر شدید پڑی تھی کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہونے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آیا جائے۔ اب یہ عمران کے پاس ہمیں خود لے چلے گی" ——— صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے یک لخت آگے بڑھ کر لیڈی اینٹلے کو گردن سے پکڑ کر اونچا کیا۔ اور پھر ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا۔ دوسرے لمحے لیڈی اینٹلے کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔

"سنو لیڈی اینٹلے ——— میں عورتوں پر رحم کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اس لئے ہمیں اس کمرے میں لے چلو جہاں عمران موجود ہے" تنویر نے لیڈی اینٹلے کے ہوش میں آتے ہی غرا کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا بھیانک تھا۔

"اوہ ——— تو تم یہاں پہنچ گئے" ——— لیڈی اینٹلے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر ایک بار پھر پشت کے بل فرش پر گری۔ تنویر نے ایک اور زوردار تھپڑ

اسے جڑ دیا تھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ——— تنویر نے ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بری طرح چیختا ہوا پیچھے کھڑے ساتھیوں پر جا گرا۔ لیڈی اینٹلے نے یک لخت پوری قوت سے اس کے پیٹ میں گھٹنا مار دیا تھا۔ اور پھر تنویر کے نیچے گرتے ہی لیڈی اینٹلے یک لخت کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی دروازے سے باہر جا گری ——— مشین گن چونکہ تنویر کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اس لئے اس پر مشین گن کا فائر بھی نہ کیا جا سکا۔ البتہ بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں جو تنویر سے ٹکرا کر گرنے سے بچ گئے تھے دروازے کی طرف دوڑے لیکن لیڈی اینٹلے باہر گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلی ——— اور پھر انتہائی تیزی سے دوڑتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی۔

"رک جاؤ ——— ورنہ" ——— یک لخت بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن لیڈی اینٹلے رکنے کی بجائے یک لخت تیزی سے مڑی اور مین کنٹرول روم کے کھلے دروازے میں داخل ہو گئی۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں بھی اس کے پیچھے بے تحاشا دوڑتے ہوئے کنٹرول روم میں پہنچے۔ باقی ساتھی بھی اب باہر نکل کر ان کے پیچھے ہے تھے۔ لیکن مین کنٹرول روم خالی پڑا ہوا تھا۔ لیڈی اینٹلے وہاں موجود نہ تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے ملحقہ کمرے کی طرف دوڑا۔ لیکن یہ کمرہ بھی خالی پڑا ہوا تھا ——— اس نے باتھ روم بھی چیک کر لیا لیکن

لیڈی ایشلے غائب ہو چکی تھی۔

صفدر اور باقی ساتھی اُسے الماریوں کے پیچھے تلاش کر رہے تھے کہ یک لخت مین کنٹرول روم کا دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا ــــ اور وہ سب یہ دھماکہ سنتے ہی تیزی سے پلٹے ہی تھے کہ اوور ہیڈ کنٹرول مشین ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ گئی۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ سب بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گر گئے ــــ مشین کے پرزے پورے کنٹرول روم میں پھیل گئے۔ وہ سب چونکہ دروازے سے کافی فاصلے پر تھے اس لئے مشین کے پھٹنے کے بعد اس کے پرزوں کی بارش کی زد میں آنے سے بچ گئے ورنہ اس مشین کے چھوٹے چھوٹے پرزے گولیوں سے کم ثابت نہ ہوتے۔

"تم شیطان صفت لوگ ہو۔ اب تم اس کنٹرول روم سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اب میں تم سب کو تڑپا تڑپا کر ماروں گی"

اچانک لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کر ویژن مشین کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ویژن مشین میں سے دھواں سا نکلنے لگا اور صفدر نے جو بلیک زیرو کے قریب تھا اُسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچ لیا ــــ اور دوسرے لمحے ویژن مشین بھی ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ گئی۔ اگر صفدر دھواں نکلتے دیکھ کر بلیک زیرو کو بروقت نہ پکڑ لیتا تو اس بار بلیک زیرو کی موت یقینی تھی ــــ وہ یقیناً مشین پھٹنے کے وقت اس کے قریب پہنچ

اور نتیجہ صاف ظاہر تھا۔ اور پھر تو جیسے ہال میں موجود ہر مشین میں سے دھواں نکلنے لگا۔

"کمرے میں دوڑو ــــ کمرے میں سب مشینیں پھٹنے والی ہیں"

صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے ملحقہ کمرے کی طرف دوڑے۔ اُسی لمحے مین کنٹرول ہال میں جیسے قیامت برپا ہو گئی ــــ خوف ناک دھماکوں سے باری باری تمام مشینیں پھٹنے لگیں۔ لیکن وہ چونکہ ملحقہ کمرے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس لئے فضا میں مشین گن کی گولیوں کی طرح اڑتے ہوئے پرزوں کی زد سے بچے ہوئے تھے۔

"یہ لیڈی ایشلے یقیناً پاگل ہو گئی ہے۔ جو اس قدر قیمتی مشینری کو خود تباہ کر رہی ہے" ــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاگل ہو یا نہ ہو۔ البتہ اگر ہم یہاں زیادہ دیر رہے تو ضرور پاگل ہو جائیں گے۔ لیڈی ایشلے اسی کنٹرول روم سے کہیں گئی ہے۔ اس لئے کوئی نہ کوئی راستہ باہر نکلنے کا یہاں ضرور ہو گا" ــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ میں نے راستہ تلاش کر لیا ہے" ــــ اچانک ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے دروازے کے قریب موجود الماری کی طرف دوڑا۔

"یہ الماری سیدھی نہیں ہے۔ اس کا دروازے والا حصہ آگے کو ہے۔ یقیناً اس کے پیچھے وہ راستہ ہو گا" ــــ ٹائیگر نے الماری

کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔
اور واقعی یہ خاصی واضح سی بات تھی جس پر اب تک کسی نے غور نہیں کیا تھا۔ اس لئے سب بے اختیار ٹائیگر کے پیچھے الماری کی طرف دوڑ پڑے ـــ ٹائیگر نے الماری کے دروازے والے حصے کو پکڑ کر جھٹکے سے دائیں بائیں گھمانا چاہا۔ اور دوسرے لمحے وہ سب بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ الماری کا وہ حصہ تیزی سے بائیں طرف کو گھوما ـــ اور اس کے ساتھ اس کی پچھلی دیوار کا ایک حصہ ایک طرف کو سمٹ گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں اترتی صاف دکھائی دے رہی تھیں وہ سب تیزی سے اس خلا کو کراس کرتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے ـــ الماری بائیں طرف گھوم کر تیزی سے واپس اپنی جگہ آنے لگی تھی۔ لیکن ٹائیگر نے زور لگا کر اُسے واپس آنے سے روک دیا۔ اور جب اس کے سب ساتھی خلا کراس کر گئے تو آخر میں اس نے بھی چھلانگ لگائی اور خلا کراس کر کے سیڑھیاں اترتا گیا۔ الماری اس کے پیچھے خود بخود واپس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوا۔
" اوہ ـــ یہ لفٹ ہے " ـــ صفدر نے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر موجود اکلوتے بٹن کو دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی سیڑھیوں کی طرف سے آنے والے دروازے پر فولادی چادر آ گری ـــ اور اس کے ساتھ ہی کمرہ واقعی کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد

ہی اس کی حرکت رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور وہ تیزی سے اسے کراس کر کے دوسری طرف آ گئے۔
یہ ایک راہداری سی تھی۔
" ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ اب تم لوگ تڑپ تڑپ کر مرو گے انتہائی عذاب ناک موت ـــ ہا ـــ ہا ـــ ہا " ـــ اچانک راہداری کے آخری سرے پر ایک کمرے میں سے لیڈی ایشلے کی قہقہے لگاتی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
اور صفدر نے ہاتھ اٹھا کر سب کو محتاط رہنے کا اشارہ کیا۔
تنویر نے دانتوں میں ہونٹ دباتے ہوئے کاندھے سے مشین گن اتار لی ـــ لیڈی ایشلے کی آواز سنتے ہی اس کی آنکھوں میں سرخی سی چھا گئی۔ لیکن صفدر نے یکلخت ہاتھ بڑھا کر اس کی مشین گن کی نال کو نیچے کی طرف جھکا کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اب وہ سب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے ـــ لیڈی ایشلے کی آواز اب سنائی نہ دے رہی تھی۔ اور نہ ہی وہ راہداری میں نمودار ہوئی تھی۔ وہ سب بلی کی طرح محتاط انداز میں چلتے ہوئے اس کمرے کے دروازے تک پہنچے جس میں سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی تھی ـــ صفدر نے ذرا سا سر آگے بڑھا کر اندر جھانکا۔ اور پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑی سی میز کے اوپر ایک مستطیل طرز کی کافی بڑی مشین موجود تھی ـــ لیکن کمرہ خالی تھا۔ صفدر اچھل کر کمرے میں داخل ہوا۔ اور اُسے اس طرح اندر جاتے دیکھ کر اس کے

باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ صفدر نے تیزی سے کمرے کو ہر طرف سے چیک کیا۔ لیکن کمرہ بالکل خالی تھا۔ لیڈی ایشلے ایک بار پھر غائب ہو چکی تھی ۔۔۔ مستطیل مشین پر موجود بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے وہ باقاعدہ کام کر رہی تھی۔

" اوہ ۔۔۔ یہ پھر غائب ہو گئی " ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" تم اس مشین کو دیکھو عامر۔ یہ کیا چیز ہے " ۔۔۔ صفدر نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور بلیک زیرو اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ وہ غور سے مشین کو دیکھ رہا تھا لیکن مشین اس کی سمجھ سے باہر تھی ۔۔۔ یہ کوئی نئی قسم کی مشین تھی۔ اور پھر بلیک زیرو کی نظریں اس مشین کے نچلے حصے میں لکھے ہوئے الفاظ پر پڑیں اور وہ چونک پڑا۔

" یہ تو ڈسٹرکشن مشین ہے۔ تباہ کرنے والی۔ اوہ۔ لیڈی ایشلے نے اس مشین کے ذریعے کنٹرول روم کی مشینری کو تباہ کیا ہے "

بلیک زیرو نے کہا۔ اور پھر وہ اور زیادہ آگے کو جھک گیا۔ مشین چونکہ بالکل نئی تھی۔ اس لئے اس پر موجود اشاراتی الفاظ باقاعدہ موجود تھے۔ اور تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد بلیک زیرو اسے کسی حد تک سمجھ گیا تھا۔

" مسٹر صفدر ۔۔۔ یہ واقعی ڈسٹرکشن مشین ہے۔ اٹیمک کنٹرول سے چلنے والی۔ اس سنٹر کی تمام مشینری اسی سے لنک ہے۔ اور اس کے ذریعے جس مشین کو چاہو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ دیکھو۔ یہ مین کنٹرول روم کا سیکشن ہے۔ اور یہ دوسرے بے شمار سیکشن ہیں۔

" یہ سائیڈ پر بلب کیسے جل بجھ رہے ہیں " ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ اور بلیک زیرو اس پر جھک گیا۔

" اوہ ۔۔۔ یہ ہلیم گیس فائر ہے۔ اوہ۔ لیڈی ایشلے نے مین کنٹرول روم میں ہلیم گیس فائر کیا ہے۔ اسی لئے وہ عذاب ناک موت کا ذکر کر رہی تھی " ۔۔۔ بلیک زیرو نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہلیم گیس کیا ہوتی ہے " ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

" اس گیس کے شکار کی ہڈیاں نرم ہو کر مڑتی تڑتی رہتی ہیں۔ اور یہ عمل کئی گھنٹوں تک جاری رہتا ہے۔ اس طرح جسم کی ایک ایک ہڈی آہستہ آہستہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے ۔۔۔ اور انسانی گوشت کا ایک لوتھڑہ سا بن جاتا ہے۔ واقعی ایک عبرت ناک اور خوف ناک موت ہوتی ہے۔ اگر ہم بر وقت وہاں سے نکل آنے میں کامیاب نہ ہو جاتے تو اس وقت ہمارا یہی حشر ہو رہا ہوتا " ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور سارے ممبرز کے جسموں میں سردی کی تیز لہریں دوڑنے لگیں۔ وہ واقعی اس خوف ناک موت سے بال بال بچے تھے۔

" اب یہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنے کا کیا فائدہ۔ ہمیں لیڈی ایشلے کو تلاش کرنا چاہیئے۔ مین کنٹرول روم کی طرح یہاں بھی کوئی اور راستہ ہو گا " ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن وہ کھلے دروازے کی بجائے اس راستے سے کیوں گئی ہے " ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

" کھلے دروازے والا راستہ سوائے مین کنٹرول روم کے اور کہیں نہ جا سکتا ہو گا۔ پھر وہ ادھر کیوں آتی۔ مجھے یقین ہے وہ ہماری

طرف سے مطمئن ہونے کے بعد اب عمران کی طرف گئی ہوگی“ صفدر نے کہا۔

” راستہ اس مشین کے ذریعے ہی کھلتا ہوگا“ ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

اور اسی لمحے بلیک زیرو نے ایک بٹن دبا دیا۔ کیونکہ اس بٹن کے اوپر ایسا لفظ لکھا ہوا تھا جس کا مطلب باہر جانے کا راستہ تھا ——— بٹن پریس ہوتے ہی واقعی پچھلی دیوار میں ایک خلا پیدا ہو گیا۔

دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ اور وہ سب تیزی سے اس راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ راہداری میں آگے بڑھتے رہے۔ لیکن لیڈی ایشلے یا عمران کہیں نظر نہ آ رہا تھا ——— راہداریاں مڑ مڑ کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ کہیں نیچے اتر جاتیں اور کہیں اوپر چڑھ جاتیں۔ عجیب بھول بھلیاں طرز کی عمارت تھی۔ لیکن اس عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا ——— انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی وہ کسی بھوتوں کے مسکن میں آ گئے ہوں۔

” میرے خیال میں اس طرح بھٹکنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں کوئی لائحہ عمل سوچنا چاہیئے“ ——— اچانک بلیک زیرو نے کہا۔

” ایک لائحہ عمل ہے۔ کسی کمرے سے باہر کھڑے ہو کر اس کے اندر مشین گن سے فائرنگ شروع کر دو۔ مجھے یقین ہے سائنسی طور پر سیٹ نظام لیڈی ایشلے کو اس کی اطلاع ضرور کر دے گا“ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

” نہیں ——— اس طرح تو وہ نہ صرف چونک پڑے گی بلکہ ہو سکتا ہے ہم بے خبری میں واقعی اس بار مارے جائیں کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا“ ——— کیپٹن شکیل نے صفدر کی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا۔

” پھر اور تو کوئی صورت نہیں۔ سوائے اس کے چلتے رہو اور تلاش کرتے رہو۔ کہیں نہ کہیں تو وہ مل ہی جائے گی“ ——— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن ابھی صفدر کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ اچانک انہیں قریب ہی ایک کمرے کے اندر سے فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے ——— کمرہ خالی پڑا ہوا تھا البتہ اس کے اندر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر آہستہ سے رسیور اٹھا لیا۔

” ہیلو ہیلو ——— فریکلین کالنگ مادام“ ——— رسیور اٹھاتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

” یس ——— مادام اٹنڈنگ یو“ ——— صفدر ابھی بولنے یا نہ بولنے کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔ اور صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسے ذرا بھی توقع نہ تھی کہ لیڈی ایشلے نے بھی رسیور اٹھایا ہوا ہوگا۔

” مادام ——— میں آپ کے حکم کے مطابق سب افراد سمیت لاڈیم سنٹر پہنچ گیا ہوں۔ اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں“ ——— فریکلین کی آواز سنائی دی۔

” اوہ ——— تو تم لاڈیم سنٹر پہنچ گئے ہو۔ لیکن کیوں۔ میں نے تو

تمہیں ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا" ـــــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مادام۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ نمودار ہونے والوں نے سنٹر میں میگا بم رکھ دیا ہے۔ اور یہ بم دس یا دس سے زیادہ افراد اکٹھے ہونے کی صورت میں پھٹ جاتا اور سنٹر اور زیرو پوائنٹ تباہ ہو جاتا" ـــ فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ احمق ـــ نانسن ـــ بلڈی فول۔ ایسا کوئی بم آج تک ایجاد نہیں ہوا جو انسانی سانسوں سے پھٹ پڑے۔ تمہارے اس طرح فرار ہو جانے کی وجہ سے مجھے مین کنٹرول روم کی قیمتی مشینری تباہ کرنی پڑی ہے ـــ تم سب ابھی وہیں رکو میں باس ہنری سے بات کر کے تمہارے خلاف باقاعدہ فرد جرم عائد کروں گی اور اس کے بعد اس بات کا فیصلہ ہو گا کہ تمہیں معاف کیا جائے یا سزا دی جائے" لیڈی ایشلے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مادام۔ میں تو آپ کے حکم پر مادام......"
فرینکلن نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ـــ لاڈیم سنٹر کے انچارج کو فون پر بلاؤ جلدی"
لیڈی ایشلے نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــ فرینکلن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک نئی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس مادام ـــ میں ڈی گال انچارج لاڈیم سنٹر بول رہا ہوں"

بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سنو ڈی گال ـــ میں بحیثیت چیئرمین پاور لینڈ تمہیں حکم دے رہی ہوں کہ فرینکلن اور اس کے سب ساتھیوں کو حراست میں رکھو ان کا فیصلہ سپریم کونسل کرے گی۔ میں جلد ہی لاڈیم سنٹر آؤں گی اس کے بعد ان کا فیصلہ ہو گا" ـــ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام ـــ حکم کی تعمیل ہو گی" ـــ ڈی گال نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی صفدر بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ رسیور رکھنے کی آواز اس قدر واضح تھی کہ اس سے صفدر سمجھ گیا کہ مادام کہیں قریب ہی موجود ہے اس نے آہستہ سے رسیور رکھا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــ مادام یہیں قریب ہی موجود ہے۔ ہمیں اسے تلاش کرنا ہے فوراً" ـــ صفدر نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ راہداری آگے جا کر مڑی۔ اور وہ سب اس موڑ کو کاٹ کر دبے قدموں آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک صفدر ٹھٹھک کر رک گیا ـــ ایک کمرے کے دروازے پر فائر روم کے الفاظ لکھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کے درمیان ایک چھوٹے سے چوکھٹے میں شیشہ لگا ہوا تھا اور اس شیشے میں سے اسے اس مشین کا اوپر کا سرا نظر آ گیا۔ جو انہوں نے ویژن مشین پر دیکھی تھی اور جس کے قریب عمران بے حس و حرکت کھڑا نظر آ رہا تھا ـــ صفدر نے آگے بڑھ کر ذرا سا اونچا ہو کر شیشے میں دیکھا تو دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور

اس نے سب کو مخصوص اشارہ کیا کہ لیڈی ایشلے اندر موجود ہے۔ وہ سب الرٹ ہو گئے۔ صفدر نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تنویر سے مشین گن لے لی ـــــ کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ اس نے سب ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ لگ جانے کا اشارہ کیا۔ اور خود اس نے ایک سائیڈ پر مشین گن کا رخ کر کے ٹریگر دبا دیا ـــــ تڑتڑاہٹ کی زوردار آواز راہداری میں گونجنے لگی۔ صفدر تیزی سے چند قدم پیچھے ہٹتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹریگر مسلسل دبائے چلا گیا۔ اور پھر اس نے یک لخت انگلی ٹریگر سے ہٹا دی ـــــ اب اس کی نظریں اس دروازے پر جمی ہوئی تھیں اُسے یقین تھا کہ اتنی زوردار آوازیں لازماً لیڈی ایشلے کے کانوں میں پہنچ جائیں گی اور وہ انہیں چیک کرنے کے لئے لازماً دروازہ کھولے گی ـــــ لیکن دروازہ تو بدستور بند رہا۔ البتہ یک لخت راہداری کی چھت پر سے نیلے رنگ کی روشنی کا انتہائی تیز جھماکا ہوا۔ اور پوری راہداری نیلے رنگ کی روشنی سے ایک لمحے میں چمک اٹھی ـــــ اور اس روشنی کے چمکتے ہی وہ سب یک لخت گھومتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ ان کے چہروں پر شدید ترین تکلیف کے آثار ابھر آئے جیسے ان پر صد ہا ٹن کا وزن آ پڑا ہو۔ اور چند لمحوں تک ان کے جسم بُری طرح مڑتے تڑتے رہے اور پھر وہ ساکت ہو گئے۔ اور اُسی لمحے فائر روم کا دروازہ آہستہ آہستہ کھلنا شروع ہو گیا۔

عمران کا جسم بالکل مفلوج ہو گیا تھا صرف ذہن زندہ تھا اور اس کی پلکیں جھپک رہی تھیں۔ ورنہ اس کی حالت ایسی تھی کہ اُسے دیکھ کر کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ زندہ انسان ہے ـــــ عمران سوچ رہا تھا کہ اس بار واقعی وہ احمق بن گیا ہے۔ اُسے اب سمجھ آ گئی تھی کہ مادام نے اس کے ساتھ کیا حربہ اختیار کیا ہے۔ اس حربے کا دراصل اس کے ذہن کے بعید ترین گوشے میں بھی کوئی تصور نہ تھا ورنہ وہ اتنی آسانی سے مار نہ کھا سکتا ـــــ پیٹ میں ہونے والے دھماکوں کی وجہ سے ہی وہ اس حربے کی اصل ماہیت کو جان سکا تھا۔ شیشے کے چوکھٹے پر سیٹا کام ریز کوٹڈ تھیں۔ یہ ایسی ریز ہیں کہ جن کی مدد سے کسی بھی مشینری کو حرکت دی جا سکتی ہے اور اُسے بند بھی کیا جا سکتا ہے ـــــ چنانچہ مادام نے اس پر ہاتھ رکھا تو سیٹا کام ریز حرکت میں آ گئیں اور دروازہ کھل گیا۔ لیکن مادام کے ہاتھ پر ان کے اثرات رہ گئے۔ اور انہی اثرات کا

فائدہ مادام نے اٹھایا کہ اس ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس نے عمران کے پیٹ
پر مار دی۔ وہاں چونکہ زخم تھا۔ اس لئے یہ ریز اس کے جسم کے اندر
پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئیں ــــ اور نتیجہ یہ کہ اس کے اعصاب منجمد
ہو گئے۔ اگر زخم نہ ہوتا تو پھر ان کے اثرات نہ پڑتے۔ کیونکہ ایسی صورت
میں ہو سکتا تھا کہ اس کے پیٹ پر پانی کی پھوار ماری جاتی۔ پانی کی
نمی سے ریز کی کارکردگی ختم ہو جاتی ــــ اور عمران کے اعصاب ان
خوف ناک ریز کے چنگل سے نکل آتے۔ لیکن اب کون پانی مارتا۔
اس لئے وہ بے بس اور مجبور کھڑا تھا۔ اور شاید اس قدر بے بسی اس
نے زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی ــــ ان ریز کے مقابلے میں
تو اس کی قوت ارادی بھی کوئی کام نہ دکھا سکتی تھی ورنہ اکثر ایسی ادویات
اور ریز کا توڑ وہ اپنی طاقت ور قوت ارادی کو بھی حرکت میں لا کر لیتا
تھا ــــ لیکن یہاں تو اس کی قوت ارادی بھی فیل ہو گئی تھی۔ اور اس
کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی جو ہر مسئلے کا حل نکال لیتی تھی خاموش تھی۔
اس بار وہ واقعی مردہ بدست زندہ کی صورت میں آ گیا تھا۔

مادام کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ فرینکلن اس کے
حکم پر اپنے ساتھیوں سمیت سنٹر سے جا چکا ہو گا۔ لیکن مادام اس
وقت بے ہوش تھی ــــ اس لئے ظاہر ہے مادام کو اس امر کا علم نہ
تھا۔ باقی رہے اس کے ساتھی تو وہ لازماً بلیک روم میں بے ہوش
پڑے ہوں گے۔ اس لئے نہ وہ اس کی کوئی مدد کر سکتے تھے اور نہ
عمران ان کی کوئی مدد کر سکتا تھا ــــ اس کی ذرا سی غفلت کا نتیجہ یہ
نکلا تھا کہ اب تک کی تمام جان لیوا جدوجہد بے کار چلی گئی تھی۔ اور

اب وہ سراسر مادام جیسی سفاک عورت کے رحم و کرم پر رہ گیا تھا۔ اور
اُسے معلوم تھا کہ مادام اب اس سے عبرت ناک انداز میں انتقام
لینے کے لئے آزاد ہو گی۔

ابھی وہ بت بنا کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ اچانک سامنے والی دیوار
میں ایک چوکھٹا روشن ہوا۔ اور اس میں تیز روشنی نکل کر کمرے میں پھیل
گئی ــــ روشنی مسلسل آ رہی تھی اور اس روشنی کو دیکھتے ہی عمران سمجھ
گیا کہ کمرے کو کسی ویژن مشین پر چیک کیا جا رہا ہے۔ ایک لمحے سے
بھی کم عرصے میں عمران کے ذہن نے نتیجہ نکال لیا کہ یہ چیکنگ لازماً
اس کا کوئی ساتھی کر رہا ہے ــــ کیونکہ فرینکلن اور اس کے تمام ساتھی
تو جا چکے ہیں اور مادام کو چیکنگ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس نے
فوراً اپنی جھپکتی ہوئی پلکوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا اور مخصوص
انداز میں پلکیں جھپک جھپک کر آئی کوڈ میں بتانے لگا کہ وہ عمران
ہے اور اس طرح فائر روم میں بے بس کھڑا ہے ــــ لیکن چند لمحوں
بعد روشنی غائب ہو گئی اور عمران دل ہی دل میں مزید بجھ کر رہ گیا وہ
شاید غلط سمجھا تھا۔

پھر کافی دیر بعد اُسے اپنی پشت پر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی
دی اور اس کے بعد مادام اس کے سامنے آ کر ایکٹر دن ہون والی
مشین کے سامنے رکھے سٹول پر بیٹھ گئی ــــ مادام کے چہرے پر
فاتحانہ انداز کی مسکراہٹ تھی وہ بڑے غور اور دلچسپی سے عمران کو
دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے سب ساتھی اس وقت عبرت ناک موت کا مزہ چکھ

رہے ہیں۔ سنا تم نے عمران۔ اور اب تم بھی خوف ناک اور عبرتناک
موت کا مزہ چکھو گے" ـــــ لیڈی ایشلے نے فاتحانہ انداز میں
کہا۔ لیکن عمران اُسے کوئی جواب تو نہ دے سکتا تھا اس لئے خاموش
کھڑا رہا۔

"تمہارے ساتھی بھی تمہاری ہی طرح عیار اور چالاک ہیں۔ تم
سب ہی شیطان ہو۔ انہوں نے مجھ پر قابو بھی پا لیا تھا۔ لیکن میں
پاور لینڈ کی چیئرمین ہوں۔ چیئرمین ـــــ اگر میں تم جیسے چوہوں کے
قابو آجاؤں تو پھر میں تو چیئرمین نہ ہوئی" ـــــ لیڈی ایشلے بڑے
فاتحانہ انداز میں بولے چلی جا رہی تھی۔ اور پھر اس نے تفصیل سے عمران
کو بتانا شروع کر دیا کہ وہ فرینکلن کو تلاش کرتی ہوئی جب مین کنٹرول
روم کے آگے سے گزری تو اس نے اندر سے اجنبی لوگوں کی آواز
سنی ـــــ چنانچہ وہ تیزی سے دوسرے کنٹرولنگ سنٹر میں گئی تو
اس نے دیکھا کہ واقعی وہاں اجنبی افراد موجود تھے۔ وہ ویژن آئی
سے تمہیں چیک کر رہے تھے۔ اور تم نے شاید کسی طرح انہیں بتا
دیا کہ تم عمران ہو ـــــ اس پر میں نے مین کنٹرول روم کا دروازہ جام کیا
وہ تمہیں لیڈر ماننے سے انکار کر رہے تھے۔ اور انہوں نے مجھے
دھمکیاں دینا شروع کر دیں جس پر مجھے بے حد غصہ آیا اور میں نے اپنی
طاقت کے مظاہرے کے لئے ان کے سامنے تمہارے خاتمے کا
پروگرام بنایا تا کہ انہیں پتہ چل سکے کہ مجھ میں کتنی طاقت ہے میں تم
پر الیکٹو فائیو ریز کی بارش کر کے تمہیں راکھ کا ڈھیر بنانے کے لئے
الیکٹو فائیو مشین روم میں گئی تو نجانے کس طرح انہوں نے مشین کے

سٹول کو کنٹرول میں کر کے ـــــ میرے پیٹ پر خوف ناک ضرب
لگائی اور میں بے ہوش ہو گئی۔ اور وہ شیطان وہاں پہنچ گئے۔ ان
میں سے ایک درندے نے مجھے تھپڑ مارے ـــــ لیکن میں اُسے
گرا کر وہاں سے نکلی اور مین کنٹرول روم سے ہوتی ہوئی ڈسٹرکشن مشین
روم میں پہنچی اور پھر میں نے چیک کیا تو وہ مجھے مین کنٹرول روم میں
ہی تلاش کر رہے تھے ـــــ میں نے اس کا سسٹم جام کر کے سب
مشینری تباہ کر دی اور پھر ان پر ہیلیم گیس فائر کھول دیا۔ جانتے ہو ہیلیم
گیس فائر کیا ہوتا ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے بڑے سفاکانہ انداز
میں ہنستے ہوئے کہا۔

اور عمران کا دل ہیلیم گیس فائر کا سنتے ہی دھک سے رہ گیا۔ کیونکہ
وہ اس کی خوف ناک کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا اور اس
کے تصور میں اپنے ساتھیوں کی عبرت ناک موت کی تصویر ابھر آئی۔
لیڈی ایشلے بھی اُسے وہی کچھ بتانے لگی جو وہ تصور میں دیکھ رہا تھا۔
ابھی لیڈی ایشلے نے بات ختم ہی کی تھی کہ اچانک پاس پڑے ہوئے
ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ـــــ اور لیڈی ایشلے نے چونک کر رسیور
اٹھا لیا۔ یہ فون فرینکلن کا تھا لاڈیم سنٹر سے۔ اور پھر لیڈی ایشلے
اس پر چیختی رہی۔ عمران خاموش کھڑا مجبوراً یہ سب کچھ سنتا رہا۔ فون رکھ
کر لیڈی ایشلے ایک بار پھر عمران کی طرف مڑی۔
" تو اب تم عبرت ناک موت کے لئے تیار ہو جاؤ"
لیڈی ایشلے نے سرد لہجے میں کہا۔ اور سٹول سے اٹھ کر کمرے کی
ایک دیوار کی طرف بڑھی اس نے دیوار کے ایک مخصوص حصے پر

ہاتھ رکھا تو یہ حصہ ایک طرف ہٹا اور اندر ایک الماری نمودار ہوگئی۔
مادام نے الماری میں سے ایک چھوٹی سی گن اٹھائی اور الماری بند کر
کے واپس مڑی۔

" اس گن کو دیکھ رہے ہو۔ یہ پاور لینڈ کے سائنسدانوں کی مخصوص
ایجاد ہے۔ ہم اسے آڈیو گن کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں لیزر شعاعوں کو
ایک مخصوص اینگل میں استعمال کیا جاتا ہے ــــ میں جیسے ہی
اس کا فائر تم پر کروں گی لیزر شعاعیں تمہارے جسم کو گھیرے میں لے
لیں گی۔ لیکن تم فوراً نہیں مرو گے پہلے تمہارے کپڑوں کو آگ
لگے گی پھر یہ آگ تمہارے جسم کی کھال کو جلائے گی ــــ اس کے
بعد گوشت اور آخر میں ہڈیوں کا نمبر آئے گا۔ اس طرح تم رفتہ رفتہ
جل کر مرو گے۔ ایک عذاب ناک اور خوف ناک موت جس سے
کسی صورت میں بھی چھٹکارا نہ پا سکو گے۔ کسی بھی صورت میں"
لیڈی ایشلے نے گن کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے انتہائی
سفاکانہ انداز میں کہا۔ اور عمران کا دل زندگی میں پہلی بار کانپ اٹھا۔
اس قدر خوف ناک اور بے بس موت کا تو اس نے کبھی تصور بھی نہ
کیا تھا۔

" لو اب اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ" ــــ لیڈی ایشلے
نے آڈیو گن کے ٹریگر کی طرف انگلی بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے
لمحے وہ بری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ مشین گن چلنے کی ہلکی سی آواز
کمرے میں گونجی تھی ــــ یہ آواز عمران نے بھی سنی تھی یوں لگ رہا
تھا جیسے کمرے سے باہر خوف ناک انداز میں فائرنگ ہو رہی ہو۔

" یہ کیسی فائرنگ ہے۔ کون کر رہا ہے۔ سنٹر میں تو کوئی آدمی
موجود نہیں ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے بری طرح گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا۔
اور پھر وہ اس آڈیو گن کو ایک طرف رکھ کر تیزی سے مشین کی
طرف جھک گئی۔ اور اس نے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔
عمران کی نظریں بھی گھوم کر مشین پر جم گئیں ــــ دوسرے لمحے
مشین کے ایک کونے پر موجود ایک سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر
راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا اور یہ منظر دیکھتے ہی عمران کا دل بے اختیار
اچھل پڑا ــــ کیونکہ راہداری میں اس کے سارے ساتھی موجود
تھے جب کہ صفدر مشین گن سے فائرنگ کر رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا
کہ لیڈی ایشلے کا اندازہ غلط تھا۔ اس کے ساتھی ہلیم گیس فائر کی زد
میں نہ آئے تھے ــــ اور نہ صرف اس سے بچ نکلے تھے بلکہ وہ یہاں
تک بھی پہنچ چکے تھے۔
" اوہ اوہ ــــ یہ کیسے مین کنٹرول روم سے زندہ نکل آئے۔
کمال ہے۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں مرتا۔ تم لوگوں نے کہیں آب
حیات تو نہیں پی رکھا" ــــ مادام نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے نچلے حصے میں موجود
مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک ہینڈل کو کھینچ لیا۔ ہینڈل کھینچ کر
فوراً ہی کھٹاک سے دوبارہ اپنی جگہ پہنچ گیا ــــ لیکن اس کے
کھینچتے ہی راہداری میں نیلے رنگ کی تیز روشنی کا جھماکا ہوا اور اس
کے ساتھ ہی عمران کے سارے ساتھی فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

ان کے جسم چند لمحوں تک بُری طرح مڑتے تڑتے رہے پھر وہ ساکت ہو گئے۔ اور لیڈی ایشلے نے مشین کے باقی بٹن آف کئے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

" اب مجھے یہ راز تم لوگوں سے اگلوانا ہی پڑے گا کہ آخر تم لوگ کس طرح بھیانک موت سے بچ نکلے ہو"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ عمران کے قریب سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئی تو وہ کسی کو بازو سے پکڑے گھسیٹتی ہوئی اپنے ساتھ اندر لے آئی۔ اور پھر اُسے عمران کے سامنے ہی فرش پر پٹخ دیا۔۔۔ اور عمران نے دیکھا کہ یہ تنویر تھا۔ وہ شاید دروازے کے بالکل قریب پڑا ہوا تھا۔ اس لئے لیڈی ایشلے اُسے گھسیٹ کر لے آئی تھی۔

لیڈی ایشلے اُسے فرش پر پٹخ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس اُسی دیوار کی طرف بڑھی جس میں وہ مخصوص الماری تھی۔ جس میں سے اس نے آڈیو گن نکالی تھی۔۔۔ اور اس بار جب وہ واپس مڑی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک گچھا موجود تھا۔ اس نے جلدی سے فرش پر پڑے ہوئے تنویر کے جسم کو پلٹا اور پھر اس کے ہاتھ پشت پر موڑ کر انہیں رسی سے باندھ دیا۔۔۔ اور پھر اُسے سیدھا کر کے اس نے اس کے پیر بھی رسی سے باندھ دیئے۔

" اب یہ اپنی مرضی سے حرکت نہ کر سکے گا"۔۔۔ لیڈی ایشلے

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس بار وہ الماری سے ایک ڈبہ اٹھا کر واپس پلٹی۔ اس نے ڈبہ سٹول پر رکھا۔۔۔ اور اس میں سے ایک سرنج نکال کر اس نے سرنج کی سوئی تنویر کے بازو میں گھونپ دی اور سرنج میں موجود بے رنگ محلول انجکٹ کر دیا۔ خالی سرنج اس نے واپس ڈبے میں رکھی اور ڈبہ اٹھا کر واپس الماری میں رکھ دیا۔

اس کے واپس مڑنے تک تنویر کے جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ پہلے اس کا جسم اُسی طرح مڑنے تڑنے لگا جیسا کہ بے ہوش ہونے سے قبل اس کی حالت ہوئی تھی۔۔۔ اور اس کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ساتھ ہی اس کے حلق سے کراہیں نکلنے لگیں۔

لیڈی ایشلے نے آڈیو گن اٹھا کر اُسے نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے تنویر کے جبڑے پر زوردار ضرب لگائی۔ تنویر کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی۔۔۔ اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا۔ تنویر ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔

" بے ہوش تو جلدی ہو جاتے ہیں لیکن مرتے نہیں کم بخت"۔ لیڈی ایشلے نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس نے گن کا بٹ ایک بار پھر تنویر کو مارنے کے لئے اٹھایا۔ لیکن پھر اس کا ہاتھ رک گیا۔

" اگر اس کا دوسرا جبڑا ٹوٹ گیا تو یہ بولے گا کیسے"۔ لیڈی ایشلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ کا نادیہ

بدلا اور اس بار گن کا بٹ تنویر کے جبڑے پر پڑنے کی بجائے اس کے پہلو پر پڑا۔ یہ ضرب بھی خاصی زوردار تھی۔ اس لئے تکلیف کی بے پناہ شدت کی وجہ سے تنویر ہوش میں آ گیا۔ وہ بُری طرح پھڑکنے لگا۔

"بولو ——— جلدی بولو۔ تم مرتے کیوں نہیں۔ تمہارے پاس ایسی کیا چیز ہے کہ تم ہر صورت میں زندہ رہتے ہو"

لیڈی ایشلے نے تنویر کے سینے پر اپنا پیر رکھ کر اُس نے تڑپنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"جب تک تم نہیں مرو گی ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا کتیا" ——— تنویر نے لٹکے ہوئے جبڑے کے ساتھ چیختے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا کتیا کہنا تھا کہ لیڈی ایشلے پر تو جیسے جنون کا دورہ سا پڑ گیا۔ اس نے گن تو ایک طرف پھینکی اور اچھل کر اس نے دونوں پیروں سے تنویر کے سینے اور پہلو پر زوردار ککیں لگانی شروع کر دیں۔

تنویر کے حلق سے چند لمحے تو چیخیں نکلتی رہیں لیکن پھر وہ سنبھل گیا اور اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑا ہوا جسم نیم دائرے کی صورت میں یک لخت گھوما ——— اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اچھلتی ہوئی لیڈی ایشلے کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور لیڈی ایشلے اپنا توازن نہ برقرار رکھ سکی اور وہ منہ کے بل نیچے گری اور اس کا سر پوری قوت سے اس مشین سے ٹکرایا ——— اور اس کے ساتھ ہی وہ بُری طرح چیختی ہوئی نیچے تنویر کے جسم کے اوپر ڈھیر ہو گئی۔ اُسی لمحے تنویر

یک لخت پورے جسم سمیت اچھلا اور اس نے اپنے اوپر گری ہوئی لیڈی ایشلے کو منہ کی ضرب لگا کر ایک طرف اچھالا ——— اور پھر خود پلٹنیاں کھاتا ہوا اس کے قریب گیا۔ اس نے اپنا اوپر والا جسم دور رکھا جب کہ اس نے بندھی ہوئی ٹانگوں کا رخ لیڈی ایشلے کی طرف کیا ——— اور اس کے ساتھ ہی اس کی بندھی ہوئی دونوں ٹانگیں فضا میں بلند ہوئیں۔ اور پھر پوری قوت سے اس نے لیڈی ایشلے کے پیٹ میں ضرب لگائی۔ لیڈی ایشلے کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ تڑپ کر ٹیڑھی ہوئی ——— زوردار ضرب نے اُسے ہوش دلا دیا تھا۔ عمران بے حس و حرکت کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ ویسے اس کے نقطہ نظر سے تنویر نے لیڈی ایشلے کو ہوش میں لا کر سخت حماقت کی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ تنویر کا ذہن جس ٹائپ کا ہے اس نے ایسا ہی کرنا تھا۔

لیڈی ایشلے ہوش میں آتے ہی ٹیڑھی ہو کر تنویر کی ٹانگوں کی زد سے نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ تکلیف اور غصے کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے یک لخت چھلانگ لگائی ——— وہ شاید آڈیو گن اٹھانا چاہتی تھی۔ جو تنویر کے جسم کی دوسری طرف سٹول کے پاس فرش پر گری ہوئی تھی۔ اس لئے اُسے تنویر کا جسم پھلانگنے کے لئے چھلانگ لگانی پڑی لیکن اُسی لمحے تنویر کا اوپر والا جسم یک لخت فضا میں بلند ہوا ——— اس کا انداز ایسا تھا

جیسے کوئی آدمی یک لخت اٹھ کر بیٹھ جائے۔ اور تنویر کے یک لخت
اٹھنے کی وجہ سے لیڈی ایشلے ایک بار پھر اس کے جسم سے ٹکرا کر
پیچھے ہوتی سائیڈ کے بل فرش پر گری ۔۔۔ اور تنویر یک لخت
پلٹ کر اس پر جا گرا۔ اور اس بار تنویر کا سر اس کے سر کے
عین اوپر تھا۔ تنویر نے یک لخت پوری قوت سے اس کی ناک پر
دانت پیستے ہوئے اپنے سر کی ٹکر ماری ۔۔۔ اور لیڈی ایشلے کے
حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ ایک لمحے کے لئے پھڑک کر ساکت
ہو گئی۔ اس کی ناک سے خون کی دھار بہہ نکلی تھی۔ تنویر جنونیوں کے
سے انداز میں مسلسل اس کے چہرے پر ٹکریں مارتا چلا گیا ۔۔۔ لیکن
جیسے ہی اُسے احساس ہوا کہ لیڈی ایشلے ساکت ہو گئی ہے وہ پلٹ
کر واپس فرش پر گرا۔ اور زور زور سے سانس لینے لگا۔ اُسی لمحے
اُس کی نظریں ساکت کھڑے عمران سے ٹکرائیں ۔۔۔ اور عمران نے
جلدی سے پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔ تنویر چند لمحے تو خالی خالی
نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران
کی طرف متوجہ ہی نہ ہو ۔۔۔ لیکن پھر اس نے چونک کر شعوری طور پر
عمران کی طرف بغور دیکھا۔ عمران مخصوص آئی کوڈ میں اُسے ہدایات
دے رہا تھا۔

"ٹھیک ۔۔۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا کہ پہلے مجھے اپنے ہاتھ
کھولنے چاہئیں۔ لیکن کس طرح کھولوں" ۔۔۔ تنویر نے تیز لہجے میں
کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے آئی کوڈ میں اُسے یہ بات بتانی شروع
کر دی۔ تنویر نے شاید یہ سمجھا تھا کہ عمران سن بھی نہیں سکتا۔ لیکن

عمران نے فوراً ہی آئی کوڈ میں اُسے بتایا کہ وہ سن سکتا ہے لیکن
بول نہیں سکتا۔

"تو پھر بتاؤ میں ہاتھ کیسے کھولوں" ۔۔۔ تنویر نے اٹھ کر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

اور عمران نے تیزی سے پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔ عمران
اُسے بتا رہا تھا کہ اس کی انگلیوں کے ناخنوں میں تیز بلیڈ موجود ہیں
وہ انہیں استعمال کر سکتا ہے۔

"میں سمجھ گیا" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے گھسٹتا ہوا
عمران کے پاس پہنچنے لگا۔ عمران کے قریب گھسٹتے ہوئے پہنچنے کی
وجہ سے اچانک اس کی بندھی ہوئی ٹانگیں عمران سے ٹکرائیں اور
عمران کا جسم یک لخت ایک دھماکے سے فرش پر گرا ۔۔۔ عمران
کے ذہن میں ستارے سے ناچنے لگے۔ اُسے اس طرح گرنے
سے سخت تکلیف پہنچی تھی لیکن ظاہر ہے وہ کر کچھ نہ سکتا تھا۔

"اوہ سوری ۔۔۔ مجھے خیال نہ رہا تھا" ۔۔۔ تنویر نے کہا اور
پھر وہ اپنے جسم کو موڑ کر عمران کی طرف لے گیا۔ اس نے اپنی
پشت عمران کے سائیڈ کی طرف کی۔ اور پھر پیچھے کھسکتا گیا۔ جب
اس کے دونوں بندھے ہوئے ہاتھوں میں عمران کا ہاتھ آیا تو اس
نے عمران کے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا ۔۔۔ اس طرح
عمران کے ناخنوں میں موجود تیز بلیڈ باہر نکل آئے۔ اور پھر تنویر نے
اندازے سے عمران کی سخت اور اکڑی ہوئی انگلیوں کے سرے
پر اپنی دونوں کلائیوں کا درمیانی حصہ رکھا اور اپنے ہاتھوں کو تیزی

سے اوپر نیچے کرنے لگا۔ عمران کا اکڑا ہوا اور سخت جسم کام آ رہا تھا۔ اگر ہاتھ نرم ہوتا تو پھر بلیڈ کسی صورت کام نہ کر سکتے ——— تنویر نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ کئی بلیڈ اس کی کلائیوں کو بھی زخمی کر رہے تھے۔ لیکن وہ مسلسل ہاتھوں کو حرکت دیتا رہا۔ اور پھر اچانک اس کے ہاتھ ذرا سے علیحدہ ہوئے تو تنویر نے خوشی سے چیختے ہوئے زور لگایا ——— دوسرے لمحے اس کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے۔ رسی کٹ گئی تھی۔

"ویری گڈ ویری گڈ" ——— تنویر نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے انتہائی تیزی سے سب سے پہلے اپنے پیر رسیوں سے آزاد کئے اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"پہلے میں اس سے پوچھ لوں۔ اس نے میرا جبڑا توڑا ہے۔ میں اس کے دونوں جبڑے توڑوں گا پھر کوئی اور بات کروں گا" تنویر نے کھڑے ہوتے ہی کہا۔ اور تیزی سے سٹول کے پاس پڑی ہوئی گن کی طرف لپکا ——— جسم رسیوں سے آزاد ہوتے ہی اس کے ذہن پر ایک بار پھر انتقام کا اندھا جنون سوار ہو گیا تھا۔ اس نے پلٹ کر عمران سے کچھ نہ پوچھا اور گن اٹھا کر وہ فرش پر بیہوش پڑی ہوئی لیڈی ایشلے کی طرف لپکا ——— اس نے گن کو نال سے پکڑا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بلند ہوا اور کھٹاک کی زوردار آواز سے گن کا بٹ پوری قوت سے لیڈی ایشلے کے جبڑے پر پڑا ——— اور لیڈی ایشلے کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی وہ

شدید ترین ضرب کی وجہ سے یک لخت ہوش میں آ گئی تھی۔ اس کا یک جبڑا واقعی ٹوٹ گیا تھا۔ ناک پہلے ہی پچک گئی تھی اور چہرہ اس کے اپنے ہی خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس کی شکل واقعی انتہائی بھیانک ہو چکی تھی۔

"دیکھا اس طرح ٹوٹتا ہے جبڑا" ——— تنویر نے مسرت سے کلکاری مارتے ہوئے کہا۔ وہ تشدد پسند تھا اس لئے وہ لیڈی ایشلے کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ لیکن وہ یہ بھول گیا کہ لیڈی ایشلے کوئی عام عورت نہیں ہے ——— اس لئے اس نے جیسے ہی دوسری ضرب لگانے کے لئے ہاتھ اونچا کیا۔ لیڈی ایشلے کسی سپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے اچھلی اور اس نے اچھل کر یک لخت پوری قوت سے تنویر کے پیٹ میں اپنے سر کی ٹکر ماری۔ اور تنویر نہ صرف چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر گرا ——— بلکہ آٹو گن بھی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دور جا گری۔ لیڈی ایشلے اسے ٹکر مار کر سیدھی ہوئی اور پھر اس نے آٹو گن کی طرف دوڑ لگا دی۔ اور جب تک تنویر اچھل کر کھڑا ہوتا ——— لیڈی ایشلے گن اٹھا چکی تھی۔

"اب واقعی مر جاؤ" ——— لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے گن کا ٹریگر دبا دیا۔ لیکن تنویر یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور گن سے نکلنے والی سرخ رنگ کی شعاع اس کے قریب سے گزرتی ہوئی سیدھی دروازے پر پڑی ——— وہ فرش پر گرے ہوئے عمران کے عین اوپر سے

گزری تھی اگر عمران نیچے نہ گرا ہوتا تو یقیناً اس گن سے نکلنے والی خوف ناک شعاع کی زد میں آجاتا واقعی قدرت جو کام بھی کرتی ہے اس میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور چھپی ہوتی ہوتی ہے۔ دروازہ ایک زوردار دھماکے سے ٹوٹ کر بکھر گیا۔

پھر جب تک لیڈی ایشلے گن کا رخ موڑتی تنویر کی لات نیم دائرے میں گھومتی ہوئی پوری قوت سے اس کے ہاتھوں سے ٹکرائی اور گن لیڈی ایشلے کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گری —— لات مارنے کی وجہ سے تنویر بے اختیار گھوما تھا۔ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے اس وقفے سے ایک بار پھر فائدہ اٹھانا چاہا اور اس کا جسم تیزی سے مڑا اور اس نے گن کی طرف چھلانگ لگائی —— لیکن اس بار تنویر سنبھل گیا تھا اس نے بھی لیڈی ایشلے پر چھلانگ لگائی اور پھر اسے رگیدتا ہوا دور تک لیتا گیا۔ مگر گن پر لیڈی ایشلے کا ہاتھ پڑ چکا تھا اور لیڈی ایشلے نے رگیدے جانے کے دوران ہی گن کی نال کو پلٹ کر تنویر پر آڈیو گن کا فائر کرنا چاہا —— لیکن تنویر نے اس کی یہ کوشش تو البتہ کامیاب نہ ہونے دی۔ لیکن لیڈی ایشلے کا ایک اور داؤ چل گیا اور جیسے ہی ان دونوں کے جسم دیوار سے ٹکرا کر رکے لیڈی ایشلے نے یک لخت اپنی کہنیوں کو پیچھے کی طرف موڑ کر کراٹے کا خوف ناک داؤ تنویر پر کیا —— اور تنویر کے حلق سے نہ صرف بے اختیار چیخ نکلی بلکہ وہ یک لخت پیچھے گر کر تڑپنے لگا۔ کہنیوں کی زوردار ضربوں نے شاید اس کی کئی پسلیوں کو توڑ کر اس کے دل پر

ب دست دباؤ ڈالا تھا۔

تنویر کے پیچھے گرتے ہی لیڈی ایشلے یک لخت تڑپ کر اٹھی پھر اس نے مڑ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن کو سیدھا کرنا ہی چاہتا تھا کہ تنویر کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا —— اور اس کے ساتھ ہی لیڈی ایشلے کے ہاتھ سے آڈیو گن اچھل کر تنویر کی پشت پر جا گری۔ تنویر قلا بازی کھا کر سیدھا ہوا۔ اور اب اس کا چہرہ غصے اور انتقام کی شدت سے پاگلوں جیسا ہو رہا تھا۔ لیڈی ایشلے نے یک لخت اچھل کر تنویر پر حملہ کرنا چاہا —— لیکن اب تنویر پاگل پن کی حدود میں داخل ہو چکا تھا۔ اس نے بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح اچھل کر لیڈی ایشلے کو زوردار ٹکر رسید کی۔ اور لیڈی ایشلے چیختی ہوئی پچھلی دیوار سے جیسے ہی ٹکرائی —— تنویر نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر یک لخت فضا میں اٹھایا اور پھر پوری قوت سے فرش پر پٹخ دیا اب اسے قطعاً یہ پرواہ نہ رہی تھی کہ اس کے مقابل کوئی عورت ہے —— جیسے ہی لیڈی ایشلے چیختی ہوئی نیچے گری تنویر نے مڑ کر بجلی کی سی تیزی سے آڈیو گن اٹھائی۔ اور دوسرے لمحے اس نے اس کا رخ فرش پر پڑی تڑپتی ہوئی لیڈی ایشلے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا —— آڈیو گن سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور سیدھی لیڈی ایشلے کے جسم سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی لیڈی ایشلے کے کپڑے یک لخت بھڑک اٹھے —— وہ اس طرح جل رہے تھے جیسے ان پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی ہو لیڈی ایشلے بری طرح چیختی ہوئی اٹھ کر

بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن پھر یک لخت گر گئی۔ وہ آگ کے
ایک بھڑکتے ہوئے شعلے میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اور اس کی
خوفناک چیخوں نے پورے کمرے کو لرزا کر رکھ دیا تھا ۔۔۔ وہ
بُری طرح ہاتھ پیر پٹخ رہی تھی۔ جب کہ تنویر ہونٹ بھینچے دیوار کے
ساتھ لگا کھڑا اُسے عبرتناک موت مرتا دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ اب
بالکل سپاٹ تھا ۔۔۔ وہ لیڈی ایشلے کو اس طرح دیکھ رہا تھا
جیسے وہ لیڈی ایشلے انسان کی بجائے کوئی خوفناک درندہ ہو۔
لیڈی ایشلے کی چیخیں اب مدھم پڑتی جا رہی تھیں۔ آگ مسلسل بھڑک
رہی تھی ۔۔۔ اور پھر چیخیں کراہوں میں اور آخر میں ہلکی ہلکی سسکیوں
میں تبدیل ہو گئیں۔ اور پھر ایک ہچکی کے ساتھ لیڈی ایشلے ہمیشہ
کے لئے خاموش ہو گئی۔ اس کا پورا جسم مسلسل آگ میں جل رہا تھا۔
اور کمرے میں اب جلتے ہوئے گوشت کی سرانڈ بُری طرح پھیل
گئی تھی ۔۔۔ لیڈی ایشلے جس خوفناک موت کو عمران پر وارد
کرنا چاہتی تھی۔ اس خوفناک اور عبرتناک موت کا وہ خود شکار ہو
چکی تھی۔ پاورلینڈ کی چیئرمین جسے اپنے ناقابل شکست ہونے کا
غرور تھا آہستہ آہستہ راکھ کا ڈھیر بنتی جا رہی تھی۔

تنویر کا چہرہ اب معمول پر آ چکا تھا۔ ویسے اس نے اپنی زندگی
کی بقا کی خوفناک جنگ لڑی تھی۔ لیڈی ایشلے نے بار بار اُس
پر آڈیو گن کا وار کرنا چاہا ۔۔۔ لیکن تنویر اس کی زد سے ہر بار بچ نکلا
تھا۔ وہ اب عمران کی طرف متوجہ ہوا جو اُسی طرح پہلو کے بل
فرش پر گرا پڑا تھا۔ البتہ اس کا چہرہ چونکہ اندر کی طرف تھا اس

نے یہ ساری جنگ اور لیڈی ایشلے کی خوفناک موت کو
اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ۔۔۔ چنانچہ جیسے ہی تنویر
عمران کی طرف مڑا۔ عمران نے فوراً ہی اپنی پلکیں جھپکنا شروع کر
دیں۔ کیونکہ اب وہ خود فوری طور پر ٹھیک ہونا چاہتا تھا۔ اس نے
تنویر کو آئی کوڈ میں بتایا کہ فوراً کہیں سے پانی لا کر وہ اس کے
سینے اور پیٹ پر ڈالے۔ پھر عمران ٹھیک ہو سکتا ہے۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ میں ابھی کہیں سے پانی لاتا ہوں"
تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ آڈیو گن کو کاندھے
سے لٹکائے تیزی سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
اور تقریباً پانچ چھ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ
میں ایک بڑا سا جگ تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا ۔۔۔ اس نے
پانی کا جگ عمران کے سینے اور پیٹ پر انڈیل دیا اور خود ایک
قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں
حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی ۔۔۔ اور آہستہ آہستہ عمران کا جسم
پوری طرح حرکت میں آتا گیا اور عمران پہلے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر
ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم نے بڑی خوفناک موت مارا ہے لیڈی ایشلے کو"
عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوتے قدرے سرد لہجے میں
تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے یہی موت مرنا چاہیئے تھا۔ اس نے مجھے یہ موت دینے
کی پوری کوشش کی ہے" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے

کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے ۔ وہ ڈبہ نکال لوں جس میں انجکشن موجود ہیں تاکہ سارے ساتھی جلد از جلد ہوش میں آ جائیں"۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور پھر وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جو ابھی تک کھلی ہوئی تھی ۔ اور پھر اس نے وہ ڈبہ نکالا ۔ اس میں خاصی تعداد میں انجکشنز موجود تھے ۔ عمران ڈبہ لے کر باہر راہداری میں آ گیا ۔۔۔ اور پھر اس نے باری باری سب ساتھیوں کو وہ انجکشن لگا دیئے ۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوش میں آ چکے تھے ۔ اور جب انہیں تنویر اور لیڈی ایشلے کی جنگ اور پھر لیڈی ایشلے کی خوف ناک اور عبرت ناک موت کا پتہ چلا تو وہ بے حد حیران ہوئے کہ ان کی بے ہوشی کے دوران اس قدر خوف ناک واقعات گزر چکے ہیں ۔

عمران انہیں باتیں کرتا چھوڑ کر واپس کمرے میں چلا گیا تھا ۔ اور جب وہ لوگ اندر آئے تو عمران مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا ۔

"یہ کس قسم کی مشین ہے عمران صاحب ۔۔۔ اور اب یہاں سے نکلیں گے کیسے"۔۔۔ بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر پوچھا ۔

"میں تو لیڈی ایشلے کو اس لئے زندہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ اس کی مدد سے اس خوف ناک سنٹر سے باہر نکل سکیں ۔ لیکن وہ تو اب ختم ہو چکی ہے ۔۔۔ اس لئے اس کے متعلق سوچنا بیکار ہے ۔ یہ مشین الیکٹرون بموں کی آپریٹنگ مشین ہے ۔ اور اس

کی مدد سے لیڈی ایشلے نے اس کمرے اور راہداری کو اڑایا تھا جس میں ہم موجود تھے ۔ اور اب اس مشین کی مدد سے میں اس پورے سنٹر کو ہمیشہ کے لئے اڑانا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا ۔

"لیکن اگر ہم باہر نہ نکل سکے تو پھر خود بھی اس سنٹر کے ساتھ ہی اڑ جائیں گے"۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

"یار آج تک جہازوں کے ذریعے اڑتے رہے ہیں اب اگر بموں سے اڑیں گے تو چلو کچھ انفرادیت تو رہے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسلسل ایک ناب کو گھمائے جا رہا تھا ۔ اب مشین کے سرخانے میں ایک ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا ۔ اور اس کے بعد ہی عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

"میں نے اس پر ایک گھنٹے کا وقت سیٹ کر دیا ہے ۔ کیونکہ ایک گھنٹے سے زیادہ اس میں وقفہ ہی نہ تھا ۔ ایک گھنٹے بعد یہ مشین خود بخود فائنل آپریٹ ہو گی ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی ساجان سنٹر کے سارے سیکشن تباہ ہو جائیں گے ۔ اس لئے اب ہمیں اس ایک گھنٹے کے اندر ہی یہاں سے نکلنا ہو گا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا ۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا ۔

"یس ۔۔۔ لیڈی ایشلے"۔۔۔ عمران نے لیڈی ایشلے کے

لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو۔ تمہاری آواز لیڈی ایشلے سے ملتی ضرور ہے لیکن پوری طرح نہیں۔ کون بول رہا ہے۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور عمران ہنری کی ذہانت پر دل ہی دل میں ایمان لے آیا۔ کیونکہ ہنری نے پہلی بار ہی عمران اور لیڈی ایشلے کی آواز کے فرق کو محسوس کر لیا تھا۔۔۔۔ حالانکہ فرینکلن اس فرق کو نہ سمجھ سکا تھا۔ اور ظاہر ہے آواز اور لہجہ کو کتنا ہی ہو بہو بنا لیا جائے بہرحال کچھ نہ کچھ فرق تو ضرور ہی رہتا ہے۔

"اوہ۔۔۔۔ ہنری تم۔۔۔۔ پہلے میں نے تمہاری ذہانت کے قصے سنے تھے لیکن آج پتہ چلا کہ یہ قصے درست تھے۔ میں عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔ تم عمران۔۔۔۔ تم زندہ ہو۔ لیکن لیڈی ایشلے تو کہہ رہی تھی کہ تم مر چکے ہو"۔۔۔۔ ہنری کی پھٹی پھٹی آواز سنائی دی۔

"کہنے سے کیا ہوتا ہے مسٹر ہنری۔۔۔۔ دنیا تو کچھ نہ کچھ کہتی رہتی ہے۔ اب کسی کی زبان کو تو کوئی نہیں روک سکتا۔ البتہ زبان صرف ایک ہی صورت میں رک سکتی ہے کہ بے چاری مردہ ہو جائے اور اُسے پکا کر کھا لیا جائے۔۔۔۔ لیکن لیڈی ایشلے کی زبان تو اب پکنے کے بھی قابل نہیں رہی۔ اب راکھ کے ڈھیر کو بھلا کس طرح پکایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔ تمہارا دماغ تو نہیں الٹ گیا۔ کہاں ہے لیڈی ایشلے"۔۔۔۔ ہنری نے حیرت کی بے پناہ شدت کی وجہ سے رک رک کر کہا۔

"اگر تم اس ٹیلی فون کے ذریعے دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو۔ وہ سامنے اس کا جسم راکھ کا ڈھیر بنا ہوا پڑا ہے۔ وہ آڈیو گن سے نکلنے والی ریز کا شکار مجھے اور میرے ساتھیوں کو بنانا چاہتی تھی لیکن بن گئی خود"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔۔۔۔ غضب ہو گیا۔ میں اس کا انتقام لوں گا ابھی اور فوراً"۔۔۔۔ ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے۔ شاید پاور لینڈ کا کوئی خاص حربہ اب ہم پر استعمال کیا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اچھل کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے باہر راہداری میں آ گئے۔

"لیکن اب جائیں کہاں"۔۔۔۔ صفدر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی نہ کوئی راستہ تو بہرحال ہو گا۔ تلاش کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک طرف کو دوڑنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔

ایک راہداری مڑ کر وہ لفٹ کے ذریعے نیچے اتر آئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران انہیں لے کر اُسی سکس ایونیو میں پہنچ گیا

جہاں سب سے پہلے آڈرے انہیں لے کر آیا تھا۔ عمران شاید
اسی راستے سے زیرو پوائنٹ میں جانا چاہتا تھا۔ لیکن اب وہ
راستہ بند تھا۔

" آڈیو گن مجھے دو تنویر" ـــــ عمران نے کہا اور تنویر کے ہاتھ
سے گن جھپٹ کر اس نے سامنے موجود دیوار کی طرف اس کا رخ کیا
اور ٹریگر دبا دیا۔ گن سے نکلنے والی شعاع دیوار پر پڑتی تو دیوار کا ایک
خاصا بڑا حصہ ایک زوردار دھماکے سے دوسری طرف جا گرا۔ اور
عمران اچھل کر اس سوراخ کو کراس کر گیا۔ اب وہ ایک اور راہداری
میں تھے۔

" عمران صاحب ـــــ عمران صاحب۔ میں نے ایک ہیلی کاپٹر دیکھا
ہے یہاں" ـــــ اچانک ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہیلی کاپٹر کہاں ہے" ـــــ آگے بھاگتا ہوا عمران یک لخت
رک کر مڑا۔

" ادھر اس کمرے میں دروازے میں جھری ہے۔ اس میں سے
دیکھا ہے" ـــــ ٹائیگر نے پیچھے موجود ایک دروازے کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب واپس مڑ کر اس دروازے
کی طرف بھاگ پڑے۔ دروازہ کھول کر جب وہ اندر داخل ہوئے
تو یہ بہت بڑا ہال تھا ـــــ جس میں دو بڑے بڑے ٹرانسپورٹ
ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ اور وہاں موجود نشانات سے پتہ چلتا تھا کہ
یہاں چار اور ہیلی کاپٹر بھی کھڑے تھے۔ لیکن اب وہاں صرف ان
کے نشانات تھے۔

" اوہ ـــــ میرے خیال میں فرینکلن اور اس کے ساتھی انہی چار
ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے یہاں سے نکلے ہیں"
عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر دیوار میں لگے
ہوئے بڑے سے بورڈ کی طرف لپکا۔ اس بورڈ پر صرف سرخ
رنگ کا ایک بڑا سا ہینڈل نصب تھا ـــــ عمران نے قریب جا
کر اس ہینڈل کو زور سے نیچے کی طرف کھینچا تو چھت ایک زوردار
گڑگڑاہٹ سے درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹتی چلی گئی۔
اب اوپر آسمان نظر آ رہا تھا۔

" جلدی کرو ہیلی کاپٹر میں بیٹھو جلدی" ـــــ عمران نے چیخ کر
کہا۔ اور خود بھی قریب ترین ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔
اور چند ہی لمحوں میں وہ سب اس بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکے
تھے۔ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھالی ہی تھی کہ اچانک گڑگڑاہٹ
کے ساتھ چھت دوبارہ مل گئی۔ اور عمران اور اس کے ساتھی یکلخت
بری طرح چونک پڑے۔

" ارے یہ کیا" ـــــ سب نے بیک وقت چونکتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ وہ ہینڈل دوبارہ اپنی جگہ چلا گیا ہے۔ شاید
اس کا سسٹم ہی ایسا ہے۔ کہ ہینڈل ایک مخصوص وقت پر
خود بخود واپس چلا جاتا ہے" ـــــ عمران کی پچھلی نشست پر بیٹھے
ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

اور پھر عمران کے سر ہلاتے ہی وہ یک لخت اچھل کر ہیلی کاپٹر
سے نیچے اترا۔ اور دوڑتا ہوا اس ہینڈل کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے

ایک زور دار جھٹکے سے ہینڈل کو نیچے کھینچا تو چھت ایک بار پھر زور دار گڑگڑاہٹ سے درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی ۔۔۔ ٹائیگر نے ہینڈل کو پکڑے رکھا۔ اور عمران نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو جس کا انجن وہ پہلے ہی سٹارٹ کر چکا تھا۔ فضا میں بلند کیا اور ٹائیگر دوڑتا ہوا بلند ہوتے ہیلی کاپٹر پر چھلانگ لگا کر سوار ہوا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے چھت سے باہر نکل کر اوپر فضا میں بلند ہوتا گیا ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کے سب ساتھیوں نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ وہ زندہ سلامت اس خوفناک سنٹر سے باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

لیکن ابھی ہیلی کاپٹر فضا میں کچھ دور ہی گیا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور عمران سمیت سب افراد یہ آوازیں سنتے ہی بری طرح چونک پڑے۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو عمران ۔۔۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔ تم سمجھ رہے ہو گے کہ تم لوگ اس طرح ساجان سنٹر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ تم اب بھی پاورلینڈ کے ٹارگٹ میں ہو۔ تم نے لیڈی ایشلے کو ختم کر کے نہ صرف اپنے بلکہ اپنے ملک کے دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کی زندگیوں پر موت کی مہر لگا دی ہے ۔۔۔ میں نے لیڈی ایشلے کی موت کی خبر ترمذی کو دے دی ہے۔ اور ترمذی اپنی بیوی کی موت پر پاگل ہو گیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ ریڈ پاور کی لیبارٹری کی تکمیل میں صرف تین دنوں

کا وقفہ رہ گیا ہے۔ اور تین دنوں کے بعد وہ ریڈ پاور آن کر کے دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کو راکھ کا ڈھیر بنا کر اپنی بیوی کی موت کا انتقام لے گا ۔۔۔ یہ میں تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم نے لیڈی ایشلے کو ختم کر کے کتنی بڑی حماقت کی ہے اوور" ۔۔۔ ہنری کی تیز آواز ہیلی کاپٹر میں گونج رہی تھی اور عمران کے سب ساتھیوں کے چہروں پر دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کی بھیانک موت کا سن کر شدید خوف کے آثار ابھر آئے تھے جب کہ تنویر جس نے لیڈی ایشلے کو ختم کیا تھا اس کا چہرہ خوف کی وجہ سے زرد پڑ گیا تھا۔

"لیڈی ایشلے بھی ایسے ہی دعوے کرتی تھی مسٹر ہنری۔ لیکن تم نے دیکھا کہ اس کا انجام کس قدر عبرتناک ہوا۔ اور ایسا انجام ترمذی کا بھی ہو گا اور تمہارے پاورلینڈ کا بھی اوور" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ ہیلی کاپٹر اب خاصی تیز رفتاری سے پرواز کر رہا تھا۔

"یہ دعوے نہیں ہیں حقیقت ہے۔ اس کا مظاہرہ ابھی ہو جاتا ہے تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ پاورلینڈ کس قدر طاقتور ہے اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ ہنری ان کے خلاف کیا حربہ اختیار کرے گا ۔۔۔ کیا وہ کوئی لڑاکا طیارے ان کے ہیلی کاپٹر کو ختم کرنے کے لئے بھیجے گا یا پھر میزائلوں سے حملہ ہو گا کہ اچانک

ہیلی کاپٹر کو ایک زور دار جھٹکا لگا - اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کا رخ یک لخت تیزی سے مڑا - اور جب تک عمران سمجھتا ہیلی کاپٹر مڑ کر واپس ساجان سنٹر کی طرف اڑنے لگا

" یہ کیا ہوا ــــ کیا ہوا ــــ سب ساتھیوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ جب کہ عمران کے ہاتھ تیزی سے مشینری کو چیک کرنے میں مصروف تھے ۔

" ہیلی کاپٹر کی مشینری کو کنٹرول کر لیا گیا ہے ۔ یہ ریڈیائی کنٹرول میں ہے " ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور پھر اس نے ایک نظر نیچے ڈالی ۔ لیکن ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر تھا ۔ بغیر پیراشوٹ کے اتنی بلندی سے چھلانگ بھی نہ لگائی جا سکتی تھی ۔ اور وہ سب واقعی بے بس سے ہو کر رہ گئے تھے ۔

" ہیلو ــــ تم نے دیکھا کہ کیا ہوا ہے ۔ اور اب دیکھو کہ یہ ہیلی کاپٹر فضا میں کس طرح دھماکے سے پھٹتا ہے ۔ میں تمہیں واپس زمین پر اتارنے کا رسک نہیں لے سکتا اوور " ــــ اچانک ٹرانسمیٹر میں سے ہنری کی آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر یک لخت جھٹکا کھا کر رک گیا ۔ اب وہ اسی جگہ پر معلق ہو گیا تھا ۔

" جناب ہنری صاحب ــــ ٹھیک ہے تم ہیلی کاپٹر تباہ کر کے ہمیں ختم کر دو گے لیکن تمہارا ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ بھی نہ بچ سکے گا ۔ ہماری جانیں رائیگاں نہیں جائیں گی اوور "

اچانک عمران کی آواز بلند ہوئی ۔ اس کے لہجے سے بجائے گھبراہٹ

کے گہرا اطمینان ظاہر ہو رہا تھا ۔

" میں نے چیک کر لیا ہے ۔ تم نے الیکٹرون بموں کو چارج کر دیا ہے اور اس مشین میں موجود ٹائم چارجر آن کر دیا ہے ۔ اور اب اتنا کم وقفہ رہ گیا ہے کہ میں ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کو تباہی سے نہیں بچا سکتا ــــ لیکن اگر ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کے بدلے ہم تم لوگوں اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کا خاتمہ کر دیں تو میرے خیال میں سودا مہنگا نہیں رہے گا ہمیشہ کے لئے ۔ گڈ بائی " ــــ ہنری کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلنی بند ہو گئی ۔

" یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ کون سا سودا سستا ہے اور کون سا مہنگا ۔ فی الحال تو ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کی تباہی سامنے ہے " عمران نے کہا ۔ پھر وہ انتہائی برق رفتاری سے اپنی سیٹ سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے کھلی کھڑکی میں پیر رکھے ــــ اور پھر اچھل کر وہ ہیلی کاپٹر کے اوپر والے حصے پر چڑھ گیا ۔ اس سارے کام میں اسے صرف چند لمحے لگے ۔ عمران کے باقی ساتھی سہمے ہوئے بیٹھے تھے ــــ انہیں معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے ہیلی کاپٹر ایک دھماکے سے پھٹے گا اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کے پرزے بھی اڑ جائیں گے ۔ ان سب کے دلوں کی دھڑکنیں یکلخت تیز ہو گئی تھیں جب کہ عمران ہیلی کاپٹر کی چھت پر نجانے کیا کرنے گیا تھا ــــ اور پھر اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ان سب کے دل اچھل کر حلق میں آ گئے ۔ زندگی کا آخری لمحہ شاید آن ہی پہنچا تھا ۔

ہنری ایک دیوہیکل مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تیزی سے اس کے مختلف بٹن دباتے چلا جا رہا تھا۔ اس کے سر پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا ـــــ دیوہیکل مشین پر بے شمار رنگوں کے چھوٹے بڑے بلب جل رہے تھے۔ اور درمیانی سکرین پر ایک ہیلی کاپٹر فضا میں معلق نظر آرہا تھا۔

"نمبر تھری ـــــ جلدی کرو۔ ریچ بم آن کرو جلدی۔ ان شیطانوں کو مزید وقفہ نہیں ملنا چاہیئے" ـــــ ہنری نے ایک بٹن دبا کر چیختے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ ریچ بم چارج ہو رہا ہے باس صرف ایک دو منٹ مزید چاہیئں" ـــــ مشین میں سے ایک آواز ابھری اور ہنری نے ہونٹ بھینچ لیئے۔ اُسی لمحے اس نے ایک سلیے کو ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے نکل کر اوپر چھت پر چڑھتے دیکھا تو اس نے

جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ایک ناب کو تیزی سے گھمایا تو سکرین پر ہیلی کاپٹر پھیلتا گیا۔ اب ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے افراد اور اوپر چڑھا ہوا آدمی صاف نظر آرہا تھا۔

"ارے یہ کیا کر رہا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر کے پنکھے کے ساتھ کیا کر رہا ہے" ـــــ ہنری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس باس ـــــ یہ شخص ریڈیائی کنٹرول ایریل کی راڈ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے" ـــــ اچانک مشین میں سے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ریڈیائی کنٹرول راڈ کو خالی ہاتھوں سے ـــــ یہ کیسے ممکن ہے" ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"نمبر تھری ـــــ کیا کر رہے ہو۔ ریچ بم آن کرو احمق آدمی۔ جلدی کرو" ـــــ ہنری اتنے زور سے بولا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی تھی۔

"باس ـــــ صرف پندرہ سیکنڈ رہ گئے ہیں اسے چارج ہونے میں صرف پندرہ سیکنڈ" ـــــ نمبر تھری کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ہنری نے ہونٹ بھینچ لیئے۔ اور پھر اچانک اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا کھاتے دیکھا۔

"باس باس ـــــ ہمارا ریڈیائی کنٹرول ہیلی کاپٹر پر ختم ہو گیا ہے۔ اس نے راڈ کھول لیا ہے باس" ـــــ اچانک پہلے والی آواز مشین میں گونجی اور ہنری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"باس ـــــ ریچ بم چارج ہو گیا ہے لیکن اب آن نہیں ہو رہا۔ سلسلہ ختم ہو چکا ہے" ـــــ نمبر تھری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ہنری اس طرح واپس کرسی پر ڈھیر ہو گیا جیسے جواری اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔

"اب وہ کیسے آن ہو سکتا ہے۔ کنٹرول ہی ختم ہو گیا ہے" ہنری نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

سکرین پر ہیلی کاپٹر جھٹکا کھا کر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کی چھت پر پنکھے کے راڈ کو پکڑنے والا آدمی اب تیزی سے ادھر ادھر جھول رہا تھا ـــــ ہنری ہونٹ بھینچے اُسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس کی دونوں ٹانگیں ایک لمحے کے لئے ہیلی کاپٹر کی کھلی کھڑکی میں رکتے اور پھر اُسے یک لخت پھسل کر کھڑکی کے اندر غائب ہوتے دیکھا اور اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکلی۔

"اوہ ـــــ یہ واقعی انتہائی خطرناک اور مافوق الفطرت لوگ ہیں اس قدر باریک پیچوں کو ہاتھ سے کھول لینا ناممکن ہے۔ کاش ریچ بم فائر کرنے کے لئے میں ہیلی کاپٹر کو معلق کرنے پر مجبور نہ ہوتا تو پھر دیکھتا کہ یہ کس طرح بچ نکلتے ہیں" ـــــ ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ میں نمبر سکس بول رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر کا رخ لاڈیم سنٹر کی طرف ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو لاڈیم سنٹر کو حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے خفیہ اڈے سے اس پر میزائل فائر کر دیں" ـــــ مشین

میں سے ایک نئی آواز نکلی اور ہنری یک لخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ یہ بات تو اس کے ذہن میں ہی نہ آئی تھی۔

"ہاں ـــــ بالکل بالکل ـــــ جلدی۔ لاڈیم سنٹر کو کنکٹ کرو۔ فوراً جلدی" ـــــ ہنری نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے نمبر سکس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ہنری خاموش بیٹھا رہا۔ سکرین اب صاف ہو چکی تھی۔ ہیلی کاپٹر اب اس پر نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ شاید مشین کی رینج سے نکل گیا تھا۔

"ہیلو ـــــ لاڈیم سنٹر سے ٹی گال انچارج بول رہا ہوں اوور" اچانک مشین میں سے ایک آواز نکلی۔

"ہنری فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ـــــ ہنری نے لہجے کو باوقار اور بارعب بناتے ہوئے کہا۔

"یس چیف باس۔ حکم سر اوور" ـــــ ٹی گال کا لہجہ سہما ہوا تھا۔

"سنو ٹی گال ـــــ لاڈیم سنٹر میں لڑاکا طیارے موجود ہیں اوور" ہنری نے پوچھا۔

"لڑاکا طیارے ـــــ نہیں سر۔ پہلے ہوتے تھے لیکن ایک سال قبل چیئرمین مادام اینگے کے حکم پر انہیں وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا کیونکہ مقامی حکومت کو اس کی خبر ہو گئی تھی اوور" ـــــ ٹی گال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا۔ میزائل فائرنگ مشین تو موجود ہے اوور"

ہنری نے اس بار چیختے ہوئے پوچھا۔ وہ چونکہ یہاں ہیڈ کوارٹر کی اندرونی لیبارٹریوں کا انچارج تھا۔ اس لئے اُسے بیرونی سنٹرز کے متعلق زیادہ علم نہ تھا ــــــ یہ کام لیڈی ایشلے اور ترمذی سرانجام دیتے تھے۔

"یس باس ــــــ میزائل فائرنگ سیکشن موجود ہے اوور"
ڈی کال نے جواب دیا اور ہنری نے قدرے اطمینان کا سانس لیا۔

"اس کی رینج کتنی ہے اوور" ــــــ ہنری نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"محدود رینج ہے باس ــــــ زیادہ سے زیادہ سو کلومیٹر تک باس اوور" ــــــ ڈی کال نے جواب دیا۔

"کافی ہے ــــــ اب میرا حکم غور سے سن لو۔ ساجان سنٹر کا ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ساجان سنٹر سے اڑ کر لاڈیم سنٹر کی طرف آرہا ہے۔ اس میں پاورلینڈ کے مجرم سوار ہیں۔ ان کا رخ لاڈیم سنٹر کی طرف ہے ــــــ جیسے ہی یہ میزائل رینج میں آئے تم نے اس پہ فائر کھول دینا ہے۔ اسے ہر قیمت پر فضا میں ہی تباہ ہونا چاہیئے۔ سنا۔ ہر قیمت پر۔ کسی قسم کی معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کی جائے گی اوور" ــــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــــ حکم کی تعمیل ہوگی باس اوور" ــــــ ڈی کال نے جواب دیا۔

"جیسے ہی ہیلی کاپٹر تباہ ہو تم نے فوراً ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرنی ہے۔ فوراً بغیر کوئی وقت ضائع کئے۔ اور سنو۔ فوراً انتظامات

مکمل کر لو۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے لاڈیم سنٹر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ دس یا پندرہ منٹوں بعد تمہاری رینج میں پہنچ جائے گا اوور" ــــــ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس اوور" ــــــ دوسری طرف سے ڈی کال نے جواب دیا۔ اور ہنری نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب اُس کے چہرے پر اطمینان کے خاصے آثار ابھر آئے تھے ــــــ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ایک بار ہیلی کاپٹر لاڈیم سنٹر کی رینج میں پہنچ گیا تو پھر خوفناک میزائلوں کے فائر سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن اور دل میں زبردست بے چینی اور اضطراب کروٹیں لے رہا تھا ــــــ کیونکہ عمران جیسے آدمی کی موت کی منصوبہ بندی کر لینے کے باوجود اُسے یقین نہ آرہا تھا کہ یہ منصوبہ بندی واقعی کامیاب ہو جائے گی۔ اس لئے وہ نتیجہ سننے کے لئے بڑی طرح بے چین ہو رہا تھا۔

پھر تقریباً بارہ منٹ بعد اچانک مشین میں سے ٹرانسمیٹر کال کی مخصوص آواز سنائی دی اور ہنری نے بُری طرح چونک کر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــــ ڈی کال فرام لاڈیم سنٹر کالنگ اوور"
ڈی کال کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس ــــــ ہنری باس اٹنڈنگ۔ رپورٹ دو اوور"
ہنری نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو پرسکون بنانے کی کوشش

کرتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ اپنے ایک ماتحت پر اپنی بے چینی ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا۔

"کامیابی باس ——— ہیلی کاپٹر ابھی چند لمحے قبل ہماری رینج میں داخل ہوا۔ ہم اس پر میزائل فائر کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔ اور باس پہلا میزائل ہی ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔ اور ہیلی کاپٹر اڑان میں ہی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا اوور" ——— ڈی گال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس کا ملبہ چیک کیا ہے۔ اس میں انسانی لاشیں موجود ہیں اوور" ——— ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے کامیابی کی رپورٹ ملنے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے اتنی آسانی سے مرجانے پر یقین نہ آرہا تھا۔

"یس باس ——— میں ملبہ چیک کر کے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ملبے میں سے انسانی جسموں کے ریزے اور پھٹے ہوئے کپڑے ملے ہیں اوور" ——— ڈی گال نے جواب دیا۔

"لاشیں نہیں ہیں اوور" ——— ہنری نے پوچھا۔ ویسے پھٹے ہوئے کپڑوں کا سن کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"باس۔ خوفناک میزائل کے ٹکرانے کے بعد انسانی لاشوں کا صحیح سالم ملنے کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہیلی کاپٹر کا کوئی پرزہ سلامت نہیں رہا اوور" ——— ڈی گال کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کپڑوں کا بنڈل بنا کر ہیڈ کوارٹر روانہ کر دو۔ اوور" ——— ہنری نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس ——— ویسے باس ایک درخواست ہے کیا فرینکلن کو معافی نہیں مل سکتی۔ وہ اور اس کے ساتھی بیحد پریشان ہیں اوور" ——— ڈی گال نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"کیسی معافی ——— کیا کہہ رہے ہو ——— فرینکلن کہاں ہے اوور" ——— ہنری نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے تو عمران سے بات ہونے کے بعد ساجان سنٹر کو مصنوعی سیارے میں موجود مشینی آنکھ کے ذریعے چیک کیا تھا۔ لیکن وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا ——— اس سے ہنری یہی سمجھا تھا کہ ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کا سارا عملہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارا جا چکا ہو گا۔ مشینی آنکھ کے ذریعے ہی اُسے پتہ چلا تھا کہ عمران نے الیکٹرون بم چارج کر کے ٹائم چارجر لگا دیا ہوا ہے۔

"آپ کو علم نہیں باس ——— مادام لیڈی ایشلے کا حکم تھا باس۔ .... ——— ڈی گال نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ اچھا ——— ٹھیک ہے ——— میں مادام سے کہہ دوں گا۔ تم ان سب کو اب زیرو سکس سنٹر جانے کا کہہ دو۔ اب یہ وہیں رہیں گے اوور" ——— ہنری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ ڈی گال کو کیا بتاتا کہ فرینکلن کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی مادام کی اپنی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے ——— اور ظاہر ہے مادام کا غصہ بے جا تھا۔ ہنری سمجھ گیا تھا کہ یہ سارا کھیل عمران نے کھیلا ہو گا۔ اس نے ہنری کو بھی لیڈی ایشلے کی آواز میں چکر دینے کی کوشش کی ہو گی ——— لیکن اب یہ ہنری کی خوش قسمتی تھی یا پھر

عمران کی بدقسمتی کہ ہنری جس مشین کے ذریعے کال کر رہا تھا وہ عام
ٹرانسمیٹر نہ تھا۔ اس میں کمپیوٹر کے ذریعے آواز چیک کی جاتی
تھی ـــــ اس لئے مشین نے فوراً ہی بتا دیا کہ بولنے والی لیڈی
ایشلے نہیں ہے۔ کیونکہ لیڈی ایشلے کی اصل آواز کمپیوٹر میں پہلے
ہی کلیئر تھی۔ ہاں اگر کوئی متعلقہ آدمی ہوتا تو شاید کمپیوٹر اس کی آواز
کا فرق نہ بتا سکتا ـــــ اس وجہ سے ہنری کو آواز کے اس
فرق کا پتہ چل گیا اور اس طرح عمران سامنے آ گیا۔ اسی لئے اس
نے فرینکلن کو معاف کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ اب ساجان سنٹر اور
زیرو پوائنٹ کی تباہی میں صرف چند منٹ ہی باقی رہ گئے تھے
اس لئے اس نے انہیں دوسرے سنٹر میں ایڈجسٹ کرنے
کے احکامات صادر کر دیئے تھے۔

ہنری نے ڈی گال کو پیغام دینے کے بعد ٹرانسمیٹر آف کیا۔
اور پھر اس نے ایک آپریٹر کو پاکیشیا میں ترمذی سے کال ملانے
کا حکم دیا ـــ تاکہ ترمذی کو وہ یہ اطلاع دے دے کہ اس نے
عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے لیڈی ایشلے کی موت
کا فوری انتقام لے لیا ہے۔ اور چند لمحوں بعد ہی ترمذی لائن
پر آ گیا۔

"ترمذی ـــ میں نے مادام کی موت کا انتقام لے لیا ہے۔
عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں اوور" ـــــ ہنری
نے اسے بتایا۔

"اوہ کاش تم انہیں نہ مارتے۔ میں اپنے ہاتھوں سے ان

کی بوٹیاں اڑانا چاہتا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ لیکن مادام کی موت
اتنی سستی نہیں ہے کہ صرف چند آدمیوں کے مرنے سے ہی
اس کی قیمت برابر ہو جائے ـــــ میں پورے پاکیشیا کو جلا کر بھسم
کر دوں گا۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ صرف دارالحکومت
ہی نہیں بلکہ پورے پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دوں
گا۔ میں ریڈ پاور کی رینج بڑھا رہا ہوں اوور" ـــــ ترمذی نے
جواب دیا۔ اس کے لہجے میں پاگل پن کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو ترمذی ـــ اس طرح تو کروڑوں اربوں افراد
ختم ہو جائیں گے پوری دنیا چیخ پڑے گی۔ اور پھر بڑی طاقتیں
پوری طرح حرکت میں آ جائیں گی۔ اور تم جانتے ہو کہ ابھی پاور لینڈ
اس قابل نہیں ہوا کہ پوری طور پر دنیا کو اپنے کنٹرول میں کر سکے
اس لئے تم اتنا بڑا قدم مت اٹھاؤ اوور" ـــــ ہنری نے
اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو میں مادام ایشلے کا بھرپور انتقام لوں گا۔ ایسا انتقام
کہ پاکیشیا والے پوری دنیا کے لئے عبرت بن کر رہ جائیں
گے اوور" ـــــ ترمذی نے جواب دیا۔

"لیکن پورے پاکیشیا کو اڑانے کے لئے تو تمہیں لیبارٹری
کو خاصا بڑا کرنا پڑے گا اور اس طرح کام بہت بڑھ جائے گا۔
جب کہ تم جانتے ہو پاور لینڈ کے کس قدر اہم مشن ادھورے
پڑے ہیں ـــ اب مادام تو ہیں نہیں۔ اور میں اکیلا ہیڈ کوارٹر
میں مصروف ہوں اوور" ـــــ ہنری نے دوسرا انداز اختیار

کرتے ہوئے کہا ۔

"ہوں ___ یہ بھی مسئلہ ہے ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہنری ۔ واقعی مادام کا مشن ہم نے مکمل کرنا ہے ورنہ اس کی روح بے چین رہے گی ۔ ٹھیک ہے ۔ میں صرف دارالحکومت کے لوگوں سے انتقام لے کر واپس آجاتا ہوں اوور" ___ ترمذی نے کہا ۔

اور ہنری نے اطمینان کا طویل سانس لیا ۔ اُسے دراصل پورے ملک کی تباہی کا سن کر شدید شاک پہنچا تھا وہ تو دارالحکومت کے لاکھوں افراد کی موت کا بھی قائل نہ تھا ___ لیکن اُسے معلوم تھا کہ ترمذی ضد کا پکا ہے ۔ اور پھر شاید وہ اُسے منا لیتا لیکن احمق عمران نے لیڈی اسٹلے کو ختم کر کے یہ مسئلہ بھی ختم کر دیا تھا ۔ ہنری جانتا تھا کہ ترمذی لیڈی اسٹلے سے کس قدر والہانہ محبت کرتا ہے حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ لیڈی اسٹلے کوئی وفادار عورت نہیں تھی ___ لیکن بہرحال یہ ان کا ذاتی مسئلہ تھا اور اس نے اس مسئلے میں کبھی دخل نہ دیا تھا ۔

"تم کل تک واپس آجاؤ گے ناں ___ کیونکہ اب ٹرانسمٹ نیوز کا ٹارگٹ ملانے کا وقت آگیا ہے ۔ وہ بھی کل تک بدل جائے گا اوور" ___ ہنری نے کہا ۔

"نہیں ___ پہلے تو یہی خیال تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں کام ہو جائے گا لیکن اچانک ایک مشین میں خرابی ہو گئی ہے ۔ اور اب اس کی مرمت کی جا رہی ہے ۔ اور اس میں تین چار دن لگ جائیں گے ___ اس لئے میں چار پانچ روز بعد ہی مشن مکمل کر کے واپس

آؤں گا اوور" ___ ترمذی نے جواب دیا ۔

"کیا کوئی بڑی خرابی ہو گئی ہے اوور" ___ ہنری نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا ۔

"ہاں ___ بس اُسے لوڈنگ کے درمیان ایک آدمی کی حماقت کی وجہ سے نقصان پہنچ گیا ہے ۔ بہرحال تم بے فکر رہو میں آجاؤں گا اوور" ___ ترمذی نے جواب دیا ۔ اور ہنری نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

اُسی لمحے مشین میں سے ایک آواز ابھری ۔

"نمبر سکس بول رہا ہوں باس ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کے ایکسٹرون بم چارج ہو رہے ہیں ۔ مشین ان کی نشاندہی کر رہی ہے وہ پھٹنے والے ہیں" ___ نمبر سکس کی آواز میں خاصی افسردگی تھی

"اوہ ___ یہ پاورلینڈ کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہو گا لیکن کیا کیا جائے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں دیکھتا ہوں" ___ ہنری نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے مختلف بٹن دبائے ۔ اور پھر ایک ناب کو گھمانے لگا ۔ سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے ۔ اور پھر اس پر وہی ٹیلوں سے بھرا ہوا میدان نظر آنے لگا تو ہنری نے ہاتھ اٹھا لیا ۔

اُسی لمحے جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹتا ہے ۔ اس طرح ٹیلوں سے بھرا ہوا میدان پھٹا اور پھر آگ کا ایک طوفان سا آسمان کی طرف بلند ہوا ___ یوں لگ رہا تھا جیسے آگ کا پورا سمندر آسمان کی طرف اٹھ رہا ہو ۔ پاورلینڈ کا اہم ترین سائنسی اڈہ اور

انتہائی بڑی اور خفیہ اسلحہ ساز فیکٹری زیرو پوائنٹ تباہ ہو رہے
تھے۔ اور ہنری نے بڑے افسردہ سے انداز میں ہاتھ بڑھا کر
مشین کا بٹن آف کر دیا اور سر پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر رکھا
اور کرسی سے اٹھ کر ڈھیلے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ
گیا —— لیڈی ایشلے کی موت۔ ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ
کی تباہی انتہائی افسوس ناک تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے
حوصلہ دینے والی صرف یہ بات تھی کہ پاورلینڈ کا سب سے
بڑا دشمن عمران ختم ہو گیا تھا —— وہ دشمن جو ہنری کے خیال کے
مطابق پاورلینڈ کے لئے پوری دنیا کی حکومتوں سے بھی زیادہ
ضرر رساں ثابت ہو سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگتے ہی ان سب
کے سانس رک گئے۔ لیکن دوسرے لمحے جب ہیلی کاپٹر تباہ
ہونے کی بجائے تیزی سے آگے کی طرف بڑھا تو وہ سب بُری
طرح چونک پڑے —— عمران کی سیٹ خالی تھی۔ اور ہیلی کاپٹر
اچانک چل پڑنے کی وجہ سے تیزی سے نیچے کی طرف جھکتا جا
رہا تھا۔ اس لئے ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے اچھل کر
پائلٹ سیٹ سنبھالی اور ہیلی کاپٹر کو کنٹرول میں کر کے سیدھا
کر لیا —— اُسی لمحے عمران کی ٹانگیں کھلی کھڑکی میں نظر آئیں۔ اور
دوسرے لمحے عمران چکنی مچھلی کی طرح پھسلتا ہوا بلیک زیرو کے
اوپر آ گرا۔ اس کا چہرہ ہوا کی شدت کی وجہ سے ٹماٹر کی طرح سرخ
ہو رہا تھا اور آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔
" خدا کی پناہ —— اس قدر تیز ہوا تھی کہ مجھے لگ رہا تھا کہ میں

کسی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا دور چلا جاؤں گا ۔ اور پھر کسی حسینہ کے
کوٹھے پر گر پڑوں گا ۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کے اوپر سے
پھسل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔ اور وہ سب اس
حالت میں بھی عمران کے لبوں سے نکلنے والے مزاحیہ فقرے
سن کر نہ صرف بے اختیار مسکرا دیئے ۔۔۔۔ بلکہ دل ہی دل میں
اس کے حوصلے اور بے پناہ قوت ارادی کی بھی داد دینے پر
مجبور ہو گئے ۔

" عمران صاحب ۔۔۔ آپ اوپر کیا کرنے گئے تھے ۔ کیا آپ
نے اسے کنٹرول سے باہر نکالا ہے " ۔۔۔۔ ٹائیگر سے نہ رہا
گیا تو وہ بول ہی پڑا ۔

" میں تو صرف اوپر کا درجہ حرارت چیک کرنے گیا تھا ۔ کیونکہ
نیچے سردی بہت تھی ۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہاں مجھے پنکھے
کے ساتھ ریڈیائی کنٹرول ایریل نظر آ گیا ۔۔۔ بڑا خوب صورت
سا تھا میں نے سوچا چلو اسے اتار لوں ڈرائنگ روم میں سجانے
کے کام آئے گا " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔
اور پھر جیب سے ایریل نکال کر دکھانے لگا ۔

" اوہ عمران صاحب ۔۔۔ اس میں تو انتہائی باریک پیچ لگے ہوئے
ہیں ۔ آپ نے اسے خالی ہاتھ کیسے کھول لیا " ۔۔۔ بلیک زیرو
نے واقعی حیران ہو کر پوچھا ۔

" میرے ناخنوں میں موجود بلیڈ صرف رسیاں کاٹنے کے
ہی کام نہیں آتے ۔ پیچ بھی کھول لیتے ہیں " ۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیا ۔

بلیک زیرو اس دوران ہیلی کاپٹر کو موڑ کر واپس پہلے والی
سمت میں لے آیا تھا اور ہیلی کاپٹر اب تیزی سے آگے بڑھ رہا
تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر میں سے ہیلو ہیلو کی آوازیں نکلنے لگیں لیکن
یہ آواز ہنری کی نہیں تھی ۔ اس لئے عمران نے سب کو خاموش
رہنے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔ اسی لمحے ایک اجنبی آواز ابھری ۔

" ہیلو ۔۔۔ لاڈیم سنٹر سے ٹی کال انچارج بول رہا ہوں اوور "

" ہنری فرام ہیڈ کوارٹر اوور " ۔۔۔۔ دوسرے لمحے ہنری کی
آواز سنائی دی ۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

ٹرانسمیٹر کھلا ہوا تھا اس لئے اس نے درمیانی کال کو کیچ کر لیا
تھا اور ہنری کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا تھا ۔ عمران اور اس کے ساتھی
خاموش بیٹھے گفتگو سنتے رہے ۔۔۔۔ جب ٹرانسمیٹر آف ہوا تو
عمران نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا ۔

" میں رخ موڑ دوں ہیلی کاپٹر کا " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

" نہیں ۔۔۔ اس طرح یہ ہمیں نہیں چھوڑیں گے ۔ اور ہم نے
جلد از جلد پاکیشیا پہنچنا ہے ۔ اس لئے انہیں ڈاج دینا ہو گا ۔ تم
ویسے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھنے سے روک دو تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم
باتیں کرتے کرتے ان کی فائرنگ رینج میں آ جائیں " ۔۔۔۔ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

اور بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھنے سے روک دیا
اب ہیلی کاپٹر ایک جگہ معلق تھا ۔

عمران نے نیچے جھک کر دیکھا تو دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اُسے دُور تک ٹرین کی پٹڑی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"تم سیٹ سے ہٹ جاؤ عامر۔ میں خود اسے آپریٹ کرتا ہوں۔ اور سب لوگ اپنا اپنا لباس اتار دیں" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لباس اتار دیں —— کیا مطلب" —— بلیک زیرو سمیت سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یار۔ جب مرنا ہی ٹھہرا تو پھر قدرتی لباس میں کیوں نہ مریں۔ اتنا مہنگا لباس کسی اور کے کام آجائے گا" —— عمران نے بلیک زیرو کی جگہ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کوئی نئے قسم کا مذاق ہے" —— صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم مذاق پر گفتگو کرتے رہیں" عمران نے مڑ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اور اس بار اس کے لہجے کو دیکھ کر وہ سب سمجھ گئے کہ عمران واقعی سنجیدہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے بادلِ نخواستہ اٹھ کر اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا —— عمران اس دوران ہیلی کاپٹر کی مشینری کو چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف رہا۔ وہ مختلف خانوں کو کھول کر ان میں سے تاریں کھینچ کھینچ کر ایک دوسرے سے ملاتا رہا۔ ہیلی کاپٹر اپنی جگہ پر معلق تھا —— چند لمحوں بعد عمران فارغ ہو گیا۔ اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سب ساتھی انڈرویئر پہنے بیٹھے ہوئے تھے۔

ساتھ والی سیٹ پر بلیک زیرو بھی اسی حالت میں موجود تھا اور عمران کو اُسے دیکھ کر بے اختیار ہنسی آگئی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بلیک زیرو کو بھی بڑا شوق تھا مشن میں کام کرنے کا —— اور دوسری بات یہ کہ اگر پیچھے بیٹھے ہوئے ممبران کو پتہ چلا کہ بلیک زیرو ایکسٹو ہے جس کی پہلے شکل کسی نے نہ دیکھی تھی اور آج وہ اس کا جسم بھی ساتھ ہی دیکھ رہے ہیں تو کتنا لطف آئے۔

"عمران صاحب —— آپ ہنس رہے ہیں" —— صفدر نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا —— تم جیسے صحت مند جوانوں کو دیکھ کر رونا شروع کر دوں۔ یار تمہارا ایکسٹو تمہیں کچھ کھانے پینے کو نہیں دیتا۔ دیکھو کیسے پسلیاں نکلی ہوئی ہیں" —— عمران نے کہا اور اس بار سب خفیف سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

"آخر آپ کا پروگرام کیا ہے" —— کیپٹن شکیل نے پوچھا

"فی الحال تو میرا خیال ہے ننگوں کا کلب قائم کر دوں۔ لوگوں کو بڑا شوق ہے ننگا ہونے کا۔ جس کو دیکھو غسل خانے میں داخل ہوتے ہی کپڑے اتارنا شروع کر دیتے ہیں۔ بس اس کلب کا نام غسلخانہ رکھنا پڑے گا" —— عمران نے کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اب ہیلی کاپٹر کو انتہائی تیز رفتاری سے نیچے لئے جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر زمین کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ سب ساتھیوں نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر اب ریل کی پٹڑی کے اوپر اڑ رہا تھا۔ اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر کو پٹڑی کے بالکل قریب روک لیا۔

کہ عریاں پریڈ ہو رہی ہے۔

" اور کچھ ہوا نہ ہو کم از کم پاور لینڈ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ننگا کر ہی دیا" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شکر کرو جولیا ہمارے ساتھ نہیں ہے ورنہ تمہارا یہ ڈھانچہ دیکھ کر وہ تمہیں گرائپ واٹر پینے کا مشورہ ضرور دیتی" ——— عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس بار فضا سب کے بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد